

عنوان سیریز

پلاسٹنک اسٹدیوں

منظہر کلچرل ایمیل

یوسف برادرز پاک گیٹ
مُلتان

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

عمران نے کار ہوٹل ذیشان کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کا وہ ابھی کار لاک کر رہی تھا کہ پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر پارکنگ کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

”اس کار کو کس نے چڑا کر لے جانا ہے مسٹر۔ جو تم مجھے پارکنگ کار ڈرے رہے ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جتنا بھارتے ہوٹل میں پارکنگ کی کوئی فیس نہیں ہوتی اس لئے آپ پریشان نہ ہوں۔“ دیسے یہ کار تو لوگوں کا خواب ہوتی ہے۔..... پارکنگ بوائے نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”پھر تم نے میرے خالہ زاد قاسم دی گیٹ کی کار نہیں دیکھی۔“

”ورنہ تم اسے سرے سے کار کہنے سے ہی انکار کر دیتے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پارکنگ کار ڈیجیپ میں ڈالے وہ مزکر ہوٹل ذیشان کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جسم پر آج بڑے طویل عرصے

ہوئے کہا۔
”بالکل فست کلاس چل رہی ہے صاحب۔ جناب اب تو ہم نے اپنا گھر بھی پکا بنالیا ہے۔۔۔ دربان نے بڑے صرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اچھا پھر تو مبارک ہو۔۔۔ اپنی ماں کو میرا سلام کہہ دینا۔ کسی روز آؤں گا انہیں پوچھنے۔۔۔ عمران نے جیب سے نکالا ہوانوٹ شیر کی جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا اور خود ہی دروازہ کھول کر تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ شیر اس کا پرانا واقف تھا۔ اس کا بیٹا بھی ہے اس ہوٹ میں ملازم تھا لیکن پھر ایک ایکسیڈنٹ میں اس کی ایک ثانگ خراب ہو گئی اور وہ مخذور ہو کر رہ گیا۔ عمران کو جب تپ چلا تو اس نے خصوصی طور پر ایک ایسی نیکی ایکریمیا سے منگو کر اسے دی جسے وہ ایک ثانگ سے آسانی سے چلا سکتا تھا اس طرح اس نے اس گھر بیٹھے مخذور اور بال پچے دار نوجوان کو دوبارہ کام پر لگا دیا تھا۔ اس لئے ماسپ کا بس تھا۔ اس پر اگر وہ دربان اسے جانے سے نہ روکتا تو بہر حال ناک بھوں ضرور چھاتا۔

”کیا حال ہے تمہارا شیر۔۔۔ عمران نے رک کر دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سلام علیکم درحمۃ اللہ و برکۃ یا اہالیان ذیشان۔۔۔ بے دعوت تنور۔۔۔ عمران نے قریب جا کر بڑے خضوع و خشوع سے اور بلند آواز میں کہا تو ہال میں بیٹھے ہوئے افراد چونکہ اس کی طرف دیکھنے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بعد نیکنی کھر بس تھا چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس بھی کوئی کمیں نہ تھا اور فور شارز بھی فارغ تھے اس لئے آج کل سیکرٹ سروس کے ممبران ایک دوسرے کو دعویں دینے میں مصروف تھے اور آج ہوٹ ذیشان میں تنور کی طرف سے دعوت تھی۔۔۔ تنور نے شاید جو یہا کے اصرار پر اسے دعوت دے ڈالی تھی ورنہ عمران جانتا تھا کہ تنور اسے دعوت میں بلانے سے ہمیشہ کرتا تھا۔ اور شاید تنور کی دعوت کی وجہ سے عمران خاص طور پر نیکنی کھر بس پہن کر آیا تھا۔۔۔ ہوٹ ذیشان کے مین گیٹ پر موجود دربان نے اسے دیکھتے ہی بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔۔۔ ہوٹ ذیشان میں چونکہ عمران کی آمد و رفت اکثر رہتی تھی اس لئے ہمارا کاسارا عملہ اس سے بخوبی واقف تھا۔۔۔ ہی وجہ تھی کہ دربان نے اسے دیکھتے ہی مسکرا کر سلام کیا اور دروازہ کھول دیا۔۔۔ حالانکہ عمران کے جسم پر جس ماسپ کا بس تھا۔۔۔ اس پر اگر وہ دربان اسے جانے سے نہ روکتا تو ”جی اللہ کا فضل ہے صاحب آپ کو دعائیں دیتے ہیں۔۔۔ دربان نے اہتمامی مودبانہ لمحے میں کہا۔۔۔

”تمہارا بیٹے کی نیکی نہیں چل رہی ہے ناں کوئی گھر بڑ تو نہیں۔۔۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سانوٹ نکلتے

”کمال ہے اس قدر فرمانبرداری تو شاید ہدایت نامہ بیوی میں بیویوں کے لئے بھی درج نہ ہوگی جتنی تم دکھار ہے ہو۔ ولیے یہ میزبان شاید فیل بان شتریان مائپ کا لفظ ہے۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”عمران بھی اسی قلبی میں آتا ہے۔“..... صدیقی نے کہا تو سب نے کھڑے ہو کر سر جھکاتے ہوئے اسی لمحے میں جواب دیا تو سب نے اختیار ہنس پڑے۔ عمران کے فیل بان شتریان کہنے پر تنور کا چہرہ قدرے بگڑ گیا تھا لیکن صدیقی کے جواب سے اس کا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا۔

”آپ نے کیا فرمایا ہے مہربان۔“..... عمران نے بھی ترکی ہے ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور مخفل ایک بار پھر زعفران زار ہو گئی۔

”عمران صاحب اس دھوت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہر آدمی اپنی مرضی کا کھانا کھائے گا۔ ہم سب نے اپنا اپنا میون بتا دیا ہے۔ آپ بھی بتاویں تاکہ کھانا سرو ہو سکے۔“..... صدر نے کہا۔

”جو میرے مہربان۔ میزبان۔ ذیشان نے لپنے لئے پسند کیا ہو وہی میرے لئے بھی منگوالو۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اگر میں نے لپنے لئے زہر پسند کیا ہو تو پھر۔“..... تنور نے سکراتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید لپنے طور پر عمران کو زوج کرنے کے لئے یہ فقرہ کہا تھا۔

”تو پھر میرا حصہ بھی تم کھالینا۔ تاکہ معاملہ کنفرم ہو جائے۔“..... عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور ایک بار پھر قلبی گونخ اٹھے اور تنور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”دیکھا اسی لئے میں کہتا تھا کہ اسے نہ بلا واس نے دعوت کو عذاب بنادیتا ہے۔“..... تنور نے بھٹکائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ نووار دہال ذیشان۔“..... صدر نے کھڑے ہو کر سر جھکاتے ہوئے اسی لمحے میں جواب دیا تو سب نے اختیار ہنس پڑے۔

”ماشاء اللہ حشم بدور۔ اگر اتنی فارسی آگئی ہے تو ان شاء اللہ جلد ہی عربی بھی آجائے گی اور پھر خطبہ نکاح کا مسئلہ حل ہو ہی جائے گا۔“.....

”عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک کرسی پہنچ کر بیٹھ گیا۔“..... ہم آپ کے منتظر تھے عمران صاحب۔“..... صالح نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا صدر کے سہاں موجود ہونے کے باوجود۔“..... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”دیکھو عمران اگر تم نے اسی طرح بکواس کرنی ہے تو۔“..... تنور نے ایک بار پھر بھٹکائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”تنور تم میزبان ہو۔ کیا اب میں یہ سمجھوں کہ جھین آداب میزبانی بھی نہیں آتے۔“..... جو یا نے اس کی بات کلتے ہوئے کہا تو تنور نے بے اختیار فترہ نامکمل چھوڑ دیا۔ اس کے چہرے پر یکفت شرمندگی کے تاثرات اب گراۓ۔

”آئی ایم سوری۔“..... تنور نے فوراً ہی مخذلت کرتے ہوئے کہا

بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے ایک طرف کھڑے ویٹر کو اشارہ کیا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس کی طرف بڑھ آیا۔

جو مینوں میں نے اپنے لئے بتایا ہے وہی ان صاحب کے لئے بھی لے آؤ۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

میں سر۔۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

” عمران صاحب اب دعوت دینے کی باری آپ کی ہے۔۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” باری کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔ میری طرف سے دعوت عام ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

” لیکن آموں کا تو موسم نہیں ہے آج کل۔۔۔۔۔ اس بار نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس نے دعوت عام کے لفظ کو آم میں بدل دیا تھا۔

” آم خوری اور آدم خوری میں صرف حرف ”د“ زائد ہے اور دعوت کا لفظ بھی ”ا“ سے ہی شروع ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اس لئے آم خوری کی دعوت آدم خوری کی دعوت بھی بن سکتی ہے اس لئے سوری۔۔۔۔۔ عمران بھلا جواب دینے میں کہاں پہنچے رہنے والا تھا اور سب عمران کی اس انداز کی توجہ سے پر بے اختیار ہنس پڑے۔۔۔۔۔ اور پھر اس سے پہنچے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی۔۔۔۔۔ اچانک ہوشی کا سپروائزر ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون اٹھائے ان کے قریب پہنچ گیا۔

” عمران صاحب آپ کی کال۔۔۔۔۔ سپروائزر نے بڑے مودبانہ لمحے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں کہا اور کارڈ لیس فون کی طرف بڑھا دیا۔

” وہ کسی اور دعوت کی کال ہے شاید۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کا بٹن پر لیس کر دیا۔

” ہیلو علی عمران ایم ایس سی۔۔۔۔۔ ذی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

” سلیمان بول رہا ہوں صاحب ابھی ابھی جوانا کا فون آیا ہے۔۔۔۔۔ جوزف کو رانا ہاؤس سے جبراً اغوا کر لیا گیا ہے اور جوانا شدید زخمی ہے۔۔۔۔۔ وہ فون کے دوران ہی بات کرتے کرتے بے ہوش ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ میں آپ کو فون کرنے سے پہلے ڈاکٹر صدیقی کو فون کر دیا ہے اور اب میں خود رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

” تم نے اچھا کیا کہ ڈاکٹر صدیقی کو فون کر دیا۔۔۔۔۔ میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور فون آف کرتے ہوئے میز پر رکھ دیا۔

” کیا ہوا عمران صاحب۔۔۔۔۔ سب نے عمران کے چہرے کو دیکھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

” رانا ہاؤس پر حملہ ہوا ہے۔۔۔۔۔ جوزف کو اغوا کر لیا گیا ہے اور جوانا شدید زخمی ہے سلیمان کو فون کرنے کے دوران ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری تنویر مجھے فوراً جانا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

” ہم سب چلتے ہیں۔۔۔۔۔ باقی ساتھی بھی تیزی سے اٹھ کھڑے

ہوئے۔

”نہیں تم کھانا کھاؤ۔ سلیمان نے ڈاکٹر صدیقی کو فون کر دیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب تک جوانا کو ہسپتال ہبھا دیا گیا ہو گا میں وہیں جا رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم انٹھاتا میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد اس کی کار آندھی اور طوفان کی طرح اڑتی ہوئی رانیہاوس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر نیم دراز غیر ملکی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھرا ہو گیا۔ اندر آنے والا بھی غیر ملکی تھا۔

”کوئی اطلاع آئی ہے سستھے۔“..... آنے والے نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں پوچھا۔

”ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں آئی بس۔“..... کمرے میں موجود نوجوان نے موڈبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب تک اطلاع تو آجائی چاہئے تھی۔“..... غیر ملکی نے ہونک چباتے ہوئے کہا اور ایک طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی سستھے بھی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے بیٹھنے کا انداز ہٹلے سے مختلف تھا۔ ہٹلے وہ نیم دراز تھا تو اب وہ موڈبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ ”باس میرا خیال ہے کہ قلعہ نما عمارت میں کوئی خاص سسم

نصب ہوں گے اس لئے گروپ کو مشکل پیش آسکتی ہے۔ سستھ نے کہا۔

”وہ تمام سامان ساتھ لے گئے ہیں اور یہ ان کے لئے کوئی نیا کام نہیں ہے۔..... باس نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز رکھے ہوئے فون کی گھنٹنچ اٹھی تو باس نے جلدی سے اٹھ کر رسیور انھالیا۔

”یہ نارمنڈ بول رہا ہوں۔..... باس نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔ کراون بول رہا ہوں باس جوزف کو سپیشل پوائیٹ پر پہنچا دیا گیا۔

”دوسری طرف سے مودبانہ لجھے میں کہا گیا۔

”ہاں ایک ایکری موجود تھا اس نے مزاحمت کی کوشش کی تو میں نے اسے گولی مار دی۔ اس کے علاوہ اور کوئی پر ابلم پیش نہیں آیا۔..... کراون نے جواب دیا۔

”کوئی نگرانی وغیرہ۔..... باس نے پوچھا۔

”نو باس۔..... کراون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے میں پہنچ رہا ہوں۔..... باس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”میرے ساتھ آؤ سستھ۔..... باس نے کہا تو سستھ جو اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ سرپلاتا ہوا باس کے پیچے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سرخ رنگ کی کار میں بیٹھے شہر سے باہر جانے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سستھ تھا جبکہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

باس سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد سستھ نے ایک سائیڈ روڈ پر کار موڑی اور پھر تھوڑی دور آگے جانے کے بعد وہ ایک فیکٹری کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ کھلو نے بنانے والی فیکٹری تھی۔ اس کا گیٹ بند تھا سستھ نے گیٹ کے سامنے پہنچ کر کار روکی تو چھوٹا پھانک کھلا اور ایک غیر ملکی باہر آگیا۔ اس نے سستھ اور باس کو دیکھا تو بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا چند لمحوں بڑا پھانک کھل گیا اور سستھ کار اندر لے گیا ایک برآمدے کے سامنے پہنچ کر سستھ نے کار روکی۔ برآمدے میں دو مشین گنوں سے مسلح غیر ملکی کھڑے ہوئے تھے کار رکتے ہی باس نیچے اترنا اور تیز تیز قدم انھاتا برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ سستھ بھی خاموشی سے اس کے پیچے بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ سہماں ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں سے جکڑا ہوا جوزف موجود تھا لیکن اس کا جسم ڈھیلنا اور گردن بھکی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھا۔ تہہ خانے میں ایک لمبے قد اور قدرے پھیلے ہوئے جسم کا آدمی موجود تھا۔

”یہی ہے جوزف کراون۔..... باس نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ باس یہی ہے۔..... کراون نے جواب دیا۔

”اوکے اسے ہوش میں لے آؤ۔..... باس نے کہا تو کراون نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے

آگے بڑھ کر شیشی کا دہانہ جوزف کی ناک سے لگا دیا۔ جوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور ڈھنکنا بند کر کے اس نے شیشی کو واپس جیب میں ڈال دیا۔ جوں بعد ہی جوزف کے ڈھنلے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔ باس خاموش کھڑا اسے ہوش میں آتا دیکھا رہا۔ تھوڑی در بعد جوزف نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم سیدھا ہو گیا۔ اب وہ حیرت سے سامنے کھڑے باس اس کے پیچے کھڑے سستھ اور ساتھ کھڑے ہوئے کراون کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے گردن گھمانی ایک نظر تھہ خانے اور پھر پہنچنے جسم کے گرد موجود زنجیروں کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے سنتے ہوئے چہرہ پر یہ لفظ مسکراہٹ سی تیرنے لگی۔

”تمہارا نام جوزف ہے“..... باس نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”صرف جوزف نہیں جوزف دی گریٹ کہو“..... جوزف نے من بناتے ہوئے جواب دیا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

”گڈ۔ آدمی کو اسی طرح بہادر اور دلیر ہونا چاہئے۔ بہر حال جوزف دی گریٹ ہم نے تمہیں اس لئے اس قلعہ نما عمارت سے اعوانا کرایا ہے کہ تم مجھے بتاؤ کہ آج سے ایک ہفتہ قبل شوالانے جو فائل تمہارے حوالے کی تھی وہ اس وقت کہاں ہے“..... باس نے کہا تو جوزف چونک پڑا۔

”شوala۔ فائل۔ کیا مطلب“..... جوزف نے حیران ہو کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”دیکھو میرے سامنے اداکاری کرنے کی کوشش مت کرو۔ میں ابھی تک تمہیں اس لئے کچھ نہیں کہہ رہا تھے براہ راست تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تھے صرف وہ فائل چلہئے اور شوالا کو ہم نے پکڑ دیا تھا اس نے تمہارے متعلق بتایا ہے۔ تم تھے صرف اتنا بتاؤ کہ تم نے وہ فائل کہاں رکھی یا کس کو دی ہے۔ اس کے بعد تم فارغ“..... باس نے کہا۔

”شوala تھے ملا ضرور تھا۔ میں لپٹنے ساتھی جوانا کے ساتھ ہو مل گیا تھا۔ وہاں اتفاقاً شوالا تھے سے نکلا گیا۔ جو نکہ وہ میرا پرانا واقف تھا اس لئے ہم بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ شوالا کو میں نے کھانا کھلایا۔ اس نے تھے بتاتا تھا کہ وہ آج کل ایکریمیا میں کسی بین الاقوامی تنظیم سے وابستہ ہے اور اسی کے کام کے سلسلے میں یہاں آیا ہوا ہے لیکن چونکہ تھے اس کی تنظیم سے کوئی واسطہ نہ تھا اس لئے میں نے اس سے اس بارے میں پوچھ چکھنے کی اور نہ ہی اس نے خود کچھ بتایا اس کے بعد وہ چلا گیا۔ نہ ہی اس نے تھے کوئی فائل دی اور نہ کسی فائل کا ذکر کیا۔“ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کا تو کہنا ہے کہ اس نے فائل تمہیں دی ہے کہ یہاں سے واپس جاتے ہوئے فائل تم سے لے لے گا اور اس نے ہمیں اس قلعہ نما عمارت کا پتہ بتایا جہاں تمہاری رہائش ہے اور پھر جب ہم نے نگرانی کی تو تم واقعی اس عمارت میں رہائش پذیر تھے اور اب تمہیں وہیں سے ہی لا یا گیا ہے اگر شوالا کی ملاقات تم سے ہو مل میں ہوتی تو“

پھر اسے اس عمارت کا اور تمہاری رہائش کا کیسے علم ہو جاتا۔۔۔۔۔ باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شوالانے تم سے جھوٹ بولا ہے۔۔۔۔۔ جہاں تک اس عمارت کا تعلق ہے تو اس کا ستپ میں نے اسے بتایا تھا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہ جاتے وقت مجھ سے مل کر جائے۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

”دیکھو جو زفہمیں وہ فائل ہر قیمت اور ہر صورت میں چاہئے۔۔۔۔۔ اس لئے یا تو تم بتا دو کہ فائل کہاں ہے یا پھر کوئی ایسا کلیودے دو جس سے ہم اس فائل تک پہنچ سکیں۔۔۔۔۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری ایک ایک ہڈی بھی توڑی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ باس کا لہجہ یقینت سرد ہو گیا۔

”جب مجھے معلوم ہی نہیں تو میں کیا بتاؤں گا۔۔۔۔۔ جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک تھہ خانے کا دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ ”چیف کی کال آئی ہے باس۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

”اوہ اچھا۔۔۔۔۔ باس نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔۔۔۔۔ ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسیور کا بٹن آن کر دیا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے مطابق ہونا ہے۔۔۔۔۔ اوور اینڈ آل۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔۔۔۔۔ باس نے ٹرانسیور اف کیا اور پھر مڑ گیا۔۔۔۔۔ سختہ اس کے ساتھ ہی تھا۔۔۔۔۔

”ہمیلو چیف کالنگ اور۔۔۔۔۔ بٹن پر میں ہوتے ہی ٹرانسیور سے ایک سخت آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”میں نارمنڈ بول رہا ہوں اور۔۔۔۔۔ باس نے جواب دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نارمنڈ وہ فائل مل گئی ہے۔۔۔۔۔ شوالانے وہ فائل سمجھیں ایک بیکری والے کے پاس رکھوائی تھی اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اچھا کس طرح علم ہوا اس فائل کا اور۔۔۔۔۔ باس نے چونکر کہا۔

”اس بیکری والے نے شوالا کے مقررہ وقت تک نہ آنے پر شوالا کے ایک ساتھی سے فون پر بات کی اور اسے فائل کے متعلق بتایا تو اس ساتھی نے مجھے فون کر دیا اس طرح بیکری والے سے وہ فائل حاصل کر لی گئی ہے اور۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

”ٹھیک ہے آپ اس فائل کو مجھ تک پہنچانے کی بجائے اس میں درج تپہ ٹرانسیور ہی بتا دیں تاکہ میں یہ کام فوری طور پر نہ نہا سکوں اور۔۔۔۔۔ نارمنڈ نے کہا۔

”گشن کالونی کوٹھی نمبر سیوں اے بلاک اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے اب کام ہو جائے گا۔۔۔۔۔ مزید کوئی ہدایت اور۔۔۔۔۔ نارمنڈ نے کہا۔

”نہیں۔۔۔۔۔ باقی سب کام ہلے کی ہدایت کے مطابق ہونا ہے۔۔۔۔۔ اوور اینڈ آل۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔۔۔۔۔ باس نے ٹرانسیور اف کیا اور پھر مڑ گیا۔۔۔۔۔ سختہ اس کے ساتھ ہی تھا۔۔۔۔۔

”سختہ جا کر کر اون کو بلااؤ۔۔۔۔۔ باس نے سختہ سے کہا اور سختہ

سر ملائیہ و امڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا جب کہ بس کمرے سے باہر نکلا اور باہر پورچ کی طرف بڑھ گیا کچھ در بعد سمتھ اور کراون وہاں پہنچ گئے۔ "لیں بس"..... کراون نے کہا۔

"چیف کی کال آئی ہے۔ فائل وہیں سے ہی مل گئی ہے۔ چیف نے اس میں درج تپہ بتایا ہے اور یہ تپہ ہے لگشن کالونی کو نبھی نمبر سیون اے بلاک۔ تم فوری طور پر اس کو نبھی پر ریڈ کرو اور وہاں سے ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے اسے پروگرام کے مطابق گارش ہہنچا دو تاکہ پراجیکٹ پر کام شروع ہو سکے۔ ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کرنے کے بعد مجھے ہیڈ کوارٹر فون کر دینا تاکہ میں بھی گارش روادہ ہو سکوں"۔ بس نے

عمران ہوٹل ذیشان سے سید حارانا ہاؤس ہنچا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکٹر صدیقی لپٹے آدمیوں کے ذریعے جوانا کو وہاں سے لے جا چکا تھا جب کہ سلیمان وہاں موجود تھا۔

"صاحب جوانا کی حالت بے حد نازک ہے۔ میں جب سہاں ہنچا تو ایک بولینس میں جوانا کو لے جایا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے مجھے استابتایا کہ جوانا کی حالت نازک ہے اور پھر وہ چلے گئے میں آپ کے انتظار میں سہاں رک گیا ہوں"..... سلیمان نے عمران کی کار رکھتے ہی کھڑکی کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"تم رانا ہاؤس کا خیال رکھو میں ہسپیتال جا رہا ہوں"..... عمران نے کہا اور ایک جھنکے سے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی در بعد وہ ہسپیتال پہنچ چکا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی ابھی آپریشن روم میں تھے اور جوانا کا آپریشن جاری تھا۔ عمران آپریشن روم کے باہر ٹھیلنے لگا۔ اس کے پھرے پر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"لیں بس۔ لیکن اس جوزف کے بارے میں کیا حکم ہے اسے گولی مار دی جائے"..... کراون نے کہا۔ "ظاہر ہے اب ہم نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا"..... بس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ "اوکے بس"..... کراون نے جواب دیا اور بس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ سمتھ بھی اس کے ساتھ تھا۔

”فِي الْحَالِ نَهِيْسٌ جُوَانَا کِی طرف سے اطمینان ہو گیا ہے۔ ابھی اس جوزف کا کھوج نکالنا ہے اسے انداز کر لیا گیا ہے۔..... عمران نے کہا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

”اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مناطب ہو کر کہا۔

”ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں عمران صاحب۔ جوزف کی بازیابی کے لئے جد و جهد بھی آپ نے اکیلے تو نہیں کرنی۔..... صدر نے کہا۔

”سب ساتھیوں کی ضرورت نہیں ہے اس لئے صدر تم اور تنور صدیقی باہر آگئے۔..... عمران نے تیز لمحے میں کہا اور پھر، سپتال کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”جوزف کے انداز ہونے کی بات میری سمجھ میں تو نہیں آرہی۔ اس کا آخر کیا مقصد ہو گا۔..... صدر نے کہا۔

”تجھے خود بھی سمجھ نہیں آرہی۔ کیونکہ بظاہر تو کوئی کیس بھی نہیں ہے اور اگر کوئی کیس ہوتا بھی ہی تو اس سلسلے سے جوزف کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور صدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”رانا ہاؤس میں وہ لوگ داخل کیے ہوئے ہوں گے۔..... تنور نے کہا۔

”یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ فی الحال تو کچھ نہیں کہا جا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے تھوڑی در بعده سیکرت سروس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے دعوت کینسل کر دی اور سیدھے ہاں آئے ہیں۔

”یہ سب کیسے ہو گیا۔..... صدر نے کہا۔

”جو انکا آپریشن ہو جائے پھر سوچوں گا۔..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے چونکہ وہ سب جوزف اور جوانا سے اچھی طرح واقف تھے اس لئے سب کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی باہر آگئے۔

”مبارک، ہو عمران صاحب جوانا کی زندگی نجٹ گئی ہے۔ ایک گولی دل کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی جس کی وجہ سے حالت زیادہ غراب ہو گئی تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے فصل کر دیا ہے اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران کاستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”اس سے بات چیت ہو سکتی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں ابھی کم از کم چار گھنٹوں بعد ورنہ اس کی حالت اور زیادہ بگڑ بھی سکتی ہے۔..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”آئیے میرے آفس آجائیں۔ میں آپ کو چائے پلواتا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سکتا۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ سلیمان وہیں موجود تھا۔

”صاحب میں نے باہر کے لوگوں سے پوچھا۔ دو کاروں میں چہ افراد تھے۔ چھ کے چھ غیر ملکی تھے۔ انہوں نے کاریں رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے کھڑی کر دیں۔ انہوں نے کال بیل دی۔ پھائک کھلنے پر جو زفراہ آیا تو انہوں نے جو زفراہ کو اٹھا کر ایک کار میں ڈال دیا اسی لمحے جوانا باہر آگیا تو انہوں نے جوانا پر فائر کھول دیا۔ جوانا نیچے گرا تو وہ کاریں لے کر نکل گئے۔ لوگ جوانا کو اٹھانے کے لئے دوڑے تو جوانا نے انہیں روک دیا اور تیزی سے اندر چلا گیا۔ جوانا کے جسم سے خون بہس رہا تھا۔ لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی لیکن پولیس اس وقت آئی جب جوانا ہسپتال جا چکا تھا۔ پولیس آفیسر کو میں نے آپ کا نام بتایا تو وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔ اور میں نے رانا ہاؤس میں دیکھا یہ جوانا زخمی حالت میں گیٹ سے فون تک گیا ہے اور یہ فون کے دوران ہی میں بے ہوش ہو کر گر گیا ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کار سے نیچے اترتے ہی اپنی تحقیقاتی رپورٹ سنادی۔

”کمال ہے تم نے تو باقاعدہ تحقیقات کر ڈالی ہیں لیکن ان غیر ملکیوں کے حلئے اور کاروں کے نمبر۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

”حلیتے بھی عام سے تھے اور کاروں کے نمبر کسی نے دیکھے ہی نہیں صرف استابتیا ہے کہ یہ دونوں کاریں سیاہ رنگ کی تھیں اور نئی اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بڑی کاریں تھیں۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔۔۔۔۔ ”لیکن جو زفراہ اتنی آسانی سے تو اغوا نہیں ہو سکتا۔ چاہے اسے اغوا کرنے والے چھ تھے یا آٹھ۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اسے کوئی چیز سو نگھائی گئی ہو گی ورنہ وہ سات آٹھ تو کیا پوری فوج کے لئے کافی تھا۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور صدر اور تنور دونوں نے اثبات میں سر بلادیئے۔

”میرا خیال ہے ہمیں خود بھی باہر لوگوں سے پوچھ چکھ کرنی پڑا ہے شاید کوئی خاص بات سامنے آجائے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہم دونوں یہ کام کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا اور تنور کو ساتھ لئے وہ تیزی سے واپس گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”تم فلیٹ پر جاؤ سلیمان۔۔۔ تم نے واقعی مجھ سے پہلے ڈاکٹر صدیقی کو فون کر کے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے ورنہ زیادہ خون بہس جانے سے جوانا ختم ہو جاتا۔۔۔ اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔ عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ تو آپ کی واپسی سے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ اس کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی ہو گی۔۔۔۔۔ البتہ میں ایک اور بات آپ کو بتا دوں کہ جوانا نے بے ہوش ہونے سے پہلے فرش پر کوئی لفظ اپنے خون سے لکھا ہے لیکن میری سمجھ میں تو وہ لفظ نہیں آیا۔۔۔ آپ دیکھ لیں شاید آپ کی سمجھ میں آجائے۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا دوسرے لمحے وہ مژکر تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کے ساتھ ہی اس کرے کہا۔

کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ فون کے رسیور پر خون کے نشانات موجود تھے۔

”فون کا رسیور لٹک رہا تھا میں نے اسے کریڈل پر رکھا تھا۔“ سلیمان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ملا دیا۔ لیکن اس کی نظریں فرش پر جمی، ہوئی تھیں جہاں واقعی خون سے کوئی لفظ لکھا ہوا تھا لیکن وہ پڑھا نہ جا رہا تھا۔ لیکن چند لمحوں بعد عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اب اس نے یہ لفظ پڑھ لیا تھا۔ نائف بلیڈ۔

”نائف بلیڈ“..... عمران نے ایک دوبار اسے دوہرایا پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا اور اسے یاد آگیا کہ نائف بلیڈ ایکریمیا کی ایک مشہور مجرم تنظیم تھی جو کافی عرصہ پہلے ختم ہو چکی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ اس گروپ میں لازماً کوئی ایسا آدمی شامل تھا جس کا تعلق نائف بلیڈ سے رہا ہوگا اور جوانا سے ہبھان گیا ہوگا اس لئے اس نے نائف بلیڈ کے الفاظ لکھ دیئے ہیں۔ عمران نے رسیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیر کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں ظاہر رانا ہاؤس سے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف کے اخوا اور جوانا کے زخمی ہونے کی بابت اسے تحقیر طور پر بتا دیا۔

”لیکن یہ سب کچھ کیوں، ہوا عمران صاحب۔ جوزف کا تو کسی کیسی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا“..... بلیک زیر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جو انہے بے ہوش ہونے سے پہلے فرش پر خون کی مدد سے ایک لفظ نائف بلیڈ لکھا ہے۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ نائف بلیڈ ایکریمیا کی مشہور مجرم تنظیم رہی ہے لیکن پھر اس کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ ختم ہو گئی ہے یقیناً جو انہے جوزف کو اخوا کرنے والوں میں سے کسی کو پہچان لیا ہوا کہ اس کا تعلق نائف بلیڈ سے رہا ہو گا۔ تم لاسپری سے اس کی فائل نکالو اور اسے چیک کرو ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر اس تنظیم کے معروف آدمیوں کے نام اور حلقے درج ہوں اور ہو سکتا ہے کوئی تصویر وغیرہ بھی ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں چیک کر لیتا ہوں۔ آپ کو کال رانا ہاؤس پر ہی کروں“..... بلیک زیر نے پوچھا۔

”صفدر اور تنور میرے ساتھ ہیں اس لئے کال کے دوران ان کی موجودگی کا خیال رکھنا“..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور پھر مز کرو اپس برآمدے میں آگیا۔ سلیمان اس دوران جا چکا تھا تھوڑی دیر بعد صدر اور تنور آگئے۔

”جو کچھ سلیمان نے بتایا ہے اس سے زیادہ صرف استھان معلوم ہو سکا ہے کہ حملہ آور ایکریمین تھے“..... صدر نے کہا۔

”جو انہے اندر فون روم کے فرش پر اپنے خون سے ایک لفظ

نائف بلیڈ لکھا ہے۔ نائف بلیڈ ایکریمیا کی ہی ایک مجرم تنظیم تھی لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ ختم ہو گئی ہے۔ میں نے چیف کوفون کر کے کہہ دیا ہے کہ اگر ان کے پاس نائف بلیڈ کی فائل ہو تو اسے چیک کریں۔ اگر اس میں نام اور حلقے درج ہوں تو وہ مجھے فون کر کے بتا دیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی حلیہ ایسا مل جائے جب تک ملاش کیا جاسکتا ہو۔..... عمران نے کہا اور صدر اور تنور نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی نجٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھالیا۔

”عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”ایکسو۔“..... دوسری طرف سے مخصوص لمحے میں جواب دیا گیا۔
”یہ سرچکھہ پتہ چلا سراس نائف بلیڈ کے سلسلے میں۔“..... عمران نے موبدانہ لمحے میں کہا۔

”فائل میں دونام موجود ہیں لیکن نہ ہی ان کے حلقے درج ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی تصویر۔ البتہ اس میں یہ درج ہے کہ پاکیشیا میں نائف بلیڈ کا ایجنت مقامی لارڈ کلب کا مالک کرسٹان ہے۔“..... دوسری طرف سے سپاٹ لمحے میں کہا گیا۔

”یہ دونام کون سے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”کراون اور جنکی اور ان کے بارے میں درج ہے کہ یہ دونوں نائف بلیڈ کے اہمی سرکردہ رکن ہیں۔“..... ایکسو نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے جتاب شکریہ۔“..... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے الماری کھولی اور اس کے اندر سے ایک ٹرانسپرینکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسپرینکان کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

”یہ بس نائیگر اشنڈنگ یو اور۔“..... تھوڑی درجہ بعد ٹرانسپرین

سے نائیگر کی آواز سنائی دی۔

”میہاں کوئی لارڈ کلب بھی ہے اور۔“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ بس اور۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اس لارڈ کلب کے مالک کرسٹان سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور وہ بھی فوراً اور۔“..... عمران نے کہا۔

”باس کرسٹان اب لارڈ کلب کا مالک نہیں ہے۔ تین سال پہلے اس نے لارڈ کلب فروخت کر دیا تھا۔ اب اس نے ٹیلی روڈ پر الگ کلب بنایا ہوا ہے اور۔“..... نائیگر نے جواب دیا۔

”چلو وہ کلب ہی۔“..... مقصد اس کرسٹان سے پوچھ گچھ ہے اور۔“..... عمران نے کہا۔

”باس کرسٹان میرا خاص دوست ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ سلسہ کیا ہے ہو سکتا ہے کہ میں اس سے فون پر ہی معلومات حاصل کر لوں اور۔“..... دوسری طرف سے نائیگر نے کہا۔

”ایکریمیا میں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم نائف بلیڈ کی کسی زمانے میں بڑی شہرت تھی۔ پھر اطلاعات ملیں کہ یہ تنظیم ختم ہو گئی رکھا اور تیزی سے دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس

ہے کرشنان پاکیشیا میں اس نائف بلیڈ کے لئے کام کرتا تھا۔ آج رانا ہاؤس پر چھے ایکریمیوں نے جودو سیاہ رنگ کی کاروں میں سوار تھے حمد کیا ہے۔ وہ جوزف کو اغوا کر کے لے گئے ہیں جب کہ جوانا پر انہوں نے فائر کھول دیا۔ جوانا اس وقت ہسپیت میں ہے اور ابھی بات چیت کے قابل نہیں ہوا۔ جوانا نے بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے خون سے فرش پر نائف بلیڈ کے الفاظ لکھے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس حملہ آور گروپ میں کوئی آدمی ایسا شامل تھا جسے جوانا نائف بلیڈ کے حوالے سے جانتا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی کلیو نہیں مل رہا اور میں نے فوری طور پر جوزف کو حملہ آوروں سے برآمد کرنا ہے۔ سیکرٹ سروس کی فائل میں نائف بلیڈ کے صرف دوناموں کا حوالہ درج ہے۔ ایک کراون اور دوسرا جیکی ہو سکتا ہے کہ کرشنان کو اس بارے میں کوئی معلومات حاصل ہوں اور۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ ہماں سے کال کر رہے ہیں باس اور۔۔۔ دوسری طرف سے نائیگر نے کہا۔“
”اوکے تم وہیں پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔“
”میں باس صرف پانچ منٹ کے اندر آپ کو فون پر کال کرتا ہوں اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”اوکے اور اینڈ آل۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر واقعی ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ فون کی

گھنٹی نج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا۔
”میں۔۔۔ عمران نے کہا۔
”ٹائیگر بول رہا ہوں باس کرشنان سے میں نے معلوم کر لیا ہے۔
نائف بلیڈ کا کراون دار الحکومت میں موجود ہے۔ گو وہ کرشنان سے ملا تو نہیں لیکن کرشنان نے اسے اب تے ایک گھنٹہ پہلے راجر روڈ کی ایک عمارت سے کار میں نکلتے دیکھا ہے۔ چونکہ اس کے ساتھ اور ایکریمی بھی تھے اس لئے ان کے درمیان بات چیت نہیں ہو سکی۔۔۔ دوسری طرف سے نائیگر نے کہا۔
”اس عمارت کا محل وقوع۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
”راجر روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ بقول کرشنان اس کے پھائیک پر کسی ڈاکٹر آرنلڈ کا بورڈ لگا ہوا اس نے دیکھا ہے۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔
”اوکے تم وہیں پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”اوکے ایک کلیو تو ملا۔۔۔ عمران نے صدر اور تنور سے کہا اور تینوں ہی تیزی سے مذکر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”باس نے آپ کو بلا یا ہے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا تو کراون نے ہونٹ بھینختے ہوئے بڑی زہریلی نظروں سے جوزف کی طرف دیکھا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پیش جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے پیچے وہ آدمی بھی باہر چلا گیا۔ اب جوزف اکیلا تھا۔ ان کے باہر جاتے ہی جوزف نے اپنے بازوں کے گرد بندھی ہوئی زنجیروں کو زور دار جھنکے دینے شروع کر دیئے۔ اس کراون نے جس انداز میں اس کی تحقیر کی تھی اور جن نظروں سے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا اس نے جوزف کے دل میں الاؤ ڈھکا دیا تھا۔ گوزنجیروں خاصی موٹی اور مضبوط تھیں اور انہیں جکڑا بھی اس انداز میں گیا تھا کہ جوزف کے لئے زیادہ حرکت کرنا بھی بظاہر مشکل تھا لیکن جوزف مسلسل اپنے بازوں کو آگے کی طرف جھنکے دیتا رہا۔ اور پھر دو تین جھنکوں کے بعد جب زنجیروں ذرا سی ڈھیلی پڑیں تو جوزف نے ہونٹ بھینخ کر اور زیادہ طاقت سے جھنکے دینے شروع کر دیئے۔ اور پھر ایک کڑا کا ساہوا اور جوزف کا ایک بازو زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ دیوار میں نصب کنڈا ہی جوزف کے زور دار جھنکوں کی وجہ سے باہر آگیا تھا اس طرح وہ پوری زنجیر ہی کھل گئی تھی۔ جوزف نے بازو آزاد ہوتے ہی تیزی سے اپنا ہاتھ دوسرے بازو پر موجود زنجیر میں پھنسایا اور زور دار جھنکے دینے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے ایک اور کڑا کا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو بھی آزاد ہو گیا۔ اب صرف اس کا جسم زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا جب کہ اس کے دونوں بازو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

باس اور اس کے ایک ساتھی کے کمرے سے جانے کے بعد وہاں ایک آدمی رہ گیا تھا جسے باس بنے کراون کے نام سے پکارا تھا۔ ”تم لوگوں کا تعلق کسی تنظیم سے ہے۔۔۔۔۔ جوزف نے کراون سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خاموش رہو۔۔۔۔۔ یہ باس تھا جو تم سے اس طرح دوستوں کی طرح باتیں کر رہا تھا۔ میں تو تم جیسوں کی ہڈیاں توڑنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔۔۔۔۔ کراون نے بڑے سر دلچسپی میں کہا تو جوزف کی آنکھوں میں جیسے غصے کے شعلے سے بھڑک اٹھے۔

”تم۔۔۔۔۔ تم جوزف دی گرسٹ کی توہین کر رہے ہو حقیر کیزے۔۔۔۔۔ جوزف نے ملکھت بھر کتے ہوئے لمحے میں کہا تو کراون نے ایک جھنکے سے جیب سے مشین پیش نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا کمرے میں وہ آدمی داخل ہوا جو باس کے ساتھ واپس چلا گیا تھا۔

آزاد ہو چکے تھے۔ چونکہ بازوؤں کے گرد موجود زنجیریں علیحدہ بندھی ہوئی تھیں جب کہ جسم کے گرد زنجیریں علیحدہ تھیں۔ جسم کے گرد موجود زنجیریں دائیں ہاتھ پر موجود ایک کنڈے میں جا کر ختم ہو رہی تھیں اور جوزف نے دیکھ لیا تھا کہ اس میں سے ایک کنڈے پر بٹن لگا ہوا ہے۔ اس نے بازو موزا اور اپنا ہاتھ اس بٹن تک لے جا کر اس نے جسیے ہی بٹن پر میں کیا کٹا کی آواز کے ساتھ ہی کنڈا درمیان سے کھل کر دیوار میں نصب کنڈے سے باہر آگیا اور اس کے ساتھ ہی زنجیر کھڑکھڑا تی ہوئی کھل گئی۔ جوزف نے بھلی کی سی تیزی سے لپنے جسم کو چکر دے کر زنجیر کھولنی شروع کر دی۔

”ارے تم آزاد ہو گئے“..... اچانک جوزف کو چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس جوزف وقت زنجیر کھولنے کے لئے وہ چکر کاٹ رہا تھا اور اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ وہ تیزی سے مرنے ہی لگا تھا کہ لفحت پے درپے دودھما کے ہوئے اور جوزف کو یوں محسوس ہوا جسیے دودھکتی ہوئی سلاخیں اس کی پشت کے اندر گھس گئی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جسیے اس کے جسم کے اندر کوئی ایسیم بم پھٹ پڑا ہو اور بس یہ آخری احساس تھا جو اسے ہوا اس کے بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ اس کے جسم میں درد کی تیزی ہر سی دوڑ گئی ہے۔ اس تیزی ہرنے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی کو قدرے مدھم کر دیا تھا۔

”مر گیا ہے باس“..... ایک ہلکی سی آواز جوزف کے کانوں میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پہنچی۔

”ہونہہ برا جوزف دی گریٹ بن رہا تھا حقیر کیڑا“..... ایک اور آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں ایک باز پھر درد کی تیزی ہر دوڑ گئی اور اس بار اس کے ذہن بر موجود تاریکی تیزی سے دھنڈ میں بدلتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہی نکلی۔ اس نے ایک جھٹکے سے انٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جسیے اس کا سانس جو اس کے گلے میں پھنس سا گیا تھا اب آہستہ آہستہ جاری ہو گیا ہو۔ البتہ اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ وہ اسی تہہ خانے میں پشت کے بل زمین پر پڑا ہوا ہے۔ اس کی کمر میں بے پناہ درد اور تیزی میں انٹھ رہی تھیں۔ اس نے ایک بازو زمین پر لگانے کی کوشش تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے بازو کے نیچے خون ہے۔ وہ آہستہ آہستہ انٹھنے لگا۔ درد کی تیزی ہر دوں نے اسے بے جان سا کر دیا لیکن اس نے ہمت کی اور پھر آہستہ آہستہ وہ انٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب اس کے ذہن میں وہ آوازیں واضح ہو گئی تھیں اور اسے احساس ہوا کہ ان میں سے ایک آواز اسی کراون کی تھی اور شاید اس نے نفترت سے جوزف کے پہلو پر بوٹ سے ٹھوکر ماری تھی جس کی وجہ سے درد کی تیزی ہر اس کے جسم میں دوڑی اور میں درد کی تیزی ہر سی دوڑ گئی ہے۔ اس تیزی ہرنے اس کے ذہن کو روشنی کی طرف والپی میں مدد کی تھی جب اسے پوری طرح احساس ہو گیا کہ وہ زندہ

ہے اور تھہ خانہ خالی ہے تو اس نے انہ کر کھدا ہونے کی کوشش کی۔ اس کے ہونٹ بھنپے ہوئے تھے اور پھر آہستہ آہستہ وہ کھدا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اسے خاصی کمزوری سی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی مانگیں بھی کمپکارہی تھیں اور اسے چکر بھی آرہے تھے لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر جب اس نے مذکر دیکھا تو اسے اس جگہ پر خون کا تالاب سانظر آیا جہاں اس کی پشت تھی۔ پشت سے اب بھی ٹھیسیں انہ رہی تھیں اور ذہن ابھی تک پوری طرح صاف نہیں ہوا تھا اسے احساس ہو رہا تھا کہ پشت پر جہاں گولیاں لگی تھیں وہاں سے خون مسلسل بہہ رہا ہے۔ النتیجہ اتنی بات اب اس کی سمجھ میں آگئی تھی کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ اس کے جسم سے خون نکل رہا تھا مردہ سمجھ کر کھوڑ گئے اور چونکہ وہ پشت کے بل گرا ہوا تھا اس لئے زخموں سے نکلنے والا خون اس کی پشت کے نیچے ہی جمع ہوتا رہا اور انہیں خون نکلتا نظر نہ آسکا تھا اور انہوں نے اس کی حالت دیکھ کر ہی سمجھ لیا کہ وہ مر چکا ہے۔ اس نے آہستہ آہستہ قدم اٹھایا۔ قدم اٹھاتے ہی اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بے اختیار لڑکھدا کر گرنے لگا لیکن اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

”میں جوزف ہوں۔ جوزف دی گریٹ۔ میں شیر، ہوں شیر۔ یہ کتنے سمجھے نہیں مار سکتے۔ کتنے نہیں مار سکتے۔۔۔۔۔ جوزف نے بے اختیار بڑراستے ہوئے کہا اور اس نے محسوس کیا کہ یہ فقرے اس کی زبان آتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہیں۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے قوت اور توانائی کی ہریں درد کی ہروں پر غلبہ حاصل کرتی جا رہی ہوں۔ اس نے بے اختیار قدم آگے بڑھائے اور پھر وہ آسانی سے چلتا ہوا دروازے تک پہنچ گیا لیکن دروازے تک پہنچنے ہی اسے یقینت ایک ایک زور دار چکر آیا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوم کر پہلو کے بل نیچے گرا اور ایک بار پھر اس کے ذہن پر تاریک چادر پھیلتی چلی گئی۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں بخلی کی ہریں دوڑتی ہیں اس طرح اس کے تاریک ذہن میں پھر روشنی کی ہریں سی دوڑنے لگیں اور پھر یہ روشنی تیز ہوتی چلی گئی اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔

”آپ کو ہوش آگیا ویری گڈا۔۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز اس کے کانوں سے نکلی اور اس نے بے اختیار انھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے کسم ساسا گیا کہ اس کا جسم حرکت نہ کر رہا تھا۔ لیکن اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کسی نرم سے بستر پر پہلو کے بل لیٹا ہوا ہے اور پہنچ لمحوں بعد ہی اسے پوری طرح احساس ہو گیا کہ وہ اس تھہ خانے کی بجائے کسی ہسپیت میں موجود ہے۔ سامنے ہی کمرے کا دروازہ تھا۔ اس کی نظریں دروازے پر ہی تھیں کہ دروازہ کھلا اور اسے عمران کا مسکراتا ہوا پھر نظر آیا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ مر کر دوبارہ زندہ ہوا ہے۔

”تمہیں ہوش آگیا جوزف۔ میار کہ ہو۔۔۔۔۔ عمران نے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"باس ہمارا مجھے کون لے آیا ہے"..... جوزف نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

"یہ کام میرے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔ تم اس تھہ خانے کے دروازے کے ساتھ ہی گرے پڑے تھے۔ تمہاری حالت بے حد خراب ہو گئی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم بروقت بچنے کئے تھے۔ بہر حال اس بار شاید دونوں بلیک سٹارز کے ستارے اکٹھے ہی گردش میں آگئے تھے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دونوں کیا مطلب بس"..... جوزف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جو انہی اسی ہسپیت میں داخل ہے وہ بھی مرتبے مرتبے بچا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ سا وہ تو انہوں نے جوانا کو بھی انواع کیا تھا"..... جوزف نے کہا۔

"اسے انواع نہیں کیا۔ یہ اعزاز صرف تمہیں ہی حاصل ہوا ہے اس پر تو انہوں نے رانی ہاؤس کے گیٹ پر ہی فائر کھول دیا تھا"..... عمران نے جواب دیا۔

"باس کال بیل بچنے پر میں جیسے ہی باہر نکلا اچانک میری ناک پر غبارہ سا پھٹا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں تھہ خانے میں زنجیروں سے گکڑا ہوا تھا"..... جوزف نے اس طرح شرمندہ سے لجھ میں کہا جیسے انواع ہو جانا اس کے لئے اہتمائی شرم کا باعث ہو۔

"مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہی، ہوا ہو گا ورنہ تم جیسے آدمی کو انواع کرنا

آسان نہیں ہے۔ بہر حال اب تم مجھے بتاؤ کہ وہاں کیا ہوا۔ کیا کیا باتیں ہوئیں پوری تفصیل بتاؤ"..... عمران نے کہا۔

"باس جب مجھے ہوش آیا تو میں زنجیروں میں گکڑا ہوا تھا۔ یہ ایک تھہ خانہ تھا میرے سامنے تین افراد موجود تھے ان میں سے ایک کا نام کراون تھا یہ وہ آدمی تھا جو انواع کرنے والوں میں شامل تھا۔ کیونکہ بے ہوش ہونے سے چہلے میں نے اسے دیکھا تھا۔ دو اور آدمی تھے جن میں ایک کا نام بعد میں سمجھے بتایا گیا اور دوسرا بس تھا۔ بس نے مجھے سے پوچھ گچھ کی"..... جوزف نے پوری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"جو جو باتیں ہوئیں وہ پوری تفصیل سے بتاؤ بلکہ کو شش کرو کہ حرف بحروف دوہرائی کو"..... عمران نے کہا تو جوزف نے بس اور لپنے درمیان ہونے والی گفتگو دوہرائی۔

"اس کے بعد بس کو بتایا گیا کہ چیف کی کال ہے۔ وہ بس اس آدمی سمجھ کے ساتھ باہر چلا گیا جب کہ کمرے میں وہ آدمی کراون رہ گیا میں نے اس سے ان کی تنظیم کی بابت پوچھنے کی کوشش کی تو اس نے اہتمائی حقارت بھرے انداز میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسل نکال لیا۔ لگتا تھا کہ وہ مجھ پر فائر کھونے والا ہے کہ وہ سمجھ آگیا۔ وہ اسے بلا کر لپنے ساتھ لے گیا۔ ان کے باہر جانے پر میں نے اپنے آپ کو آزاد کر دانے کی جدو جدد شروع کر دی۔ چہلے میں نے اپنے دونوں بازو آزاد کرائے پھر جسم پر بندھی ہوئی زنجیر کھولی اور اس بھاری زنجیر سے آزاد ہونے کے لئے مجھے چکر لگانے پڑے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پھر اس چکر کے دوران جب کہ میری پشت دروازے کی طرف تھی۔ مجھے کسی آدمی کی حریت سے بولنے کی آواز سنائی دی۔ اس سے ہمپلے کہ میں گھومتا مجھ پر فائز گھول دیا گیا اور گولیاں میری پشت پر لگیں اور میں بے ہوش ہو گیا پھر مجھے ہوش آیا تو میں فرش پر پڑا تھا۔ میں اٹھا اور ابھی دروازے تک ہمچا تھا کہ پھر گر پڑا اور اب ہوش مجھے ہمہاں آیا ہے۔

جو زف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اسی لئے تمہیں پشت پر گولیاں ماری گئی ہیں۔ میری بجھ میں یہی بات نہ آ رہی تھی کہ تمہیں گولیاں پشت پر کیے گئی ہیں۔ لیکن کیا واقعی شوالانے تم سے کسی فائل کا ذکر نہیں کیا تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں بس کسی فائل کا ذکر تک نہیں ہوا۔ جوانا میرے ساتھ تھا۔ آپ بے شک اس سے پوچھ لیں۔“..... جو زف نے کہا۔

”لیکن تم نے شوالا کو رانا ہاؤس کا تپ کیوں دیا تھا۔“..... عمران کا ہجہ ناخوشگوار ساتھا۔

”یہ تپ جوانا نے دیا تھا۔ شوالا ہم سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا میں نے اسے مل لئے کی کوشش کی تو جوانا نے اسے کہہ دیا کہ اگر وہ ملنے آئے تو رانا ہاؤس آجائے۔ پھر میں خاموش ہو گیا۔“..... جو زف نے کہا۔

”یہ شوالا کون ہے اور تمہارا دوست کیسے تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ سے ملنے سے ہمپلے کا واقف ہے اور اتنے طویل عرصے بعد اچانک اس ہوٹل میں آ ملا۔ میں نے تو اسے ہچانا بھی نہ تھا لیکن اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے مجھے ہچان لیا اور پھر جب اس نے مجھے سابقہ حوالے دیئے تو میں بھی اسے ہچان گیا۔ اتنے طویل عرصے بعد کی ملاقات پر میں نے اخلاقاً بے کافی پلوائی اس نے بتایا کہ وہ آج کل ایکریمیا کی کسی نیم سرکاری تنظیم سے وابستہ ہے اور اس تنظیم کے ایک کام کی وجہ سے پاکیشیا آیا ہوا ہے۔“..... جو زف نے جواب دیا۔

”اس بس اور سمتھ کا حلیہ بتا دو۔ کراون کا حلیہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا حلیہ مجھے جوانا نے ہی بتا دیا ہے اور ایک اور ذریعے سے بھی معلوم ہو گیا ہے۔“..... عمران نے کہا تو جو زف نے اس بس اور اس کے ساتھی سمتھ کے طبق تفصیل سے بتا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران اٹھ کھدا ہوا۔

”اوکے اب میں چلتا ہوں۔ تمہیں ابھی کچھ روز ہمہاں رہنا پڑے گا۔ کیونکہ تم شدید زخمی حالت میں ہمہاں ہیچنچتے تھے۔ یہ تو خدا کا شکر ہے کہ ہم تمہارے پاس بروقت ہیچنچنگے ورنہ اگر ہمیں تھوڑی سی بھی اور درد ہو جاتی تو خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے تمہاری موت بھی واقع ہو سکتی تھی۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تو جو زف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچے بیٹھے ہوئے نارمنڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
”لیں نارمنڈ بول رہا ہوں“..... نارمنڈ نے تیز لمحے میں کہا۔
”کراون بول رہا ہوں باس جو سپہ ڈاکٹر جہانگیر نے بتایا ہے وہ غلط ثابت ہوا ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔
”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیے ممکن ہے“..... نارمنڈ نے حیران ہو کر کہا۔

”میں نے مشیزی سے مکمل چینکنگ کر لی ہے باس۔ اس پورے علاقے میں کوئی اندر گراونڈ اڈہ موجود نہیں ہے“..... دوسری طرف سے کراون نے کہا۔

”اوہ ویری بیڈ یہ تو بہت برا ہوا۔ وہ ڈاکٹر جہانگیر بھی ختم ہو گیا۔
اب کیا کیا جائے“..... نارمنڈ نے احتیائی پریشان سے لمحے میں کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ بہر حال یہ بات تو ملے ہے کہ وہاں کوئی اڈہ نہیں ہے ڈاکٹر جہانگیر نے غلط بیانی کی ہے“..... کراون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جس خوفناک تشدد کے بعد اس نے زبان کھولی ہے اس سے تو غلط بیانی کا کوئی امکان نہ تھا۔ لیکن بہر حال اب یہی ہو سکتا ہے کہ اس ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ کی مکمل تکاشی لی جائے وہاں سے لازماً کوئی نے کوئی کلیو مل جائے گا“..... باس نے کہا۔

”میں نے اپنے دو آدمی پہلے ہی بھیج دیئے ہیں۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ وہاں سے ہمیں ضرور کلیو مل جائے گا“..... کراون نے جواب دیا۔

”اوکے۔ وہاں سے جو روپورٹ ملے وہ تم نے مجھے بتانی ہے۔“
نارمنڈ نے کہا اور رسیور کریڈیل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی۔

”لیں نارمنڈ بول رہا ہوں“..... نارمنڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

”کنگ فرام دس سائیڈ“..... دوسری طرف سے سرد آواز سنائی دی تو نارمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”لیں چیف“..... نارمنڈ نے کہا۔
”نارمنڈ کراون سہماں کی سیکرٹ سروس کی نظروں میں آچکا ہے۔

اے فوری طور پر آف کر دو ورنہ تم سمیت سارا گروپ بھی مارا جاسکتا ہے۔..... چیف نے کہا تو نارمنڈ بے اختیار کر سی سے اچھل پڑا۔

کراون سیکرٹ سروس کی نظروں میں آچکا ہے کیا مطلب چیف اور آپ کو کیسے اطلاع ملی۔..... نارمنڈ کے لبجے میں بے پناہ حریت تھی کہ چیف کو وہاں ایکریمیا میں بیٹھے اطلاع کیسے مل گئی۔

میرے اپنے بھی ذرائع ہوتے ہیں۔ تمہارے وہاں پہنچنے کے بعد ظاہر ہے میں تم لوگوں سے غافل تو نہیں رہ سکتا تھا مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق وہ جوزف ہے تم نے کراون کے ذریعے اغوا کرایا تھا اس عمران کا خاص آدمی ہے اور ہے کراون نے جوزف کو اغوا کرتے وقت گولی ماری تھی اس کا نام جوانا ہے اور جوانا ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کریز کا رکن تھا وہ آج کل عمران کا ملازم ہے۔ کراون پہلے ایکریمیا کی ایک تنظیم نائف بلیڈ کا سرگرم کارکن تھا۔ نائف بلیڈ کے خاتمے کے بعد وہ ہمارے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ جوانا نے اسے پہچان لیا تھا۔ پھر تم نے جوزف کو بھی ہلاک نہیں کیا جوزف کو بھی عمران نے زخمی حالت میں تمہارے اڈے سے برآمد کر دیا۔ اس کے بعد کراون کی تلاش پورے شہر میں شروع کر دی گئی۔

اس کا حلیہ انہیں معلوم ہے۔ مجھے تو حریت ہے کہ اب تک کراون ان کے ہاتھ سے کیسے بچ گیا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور یہ عمران دنیا کے خوفناک امینت ہیں۔ جس پارٹی نے مجھے کام دیا ہے اس نے مجھے خاص طور پر یہ تاکید کی تھی کہ ہمارے اس مشن کا اس عمران اور

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی علم نہ ہونا چاہئے۔ اب اگر کراون ان کے ہاتھ لگ گیا تو تم بھج سکتے ہو کہ کیا ہو گا۔..... چیف کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کراون اور اس کے سارے ساتھی میک اپ میں ہیں۔ میں نے اور سمتھ نے بھی میک اپ کر دیا تھا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ میری عادت ہے کہ جب مشن میں کوئی پیش رفت ہوتی ہے میں فوراً میک اپ تبدیل کر دیتا ہوں۔ آپ نے جیسے ہی ڈاکٹر جہانگیر کا پتہ بتایا میں نے کراون کو ہدایت کر دی کہ وہ خود اور اپنے تمام ساتھیوں کا میک اپ پہلے کرے اور پھر مشن کا اگلامرحلہ مکمل کرے لیکن چیف کراون ہمارے گروپ کا اہتمامی اہم آدمی ہے۔ نئے میک اپ میں وہ لوگ اسے کسی طرح بھی ٹریس نہیں کر سکتے اس لئے آپ اس کی موت کے حکم کے بارے میں نظر ثانی کریں۔..... نارمنڈ نے کہا۔

”احمق ہو گئے ہو۔ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ تم اس کراون کو زندہ رکھ کر نہ صرف خود منا چاہئے ہو بلکہ ہماری پوری تنظیم کا بھج سہیت خاتمه کرنا چاہئے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ دنیا بھر کے سیکرٹ امینت اور مجرم تنظیمیں جو اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ختم ہوئی ہیں میک اپ کرنا نہیں جانتی تھیں۔“ مشن مکمل ہو یا نہ ہو۔ بہر حال کراون کو فوری طور پر ختم کر دو بلکہ تم ایسا کرو کہ کراون کو ہلاک کر کے اس کے سارے گروپ کو فوری واپسی کا حکم دے دو۔ میں ہمارے دوسرا گروپ بھجوادوں گا۔“ چیف

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔ "یہ چیف آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی"..... نارمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مشن کے بارے میں اب تک کیا پیش رفت ہوئی ہے"۔

"ڈاکٹر جہانگیر نے زبان کھولنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے اس پر تشدد کرنا پڑا۔ تشدد کے بعد اس نے زبان کھول دی لیکن وہ اس تشدد کے بعد زندہ نہ رہ سکا۔ ابھی آپ کی کال آنے سے پہلے کراون کی کال آئی ہے کہ جو علاقہ ڈاکٹر جہانگیر نے بتایا ہے وہاں کوئی اڈہ نہیں ہے۔

اس کا کہنا ہے کہ اس نے مشینزی کی مدد سے پورا علاقہ اچھی طرح چھیک کر لیا ہے۔ اب میں نے اسے کہا ہے کہ وہ ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ کی مکمل تلاشی لے شاید وہاں سے اس بارے میں کوئی کلیو مل جائے ورنہ تو ہمارے لئے مشن مکمل کرنا ناممکن ہو جائے گا"..... نارمنڈ نے کہا۔

"یہ تو تم نے اچھی خبر نہیں سنائی ایسی معلومات لکھ کر رہائش گاہوں میں نہیں رکھی جاتیں۔ تم ایسا کرو کہ ایئر فورس کے ڈیفنیس ونگ میں کسی آدمی کو ٹرین کرو۔ اس ونگ کے پاس اس بارے میں یقیناً معلومات موجود ہو نگیں لیکن اب تم سب نے اہتمائی محاط رہنا ہے کیونکہ ڈاکٹر جہانگیر کے انوا کے بعد اس کی تلاش یقیناً کی جائے گی"..... کنگ نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"یہ بارے یہ خدا شہ میرے ذہن میں پہلے سے موجود تھا اس لئے میں نے تمام اختیاراتی تدایر اختیار کر لی ہیں پھر بھی میں بڑی اختیارات کروں گا"..... نارمنڈ نے کہا۔

"تم مجھے فوری رپورٹ دو۔ اگر تم اس مشن پر آگے بڑھ سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے تم سب کو واپس بلا کر کسی دوسرے گروپ کو بھیجا پڑے گا۔ مشن کو بہر حال مکمل کرنا ہی ہے"..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور نارمنڈ نے بے اختیار جھر جھری لیتے ہوئے رسیور ڈھیلے ہاتھوں سے واپسی کریڈل پر رکھ دیا کیونکہ چیف نے واپس کے سلسلے میں جو فقرہ کہا تھا اس کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھتا تھا چیف کے نزدیک ناکام واپسی کا مطلب موت ہی ہوتا ہے۔

"کاش یہ ڈاکٹر جہانگیر نہ مرتا"..... نارمنڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر وہ کسی سے اٹھ کر کمرے میں شملنے لگا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ سلسلہ ٹھہلاتا رہا۔ اسے اب کراون کی آمد کا اہتمائی بے چینی سے انتظار تھا اور پھر نجات کتنا وقت وہ اسی طرح ٹھہلاتا رہا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر نجع اٹھی اور اس نے جھپٹ کر رسیور انٹھایا۔

"نارمنڈ بول رہا ہوں"..... نارمنڈ نے اس بار تیز لمحے میں کہا۔ "کراون بول رہا ہوں چیف"..... دوسری طرف سے کراون کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیا بات ہے - تم خود کیوں نہیں آئے فون کیوں کیا.
ہے"..... نارمنڈ نے تپڑ لجھے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ پر باقاعدہ فوجی پھرہ دے رہے ہیں - میں
نے ساتھ والی کوئی تفصیل میں سے اندر جانے کا راستہ تلاش کر لیا اور پھر میں
نے پوری تفصیل سے رہائش گاہ کی تلاشی لی ہے - ایک خفیہ سیف
میں ایک فائل ملی ہے جس میں ایک نقشہ ہاتھ سے بنایا ہوا ہے لیکن
اس نقشے کی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے - میرا خیال ہے کہ یہ نقشہ
اسی علاقے کا ہے جسے ہم تلاش کر رہے ہیں - باہر آگر میں نے اس نقشے
کو سمجھنے کے لئے یہاں کے جغرافیکل سروے آفس کے ایک اہم آدمی
سے رابطہ کیا - یہ اس ٹھکنے کا خصوصی ماہر ہے - میں اس کی کوئی پرگیا
اور اس نے اہتمامی بھاری معاوضے کے عوض اس نقشے کو پڑھنے کی
حاجی بھر لی سچتا نچہ اب میں ویں موجود ہوں اور وہیں سے کال کر رہا
ہوں"..... کراون نے جواب دیا۔

"تم نے اس آدمی کے سامنے یہاں فون کیا ہے"..... نارمنڈ نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس وہ اپنے خاص سندھی روم میں نقشے کو پڑھ رہا ہے جب
کہ میں علیحدہ سٹنگ روم سے فون کر رہا ہوں - میں نے آپ کو کال
اس لئے کیا ہے کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہوں گے"..... کراون نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ یہ آدمی درست طور پر نقشہ پڑھ لے گا"

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نارمنڈ نے کہا۔

"یہ بس وہ اس کام میں ماہر ہے اسی لئے تو میں نے اس سے رابطہ
کیا ہے"..... کراون نے جواب دیا۔

"معاوضہ کتنا طے کیا ہے"..... نارمنڈ نے پوچھا۔

"ایک لاکھ ڈالر معاوضہ طے ہوا ہے - میرے پاس سپیشل گارنیٹڈ
چیک بک موجود تھی سچتا نچہ میں نے اسے ایک لاکھ ڈالر کا چیک
دے دیا ہے اور اس نے اسے فون پر بنک سے کنفرم بھی کر لیا ہے
لیکن آپ جانتے ہیں کہ نقشہ پڑھنے کے بعد یہ چیک میں ساتھ ہی لے
آؤں گا اسی لئے میں نے ایک لاکھ ڈالر پر کوئی اعتراض نہ کیا تھا".....
کراون نے جواب دیا۔

"اوکے ہر طرف سے محتاط رہ کر کام کرنا اور نقشہ پڑھوا کر تم نے
سیدھا میرے پاس آنا ہے - میں تمہارا منتظر ہوں گا"..... نارمنڈ نے
کہا۔

"یہ بس"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور نارمنڈ نے او
کے کہہ کر رسیور رکھ دیا - وہ سمجھ گیا تھا کہ کراون اپنی عادت کے
مطابق نقشہ پڑھوالینے کے بعد اس ماہر کو ہلاک کر کے وہ چیک اس سے
والپس لے آئے گا۔

"تم جیسے فین آدمی کا خاتمه تنظیم کے لئے بے حد نقصان دہ ثابت
ہو گا کراون لیکن میں کیا کروں چھیف اپنی بات پر بصدھ ہے"..... نارمنڈ
نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑدا کر کہا۔ وہ شروع سے ہی کراون کی

نے سرت بھرے لبجے میں جواب دیا اور پھر میز کی دوسری طرف کری
پر بیٹھ کر اس نے جیب سے کاغذ نکالا اور اسے کھول کر میز پر بھا دیا۔
”یہ دیکھئے چیف یہ ہے نقشہ“..... کراون نے کہا اور نارمنڈ نقشے
پر جھک گیا۔

”یہ اڈے کا اندر ونی نقشہ ہے اور یہ اس اڈے کا بیرونی محل
وقوع۔ ذا کثر جہانگیر نے اسے ہاتھ سے بنایا ہے“..... کراون نے کہا۔
”اس لحاظ سے تو یہ اڈہ خاصاً سیع و عریض ہے۔ لیکن یہ ہے کون سا
علاقہ“..... نارمنڈ نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ پاکیشیا کے جنوب مشرق میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جسے
بالون پہاڑی سلسلہ کہا جاتا ہے۔ یہ اہتمامی دشوار گزار پہاڑی سلسلہ
ہے اور یہاں اس پورے پہاڑی سلسلے کے گرد چھوٹی چھوٹی فوجی
چھاؤنیوں کے ذریعے سرکل بنایا گیا ہے اور چھاؤنیوں پر ایک فوری کے
چینگ اڈے اور پوتھیں ہیں۔ پہاڑی سلسلے کے اندر ایک داوی بھی
ہے جسے بالون دیلی کہا جاتا ہے اس بالون دیلی میں اہتمامی جدید ترین
میزاں پوتھی بنایا گیا ہے۔ یہاں اس قدر جدید میزاں نصب کیے
گئے ہیں کہ جن کی رنج بے حد و سیع ہے اور یہ کمپیوٹر انڈر ریڈار سے
منسلک ہیں۔ جیسے ہی ایک مخصوص رنج میں کسی قسم کا کوئی جہاز یا
ہیلی کا پڑا داخل ہوتا ہے یہ میزاں پلک جھپکنے میں اسے ہٹ کر دیتے
ہیں۔ کسی قسم کی پوچھ چکہ کا تکلف ہی نہیں کیا جاتا۔“..... کراون نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ذہانت کا قائل تھا اور کراون نے جس طرح نقشے کو پڑھنے کے لئے
فوری طور پر ماہر کو مدد حاصل کیا۔ حالانکہ وہ سماں اجنبی تھا اس سے
بھی وہ بے حد متأثر ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر یہ مسئلہ اس کے
سلمنے ہوتا تو شاید وہ بھی اتنی جلدی اس نقشے کو نہ پڑھوا سکتا لیکن اب
وہ چیف کے حکم پر مجبور تھا کیونکہ چیف کی حکم عدولی کا مطلب اس کی
اپنی موت بھی ہو سکتی تھی اور وہ کراون کی زندگی کے لئے اپنے آپ کو
ہلاک نہ کر سکتا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی
آواز سنائی دی۔ دستک دینے کا یہ خصوصی انداز چونکہ کراون کا تھا اس
لئے وہ سمجھ گیا کہ دستک دینے والا کراون ہی ہے۔ وہ کری پر سیدھا ہوا
اور اس نے میز کی دراز کھول دی جس میں سائیلنسر لگا مشین پٹل

”لیں کم ان“..... نارمنڈ نے کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور
کراون اندر داخل ہوا۔ اس کے پھرے پر سرت کی جھلکیاں نمایاں
تھیں۔

”گڈاک چیف نقشہ صحیح پڑھا گیا ہے اور اب پاکیشیا کا یہ اہتمامی
خفیہ اڈہ ہمارے سامنے آگیا ہے“..... کراون نے اندر داخل ہوتے
ہی کہا۔

”یہ سب تمہاری ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے کراون“..... نارمنڈ
نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

”شکر یہ چیف آپ کی یہ تعریف میرے لئے اعزاز ہے“..... کراون

”ویری بیڈ پھر تو اس بالون پہاڑی سلسلے میں داخل ہونا ہی مسئلہ بن جائے گا۔ وہاں سے زیرodon کو کیسے چرا جاسکے گا لیکن تم نے یہ معلومات کہاں سے حاصل کر لیں۔..... نارمنڈنے کہا۔

” یہ معلومات بھی اسی ماہر سے ملی ہیں وہ محلے کی طرف سے کسی بار وہاں جا چکا ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس میں داخل کیسے ہوا جاسکتا ہے تو اس کے لئے میں نے جو پروگرام بنایا ہے وہ فول پروف ہے۔ اس نقشے کے مطابق اس اڈے میں داخل ہونے کا راستہ اس میزائل پواتٹ کے پاس ہی ہے۔ اس اڈے میں کام کرنے والے لامحالہ جب شہر جاتے ہوں گے تو اس اڈے کی ٹرانسپورٹ پر جاتے ہوں گے اور اس طرح جب وہ اندر جانے کے لئے وہاں پہنچتے ہوں گے تو اسی اڈے پر پہنچتے ہوں گے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ٹرانسپورٹ کے لئے ایرفورس کے خصوصی بڑے ہیلی کا پڑستعمال کیے جاتے ہیں جن میں ایسی مشینزی خصوصی طور پر نصب کی گئی ہے جن کی وجہ سے کمیوٹر ایڈائز میزائل راڈار انہیں چیک نہیں کر سکتا۔ یہ خصوصی ہیلی کا پڑا ایرفورس کے ایک خصوصی اڈے ناکاگی سے جاتے ہیں۔ جس شخص نے اس اڈے کے اندر جانا ہوتا ہے وہ ناکاگی پہنچ جاتا ہے جہاں اس کی اہتمانی سخت ترین چینگ ہوتی ہے پھر اسے ایک خصوصی کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔ پھر وہ اس ہیلی کا پڑ پر سوار ہوتا ہے اور وہاں سے اڈے پر جاتا ہے۔ اس طرح وہاں سے ہر آنے والے کی بھی اسی طرح چینگ ہوتی ہے۔ یہ ساری باتیں بھی مجھے اسی

ماہر نے بتائی تھیں کیونکہ وہ کسی بار وہاں سرکاری کام کے لئے جا چکا ہے۔..... کراون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” لیکن ایسے آدمیوں کو کس طرح ٹریں کیا جائے گا اور پھر ان کی جگہ ہمارے آدمی کیسے لیں گے اور یہ مشن کس طرح مکمل ہو گا۔ یہ تو اہتمانی مشکل مشن ثابت ہو رہا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ جگہ لوکیٹ ہونے کے بعد کوئی مسئلہ نہ ہو گا اور ہم اندر داخل ہو کر اپنا کام آسانی سے مکمل کر لیں گے۔..... نارمنڈنے ہونٹ پہنچتے ہوئے کہا۔

” ہمیں ناکاگی ایرپورٹ کا محاصرہ کرنا ہو گا۔ وہاں سے ان لوگوں کو چیک کرنا ہو گا جو روزانہ آتے جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے لپٹے مطلب کے دو تین آدمی منتخب کرنے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ناکاگی ایرپورٹ پر موجود چینگ مشینزی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں گیں پھر ان منتخب شدہ افراد کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کی جائیں گی اس کے بعد ان کے روپ میں اڈے میں جا کر مشن مکمل کرنا ہو گا۔..... کراون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” لیکن یہ تو بہت طویل کام ہے اس کام میں تو کافی عرصہ لگ جائے گا اور سیکرت سروس ہمارے پیچھے لگ چکی ہے۔..... نارمنڈنے کہا تو کراون بے اختیار اچھل پڑا۔

” سیکرت سروس ہمارے پیچھے کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔..... کراون نے اہتمانی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

” ابھی چیف کی کال آئی تھی۔ اس کے مہاں لپٹے ذرائع ہیں۔ ان

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سے اسے اطلاع ملی ہے کہ جو زف جبے تم اغوا کر کے لائے تھے ایک شخص علی عمران کا ملازم تھا اور علی عمران پاکیشیا کا خوفناک سیکرٹ امجنٹ ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور جو زف کو ہمارے خصوصی اڈے سے زخمی حالت میں برآمد کر لیا گیا ہے اور اس کے ساتھ وہاں موجود دوسرے ایکری بی جبے تم نے گولی مار دی تھی اس کا نام جوانا ہے۔ وہ ایکری بیا کے خوفناک پیشہ و رفتالوں کی مشہور تنظیم ماسٹر گرز کا رکن تھا اور اب وہ عمران کا ملازم ہے۔ اس نے تمہیں پہچان لیا کیونکہ تم پہلے ناف بلیڈ میں کام کرتے تھے اس طرح تمہارا حلیہ عمران تک پہنچ گیا ہے اور اب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پورے دارالحکومت میں تمہیں تلاش کر رہی ہے۔ یہ تو تم نے میک اپ کر لیا تھا اس لئے اب تک تم ان کی نظرؤں سے بچ رہے درستہ شاید تمہیں اتنا کام کرنے کی بھی مہلت نہ ملتی۔۔۔۔۔ نارمنڈنے جواب دیا تو کراون کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

اوہ وری بیڈ بس۔ یہ تو واقعی بے حد برا ہوا۔ مجھے اگر ذرا بھی اس بات کا خیال ہوتا تو ہم جو زف کو اس انداز میں کبھی اغوانہ کرتے لیکن جو زف تو ہلاک ہو چکا تھا۔ میں نے خود اس کی ہلاکت کی تصدیق کی تھی پھر وہ کیسے زندہ ہو گیا۔۔۔۔۔ کراون نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم نے کس طرح تصدیق کی تھی۔۔۔۔۔ نارمنڈنے ہونت پجاتے ہوئے کہا۔

”باس جب آپ نے جو زف کی ہلاکت کا حکم دیا تو آپ کے جانے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے بعد میں میک اپ میں مصروف ہو گیا اور میں نے اپنے آدمی کو بھج دیا کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے جو زف پر فائرنگ کر کے اسے ہلاک کر دے لیکن تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے واپس آکر بتایا کہ جو زف نے زنجیریں توڑ دی تھیں اور وہ اگر چند لمحے مزید وہاں نہ پہنچتا تو وہ آزاد ہو چکا ہوتا لیکن اس نے اسے فائر کر کے ہلاک کر دیا ہے۔ جس پر میں خود وہاں گیا۔ جو زف پشت کے بل زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم کے گرد خون کا تالاب سا بننا ہوا تھا اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ میں نے پھر بھی احتیاط اس کی پسلیوں پر دوبارہ ضربیں لگائیں لیکن وہ ختم ہو چکا تھا جو نکہ میں نے یہ اڈہ نکمل طور پر چھوڑ دیا تھا اس لئے میں نے اس کی لاش کو وہاں چھوڑا اور میک اپ کر کے وہاں سے اپنے آدمیوں سمیت نکل گیا۔۔۔۔۔ کراون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ مرا نہیں ہو گا بے ہوش پڑا ہو گا اور اسے وہاں سے زخمی حالت میں برآمد کر لیا گیا۔۔۔۔۔ نارمنڈنے جواب دیا تو کراون کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”لیکن باس انہیں کیسے معلوم ہوا ہو گا کہ وہ وہاں ہے۔۔۔۔۔ کراون نے کہا۔

”اسے ہوش آگیا ہو گا وہاں فون موجود تھا اس نے کال کر دی ہو گی اب اس کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے بہر حال اب سیکرٹ سروس ہمارے پیچے لگ چکی ہے بلکہ زیادہ درست طور پر فی الحال وہ تمہارے پیچے ہے۔ لا محال اسے ڈاکٹر جہانگیر کے اغوا کی اطلاع بھی مل چکی ہو گی اور ڈاکٹر جہانگیر اس ادارے میں کام کرتا رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ

وہاں کی نگرانی بھی کریں۔..... نارمنڈ نے کہا۔

”آپ نے فکر میں چیف آپ نے اچھا کیا مجھے بتا دیا۔ اب میں پوری طرح محتاط رہوں گا۔..... کراون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”تمہارا گروپ کہاں ہے۔..... نارمنڈ نے پوچھا۔

”لپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے کیوں۔..... کراون نے چونک کر پوچھا۔
”ولیے ہی پوچھا تھا لیکن کراون ایک اور مجبوری بھی ہے۔۔۔ نارمنڈ نے کھلی دراز میں موجود سائینسنس لگے مشین پیش کے دستے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

”مجبوری کیسی مجبوری۔۔۔ کراون نے حیران ہو کر پوچھا۔
”چیف نے تمہاری موت کا حکم سنادیا ہے۔۔۔ نارمنڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کراون کچھ بحث کرنا نارمنڈ نے ہاتھ اوپنچا کیا۔ اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی کراون کے حلق سے تیز پیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت الٹ کر پشت کے بل فرش پر گرا اور چند لمحے ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ نارمنڈ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ٹیبل پر موجود انٹر کام کا رسیور انٹھا کر اس نے اس کے دو نمبر پر میں کر دیئے۔

”یہ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔
”سمتھ بول رہا ہوں۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سمتھ کی آواز سنائی دی۔۔۔
”یہ چیف میں جیکب بول رہا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے سمتھ میرے دفتر میں آجاو۔۔۔ نارمنڈ نے کہا اور رسیور کھد دیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تحوڑی در بعد درازہ کھلا اور سمتھ اندر داخل ہوا لیکن فرش پر پڑی کراون کی لاش دیکھ کر وہ حریت کی شدت سے اچھل پڑا۔
”یہ۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ کراون کو یہ کیا ہوا۔۔۔ سمتھ نے اہتمائی بو کھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

”کراون سیکرٹ سروس کی نظروں میں آگیا تھا اس لئے چیف نے اس کی فوری ہلاکت کا حکم دیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اس کی لاش کو انھا کر لے جاؤ اور اس کا چہرہ بگاڑ کر سٹور میں ڈال دواب ہم نے بھی فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دیتی ہے۔۔۔ نارمنڈ نے کہا تو سمتھ نے اشبات میں سرہلا یا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی کراون کی لاش کو گھسیت کر انھا یا اور پھر کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

”تم جیسے ذین آدمی کو لپنے ہاتھ سے گولی مارنے پر مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا کہ کراون لیکن ہم جس چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اس میں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔ نارمنڈ نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور انھاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یہ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”نارمنڈ بول رہا ہوں۔۔۔ نارمنڈ نے تیز لجھے میں کہا۔

”یہ چیف میں جیکب بول رہا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے کی آواز سنائی دی۔

”بولنے والے نے اہتمائی موڈ بانہ لجھے میں کہا۔

”چیف بس کے حکم پر کراون کو موت کی سزا دے دی گئی ہے۔
کیونکہ وہ ہبھاں سیکرٹ سروس کی نظروں میں آگیا تھا اس لئے اب
گروپ کا چیف تمہیں بنایا جاتا ہے۔..... نارمنڈ نے کہا۔
”میں بس۔..... جیکب کی آواز سنائی دی۔

”اور چیف بس نے تو سارے گروپ کے خاتمے کا حکم دے دیا تھا
لیکن میری خصوصی سفارش پر باقی گروپ کی جان بخشی کر دی گئی ہے
لیکن ساتھ ہی یہ حکم دیا گیا ہے کہ پورا گروپ فوری طور پر ملک چھوڑ
دے اس لئے تم فوری طور پر واپس جانے کے انتظامات کرو اور اگر
تمہیں عام سرو سز میں سیٹیں نہ ملیں تو چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے پہلے
کافرستان جاؤ اور پھر وہاں سے ایکریمیا چلے جاؤ لیکن آج رات سے پہلے
پہلے تم سب کو ہبھاں سے چلا جانا چاہیے۔..... نارمنڈ نے کہا۔
”تو کیا مشن ختم کر دیا گیا ہے چیف۔..... جیکب نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں چیف وہاں سے کوئی اور گروپ ہبھاں بھیجے گا تب تک مشن
پر کوئی کام نہیں ہوگا۔..... نارمنڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے چیف۔ حکم کی تفصیل ہوگی۔..... دوسری طرف سے
جیکب نے کہا اور نارمنڈ نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ساتھ انھا
بیا جب توں آنے لگی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

”کنگ چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نارمنڈ بول رہا ہوں چیف۔..... نارمنڈ نے کہا۔
”میں کیا رپورٹ ہے۔..... دوسری طرف سے سرد لجے میں پوچھا
گیا۔

”آپ کے حکم کی تفصیل کر دی گئی ہے۔ کراون کو میں نے لپٹے
ہاتھوں سے گولی مار دی ہے اور اس کے گروپ کو واپسی کا حکم دے دیا
ہے۔..... نارمنڈ نے کہا۔

”اوکے مشن کے بارے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔..... اس
بار کنگ نے مطمئن لجے میں پوچھا۔

”کراون نے اپنی موت سے پہلے اس مشن میں خاصا کام کر لیا تھا۔
اس نے مجھے تفصیلی رپورٹ دی ہے۔..... نارمنڈ نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے کراون کے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ سے نقشہ حاصل
کرنا اور پھر فوجی ماہر سے اسے پڑھوانے کے ساتھ ساتھ اذن کے
بارے میں تمام تفصیلات بھی جو کراون نے اسے بتائی تھیں
دوہرایا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن خاصا مشکل ہے۔..... کنگ نے
جواب دیا۔

”میں چیف۔ واقعی یہ احتیائی مشکل ہے۔..... نارمنڈ نے
جواب دیا۔

”لیکن جس پارٹی سے ہم نے مشن بک کیا ہے اس نے کہا تھا کہ یہ
آسان سامش ہے اس لئے میں نے اس سے زیادہ معادضہ بھی نہیں بیا
یں۔..... کنگ چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

لیکن اب اس مشن کی تفصیلات سننے کے بعد اور پاکیشیا سپکرٹ سروس کے بھی پہنچے لگ جانے کے بعد میں اس مشن پر مزید کام نہیں کرنا چاہتا۔ میں اس پارٹی کو اس کا معاوضہ واپس کر دوں گا۔ تم ایسا کرو کہ سمتھ کے ساتھ فوری طور پر کافرستان پہنچ جاؤ فوراً۔ اور وہاں میری کال کا انتظار کرو۔..... کنگ نے تیز لمحے میں کہا۔

”تو کیا آپ مشن چھوڑ دیں گے؟..... نارمنڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں میں نے مشن چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں اپنے گروپ کو صوبہ ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ مجھے یہ مشن کافرستان سے ملا تھا۔ میں تمہارے پہنچنے سے پہلے پارٹی سے بات کر لیتا ہوں۔ پھر تمہاری کال آنے پر میں تمہیں مزید احکامات دے دوں گا۔ ہو سکتا ہے اس پارٹی سے یہی بات طے ہو جائے کہ اس نے جتنا معاوضہ دیا ہے اس کے عوض جو معلومات کراون نے حاصل کی ہیں وہی اسے پہنچا دی جائیں۔..... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے چیف جیسے آپ کا حکم۔ ہم تو آپ کے حکم کے پابند ہیں۔..... نارمنڈ نے کہا۔

”میرے حکم کی فوری تعییں کرو اور سمتھ سمیت پاکیشیا چھوڑ دو۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا نارمنڈ نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کھو دیا۔ اس کے چہرے پر حریت کے ساتھ شدید لمحن کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ

چیف کنگ نے آج سے پہلے کبھی ایسی باتیں نہ کی تھی لیکن بہر حال وہ جانتا تھا کہ چیف جو حکم دے اس کی فوری تعییں بھی چاہتا ہے اس لئے وہ اب سمتھ کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس کے آنے پر وہ فوری طور پر کافرستان جانے کا پروگرام بناسکے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

لمحوں کے بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔ سبولنے والی کا بھجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے نہ صرف اچھی طرح واقف ہے بلکہ خاصی بے تکلف بھی ہے۔

”میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا تھا کہ تم کنگ ڈان سے شادی نہ کرو لیکن تم باز نہیں آئی۔ اب بیوہ ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔“۔ عمران نے اسی طرح اہتمامی سنجیدہ لججے میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیر و کے چہرے پر اہتمامی حیرت کے تاثرات اپنے آئے۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔“..... اس بار دوسری طرف سے چھتے ہوئے کہا گیا۔

”میں پاگل نہیں ہوا۔ تمہارا شوہر کنگ ڈان پاگل ہو گیا ہے جس نے پاکیشیا کے خلاف ایک اہتمامی اہم مشن حاصل کیا اور پھر اس پر کام کرانے کے لئے اپنا گروپ بھی بھجوادیا اور نہ صرف گروپ بھجوادیا بلکہ اس کے آدمیوں نے میرے دوسرا تھیوں کو شدید زخمی بھی کر دیا اور وہ مرتے مرتے بچے۔ اس کے علاوہ پاکیشیا کے ایک اہم سائنس دان ڈاکٹر جہانگیر کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا اور تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں اپنے ملک کے بارے میں کیسے جذبات رکھتا ہوں۔“..... عمران کا لججہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

”نہیں کنگ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ پاکیشیا کے خلاف مشن لے کر وہ حقیقتاً اپنی موت کے پروانے پر ہی دستخط کرے گا۔ تمہیں یقیناً کسی نے غلط اطلاع

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیر و احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
”بیٹھو۔“..... عمران نے سنجیدہ لججے میں کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گھری سنجیدگی طاری تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیر و اس سلسے میں کوئی بات کرتا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون اپنی طرف کھکایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
”لیں واٹ روڈ کلب۔“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لیڈی روز سے بات کراؤ۔“..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لججے میں کہا۔
”لیں سر ہولڈ آن کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہسلو روڈ بول رہی ہوں۔ آج کیسے فون کیا عمران۔“..... چند

بہچائی ہے۔ روز نے اہتمائی پریشان لجھے میں جواب دیا۔

اطلاع درست ہے۔ اس لئے کہ میں نے اس کے گروپ کے دو اہم آدمیوں کو پکڑ لیا۔ ایک کا نام نارمنڈ ہے اور دوسرے کا نام سمتھ ہے ان سے مجھے پوری تفصیل کا علم ہوا ہے۔ باقی گروپ واپس جا چکا تھا ورنہ میں اسے بھی گرفتار کر لیتا۔ انہوں نے مجھے جو تفصیلات بتائی ہیں اس کے مطابق کنگ نے یہ مشن کافرستان سے بک کیا ہے گو اس نے یہ اطلاع ملتے ہی کہ مجھے اس کے مشن کا غم ہو چکا ہے لپنے اہم ترین آدمی کراون کا خاتمه کرایا اور پورے گروپ کو مشن چھوڑ کر واپس جانے کا حکم دے دیا۔ لیکن اس دوران میرے آدمی زخمی بھی ہوئے اور پا کیشیا کا ایک اہم سائنس دان بھی ہلاک ہوا۔ اس کا خمیازہ تو بہر حال کنگ کو بھلگتنا ہی پڑے گا۔ عمران نے جواب دیا۔

ادہ ادہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے ملک کے خلاف کوئی کیسی لے میں اس سے بات کرتی ہوں۔ دوسری طرف سے اہتمائی پریشان سے لجھے میں کہا گیا۔

”میری اس سے بات کراؤ روز“ عمران نے اہتمائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے تم پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کرو میں اس دوران معلوم کرتی ہوں کہ وہ کہاں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ روز نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

”یہ وہی جو زف اور جوانا والا سلسہ ہے لیکن ڈاکٹر جہانگیر کون

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں وہی سلسہ ہے۔ یہ ایکریمیا کے مشہور کنگ گروپ کے لوگ تھے۔ انہوں نے جو زف کو اغوا کیا اور جوانا کو اپنی طرف سے ہلاک کر دیا۔ وہ جو زف سے فائل کے بارے میں پوچھتے رہے۔ ان کا سہماں چیف نارمنڈ تھا۔ نارمنڈ اور اس کا ساتھی سمتھ پکڑے گئے۔ ان سے یہ سب معلوم ہوا ہے۔ یہ سہماں زیرو دن میزائل کے اڈے سے فارمولہ حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے تھے۔ پھر کنگ کو جب یہ اطلاع ملی کہ کراون میری نظروں میں آگیا ہے تو اس نے کراون کو گولی مردا دی۔ لیکن اس دوران وہ کراون ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کرتا رہا۔ ڈاکٹر جہانگیر نے جان دے دی لیکن انہیں اڈے کا اصل محل و قوعہ نہ بتایا۔ لیکن کراون نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ کی تلاشی لے کر ایک فائل برآمد کر لی جس میں ڈاکٹر جہانگیر نے اڈے کا نقشہ بنایا ہوا تھا۔ کراون نے جزو افیکل سروے کے ایک ماہر کو بھاری رقم کالائج دے کر وہ نقشہ پڑھوایا اور اس سے باقی معلومات بھی حاصل کر لیں۔ پھر اس ماہر کو گولی مار دی۔ لیکن پھر کنگ نے کراون کے سارے گروپ کی واپسی کا حکم دے دیا کہ وہ نیا گروپ بھیجے گا۔ پھر اس نے نارمنڈ اور سمتھ کو بھی فوری طور پر واپس آنے کا کہہ دیا کہ وہ اب یہ مشن چھوڑ رہا ہے۔ عمران نے کہا۔

”لیکن یہ کنگ آپ کا کیسے واقف ہے۔ بلیک زیرو نے کہا۔ ”یہ دراصل گردیت لینڈ کا باشندہ ہے۔ اس کا کلب تھا اور میری اس

سے ملاقات رہتی تھی۔ ہماری ایک کلاس فیلیوروز میری تھی۔ اس کا چالاڑ تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس کی جائیداد اور خطاب بھی روز کو مل گیا۔ روز نے پھر ایک کلب کھول لیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ روز اور کنگ کی شادی ہو رہی ہے تو میں نے روز کو حقیقتاً اہتمامی پر خلوص مشورہ دیا کہ وہ اس سے شادی نہ کرے کیونکہ اس وقت تک کنگ ایک گینگسٹر بن چکا تھا۔ لیکن اس کی سرگرمیاں ایکریمیا اور گریٹ لینڈ تک ہی محدود تھیں۔ اس سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ اسے معلوم ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ کنگ نے بین الاقوامی تنظیم قائم کر لی ہے تو میں نے اسے کہہ دیا کہ اگر کبھی اس نے پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن لیا تو پھر میں پرانے تعلقات کا لحاظ نہ کروں گا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ ایسا نہ کرے گا جب کہ اب اس نے کافستان کی کسی پارٹی کے کہنے پر پاکیشیا کے خلاف کمیں لے لیا ہے۔ عمران نے محصر انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیر و نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے گھری میں وقت دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”روز کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔ ”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لیڈی روز سے بات کراؤ۔“..... عمران نے اہتمامی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”لیں سر“..... دوسری طرف سے اس بار اہتمامی موڈبائی لجھے میں کہا گیا۔

”ہیلو روز بول رہی ہوں“..... چند لمحوں بعد لیڈی روز کی آواز سنائی دی۔

”وہ تمہارے شوہر نامدار کا تپہ چلا“..... عمران نے کہا۔

”ہاں میں نے اسے فوری طور پر بلا لیا ہے۔ لو کرو اس سے بات۔“..... دوسری طرف سے لیڈی روز نے کہا۔

”ہیلو کنگ ڈاں بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ڈاں طلوع ہونے کو کہتے ہیں۔ غروب ہونے کو کیا کہتے ہیں۔ یہ مجھے بتا دتا کہ جب کنگ غروب ہو تو کم از کم مجھے اس کا یہ نام بھی آتا ہو۔“..... عمران نے اہتمامی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”تمہارا غصہ بجا ہے عمران۔ مجھ سے واقعی اہتمامی بھیانک غلطی ہوئی ہے لیکن پہلے میری بات سن لو پھر تم جو چاہے مجھے سزادے دینا۔ تمہارے مجھ پر بے حد احسانات ہیں اس لئے مجھے تم سے کوئی گھنہ نہیں ہوگا۔“..... دوسری طرف سے معدودت بھرے لجھے میں کہا۔

”حالات مجھے معلوم ہیں اس لئے انہیں دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ جب تمہیں اطلاع ملی کہ مجھے تمہارے اس مشن کے بارے میں اطلاع مل گئی تو تم نے مشن واپس لے لیا۔“..... اگر مجھے اطلاع نہ ملتی تو تم رقم کی خاطر پاکیشیا کے خلاف کام

کرتے ہیتے عمران نے سرد لمحے میں کہا۔
 ”نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم کے رکن
 شوالا کے پاس ایک فائل تھی۔ مجھے کافستان کی طرف سے ہائز کیا گیا
 کہ میں اس شوالا سے وہ فائل حاصل کروں سچناچہ میں نے شوالا کو پکڑ
 لیا۔ شوالا نے بتایا کہ اس نے فائل پاکیشیا میں کسی سیاہ فام ایکریمی
 جبھی جوزف کو دے دی ہے۔ اس نے بتایا کہ طویل عرصہ ہے
 جوزف بھی جرام میں اس کا ساتھی تھا اور اب وہ پاکیشیا میں مستقل
 سیٹل ہو گیا ہے۔ اس نے کسی رانا ہاؤس کا ستپہ بتایا۔ میں نے اپنا
 گروپ وہاں بھیجا تاکہ اس جوزف سے وہ فائل حاصل کی جائے۔ مجھے
 حقیقتاً یہ علم نہ تھا کہ جوزف تمہارا ساتھی ہے اور نہ ہی اس بات کا علم
 تھا کہ رانا ہاؤس سے تمہارا بھی کوئی تعلق ہے سچناچہ میرے آدمیوں
 نے وہاں ریڈ کیا تو جوزف کو انہوں نے انخوا کر لیا اور وہاں موجود
 دوسرے جبھی کو انہوں نے روکنے کے لئے اس پر فائر کھول دیا۔ پھر
 مجھے اطلاع ملی کہ شوالا نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ اس نے فائل
 وہاں ایکریمیا میں ہی ایک بیکری کے مالک کے پاس رکھی تھی۔ وہ
 فائل مجھے مل گئی تو میں نے نارمنڈ کو کہہ دیا کہ وہ واپس آجائے۔ اس
 وقت مجھے اطلاع مل گئی کہ جوزف اور جوانا کا تعلق تمہارے ساتھ تھا
 جبکہ کراون بے حد تزاور فعال کام کرنے والا آدمی تھا۔ اس نے اس
 دوران کسی ڈاکٹر جہانگیر کا ستپہ چلایا اور اس پر تشدد کر کے اس نے
 فائل میں درج کسی میزائل اڈے کے محل وقوع کے بارے میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

معلومات حاصل کیں اور ڈاکٹر جہانگیر کو بھی تشدد کے ذریعے ہلاک کر دیا ہے۔ اس پر میں نے کراون کی موت کا حکم جاری کر دیا اور باقی سارے گروپ اور نارمنڈ اور اس کے ساتھی سمتھ کو بھی فوری طور پر واپس آنے کا کہہ دیا۔ میں نے انہیں بتا دیا کہ میں پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن مکمل نہیں کرنا چاہتا۔ بس یہ ساری بات ہے اب تم جو سزا چاہو دے سکتے ہو۔ کنگ نے جواب دیا۔

”وہ فائل تمہارے پاس ہے۔ عمران نے پوچھا۔
 ”نہیں وہ میں نے پارٹی کے حوالے کر دی تھی۔ کنگ نے جواب دیا۔

”مجھے تمہاری عادت کا علم ہے کہ تم مشن کے کاغذات کا ریکارڈ رکھتے ہو۔ تم نے یقیناً اس فائل کی کاپی بھی اپنے ریکارڈ میں رکھی ہو گئی۔ عمران نے کہا۔

”ہاں اس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ کنگ نے جواب دیا۔

”سنو کنگ میرے دونوں ساتھی شدید زخمی ہوئے ہیں اور مرتے مرتے بچے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اہم ترین سائنس دان بھی ہلاک ہوا ہے اور تم میرے اصولوں کو جانتے ہو لیکن تم نے مشن کی فوری واپسی کا حکم دے کر زمی کی گنجائش پیدا کر لی ہے۔ اس لئے اگر تم اس فائل کی کاپی مجھے بھجوادو اور ساتھ ہی اس پارٹی کے بارے میں تفصیلات بھی بتا دو جس نے اس فائل کے لئے تمہیں ہائز کیا ہے۔

عمران نے جواب دیا۔

کے زیر و میر اگل اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے ڈاکٹر جہانگیر سرکاری طور پر اس اڈے سے متعلق نہ تھا لیکن اس نے ایک کانفرنس میں اس بارے میں معلومات اگل دیں اور اسی وجہ سے اسے ثار گٹ بنادیا گیا۔ بہر حال کراون نے جو معلومات حاصل کیں وہ اس کے ساتھ ہی دفن ہو گئیں اس لئے پاکیشیا کا یہ اڈہ محفوظ ہو گیا ہے جہاں تک کہ نل شرما کا تعلق ہے وہ ظاہر ہے کسی اور گروپ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جب ایسا ہو گا تو پھر دیکھ لیا جائے گا ولیے ناڑان کو کہہ دو کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرتا رہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”اس اڈے کے بارے میں مزید حفاظتی تدابیر تو اختیار کر لینی چاہئیں کیونکہ بہر حال اب یہ دشمنوں کی نظر میں آگیا ہے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”اس کی حفاظتی تدابیر مکمل اور فول پروف ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔..... عمران نے کہا اور بھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوئی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں عمران ہے مہماں۔..... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

”عمران کا دانش سے کیا تعلق جتاب۔..... عمران نے اپنے اصل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”یہ سب کچھ میرے اصولوں کے خلاف ہے لیکن چونکہ میرے آدمیوں سے غلطی ہو چکی ہے اس لئے میں تمہیں فائل بھی بھجوادیتا ہوں اور یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ کافرستان کی ملڑی انتیلی جنس کے کرنل شرما نے میری خدمات ہائز کی تھیں۔..... کنگ نے جواب دیا۔ ”تم نے پارٹی کے بارے میں بتا دیا ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔ اب فائل بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس فائل میں کیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوے تمہاری مرضی۔ بہر حال اب تو تم مجھ سے ناراض نہیں ہو اور پلیز یہ بات روز کو کہہ دو جب سے تمہارا فون آیا ہے اس نے تو مجھ سے آنکھیں ہی بدل رکھی ہیں۔..... کنگ نے بھی نستے ہوئے کہا۔ ”ہیلو عمران کیا واقعی تم نے کنگ کو معاف کر دیا ہے۔..... اسی لمحے روز کی آواز سنائی دی۔

”ظاہر ہے وہ تو کرنا ہی پڑتا۔ اب یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ کوئی کو زبردستی بیوہ بنادیا جائے۔ اوے تھینک یو۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”فائل اگر آپ منگوالیتے تو زیادہ بہتر تھا۔..... بلیک زیر و نے کہا۔ ”اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ نارمنڈ سے مجھے اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے۔ اس فائل میں صرف ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں تفصیلات تھیں۔ وہ اس فائل سے ڈاکٹر جہانگیر کو چیک کر

لنج میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 ”میں نے دانش منزل کا پوچھا ہے دانش کا نہیں پوچھا۔“ دوسری طرف سے سرسلطان نے ہنسنے ہوئے کہا۔
 ”ویسے آپس کی بات ہے دانش کبھی منزل پر پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اگر دانش کو منزل مل جائے تو پھر دانش کا تو وجود ہی ختم ہو جائے گا۔“
 عمران نے جواب دیا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”میں نے ہبھلے تھا رے فلیٹ پر فون کیا تو وہاں سے سلیمان نے بتایا کہ تم وہاں سے جا چکے ہو تو میں نے وہاں فون کیا۔ تمہیں ایک اہم ایجاد کیا کہ تم وہاں سے جا چکے ہو تو میں نے وہاں فون کیا۔“ دوسری طرف سے سرسلطان نے جواب دیا تو عمران محاورہ نہیں بلکہ حقیقتاً بے اختیار اچھل پڑا۔
 پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے۔ ملڑی انشیلی جنس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے کیونکہ یہ اذہ وزارت دفاع کے تحت ہے لیکن اس ساتھ دان کو غائب ہوئے آج کمی روز ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک اس کا سراغ نہیں ملا۔ اس لئے صدر مملکت نے کہا ہے کہ میں تمہیں اطلاع دے دوں کیونکہ اس ساتھ دان کے بغیر اصل پراجیکٹ پر کام رکا ہوا ہے۔“ سرسلطان نے کہا تو عمران نے اختیار چونک پڑا۔
 ”کیا نام ہے اس ساتھ دان کا۔““ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”ڈاکٹر جہانگیر۔“ دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ڈاکٹر جہانگیر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی ہلاکت کی اطلاع وزارت ساتھ کو دے دی گئی تھی کیونکہ مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ ڈاکٹر جہانگیر کا براہ راست کوئی تعلق زیر و میزائل اڈے سے نہیں تھا۔
 البتہ اہم ایجاد کیا کہ اس ساتھ کے لئے ہمار کریما جاتا تھا اور وہ زیادہ تر اپنی رہائش گاہ میں بنی ہوئی لیبارٹری میں ہی کام کرتے رہتے تھے۔“..... عمران نے کہا۔

”جس لاش کی تم بات کر رہے ہو وہ ڈاکٹر جہانگیر کی نہیں ہے۔
 البتہ اس پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کیا گیا ہے۔“..... دوسری طرف سے سرسلطان نے جواب دیا تو عمران محاورہ نہیں بلکہ حقیقتاً بے اختیار اچھل پڑا۔

”میک اپ کیا مطلب۔ یہ کیسے معلوم ہوا۔“..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”وزارت ساتھ نے ڈاکٹر جہانگیر کی موت کی اطلاع وزارت دفاع کو دی تو ملڑی انشیلی جنس نے ان کی لاش اپنی تحویل میں لے لی کیونکہ وہ تو اسے تلاش کر رہے تھے۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے کمی روز سے غائب تھے۔ لاش کو قبضے میں لینے کے بعد جب چینگ کی گئی تو لاش پر میک اپ پایا گیا۔ جب میک اپ صاف کیا گیا تو اصل لاش ان کی ذاتی لیبارٹری کے چیف اسٹنٹ ڈاکٹر شہریار کی پائی گئی۔ ڈاکٹر جہانگیر بدستور غائب ہیں۔“..... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”اس بارے میں اب تک جوانگواری کرائی گئی ہے اس کی فائل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مجھے بھجوادیں پھر میں دیکھتا ہوں کہ ڈاکٹر جہانگیر کہاں گئے ہیں۔ عمران نے کہا تو سرسلطان نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”یہ تو نئی بات سامنے آگئی ہے۔..... بلیک زیرو نے پریشان سے لجھ میں کہا۔

”ہاں اور اس کا مطلب ہے کہ کنگ ڈان کو بھی ڈاج دیا گیا ہے اصل آدمی کراون تھا۔ اسی نے یہ ساری گیم کھیلی ہے۔..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”وہ کیسے۔..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”narmandz سے مجھے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق ان کا نارگ فائل حاصل کرنا تھا۔ اس فائل میں ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔ ڈاکٹر جہانگیر سے انہوں نے میراںل اڈے کے بارے میں محل وقوع اور اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی تھیں اور پھر اس اڈے سے زیرو میراںل کافار مولا حاصل کرنا تھا۔ فائل شوالا کے پاس تھی۔ شوالا نے جوزف کا نام لیا۔ اس کے بعد شوالا سے فائل کنگ کو وہیں ایکریبیا سے مل گئی۔ اس پر نارمنڈ نے فائل بجائے صرف ڈاکٹر جہانگیر کا ستپ معلوم کر دیا۔ کراون نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ پر چھاپ مارا۔ پھر کراون نے ہی نارمنڈ کو اطلاع دی کہ ڈاکٹر جہانگیر نے محل وقوع بتا دیا ہے اور ڈاکٹر جہانگیر پوچھ چکے دوران ہلاک ہو گیا ہے۔ پھر کراون نے ہی اسے اطلاع

دی کہ ڈاکٹر جہانگیر کا بتایا ہوا محل وقوع چینگ پر غلط ثابت ہوا ہے۔ پھر اس کراون نے ہی نارمنڈ کو اطلاع دی کہ اس نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ سے ایک نقشہ تلاش کر لیا ہے اور اس نے اس نقشے کو جغرافیکل سروے کے ایک ماہر سے پڑھوا لیا ہے۔ پھر کراون نقشے سمیت نارمنڈ کے پاس پہنچ گیا نقشہ واقعی میراںل اڈے کا ہی تھا۔ نقشہ کا ماہر بھی اپنی رہائش گاہ پر مردہ پایا گیا لیکن اب یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر جہانگیر کے چیف اسٹنٹ کی لاش پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ تھا اس بات نے ساری کہانی کو نیامود دے دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کراون ڈبل ایجنت تھا۔ اس نے بیک وقت دو کام کیے۔ ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے کہیں ہبھجا دیا اور ان کے اسٹنٹ کو گولی مار کر اس کے چہرے پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کر دیا تاکہ نارمنڈ اور کنگ کو ڈاج دیا جاسکے پھر اس نے کسی ذریعے سے وہ نقشہ حاصل کیا۔ اسے پڑھوا لیا اور نقشہ لا کر نارمنڈ کو دے دیا۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔..... بلیک زیرو نے کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ یہ گیم اس طرح کھیلی گئی ہے کہ نافرستان کی ملٹری انسٹیلی جنس کے کرنل شرما نے کنگ گروپ کو میراںل اڈے سے فارمولہ چوری کرنے کا مشن دیا اور ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کرنے کا مشن اس نے براہ راست کراون کو دے دیا تاکہ کنگ کو ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور جب فارمولہ پہنچ تو پھر ڈاکٹر جہانگیر کے ذریعے اسے پڑھایا بھجا جائے یا اس کو تیار کر لیا جائے۔..... عمران

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے کہا۔

”اس لحاظ سے تو ڈاکٹر جہانگیر کو اب کافرستان ہونا چاہئے لیکن پھر کراون نے یہ حماقت کیوں کی کہ ڈاکٹر جہانگیر کی بجائے اس کے اسٹنٹ کی لاش پر میک اپ کر دیا۔ میک اپ تو بہر حال چنیک ہو بھی سکتا تھا۔ بلیک زیر و نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چھر فون کار سیور انھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر

”ناڑان سپینکنگ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناڑان کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”میں سر کرنل شرما ملٹری ایڈ وائز کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس نے باقاعدہ آفس بنایا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو رینیشنرڈ کرنل ظاہر کرتا ہے۔ یہ تو اب آپ نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق ملٹری انسٹیلی جنس سے ہے۔ ویسے ملٹری انسٹیلی جنس میں کرنل شرمنام کا کوئی آفیسر سرے سے ہے ہی نہیں اس نے کرنل شرما کو آسانی سے اغوا کر کے اس سے معلومات کام شروع کر دیا لیکن جب انہیں اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس سلسلے میں اطلاع مل گئی ہے تو اس نے اپنا گروپ واپس منگوا یا۔ اسی دوران میں کا ایک سائنس وان ڈاکٹر جہانگیر ہلاک کر دیا گیا لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر جہانگیر کی لاش نہیں تھی بلکہ اس کے چھیف اسٹنٹ پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کیا گیا ہے ڈاکٹر جہانگیر غائب ہو چکا ہے۔ کنگ گروپ کے سر کردہ افراد کو گرفتار کر دیا گیا ہے

لیکن ان کا فعال اسٹنٹ کراون انہی کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے اب تم فوری طور پر معلومات حاصل کرو کہ کہیں اس کراون نے ڈبل گیم کھیلتے ہوئے ڈاکٹر جہانگیر کو کرنل شرما تک تو نہیں پہنچا دیا۔ ہم نے ڈاکٹر جہانگیر کو فوری طور پر برآمد کرنا ہے..... عمران نے ایکسٹو کے لمحے میں تفصیل بتا کر ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں کرنل شرما کو اغوا کر کے اس سے ساری پوچھ چکہ کر لوں دوسری طرف سے ناڑان نے کہا۔

”کیا کرنل شرما آسانی سے اغوا ہو جائے گا“..... عمران نے سرد لمحے میں پوچھا۔

”میں سر کرنل شرما ملٹری ایڈ وائز کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس نے باقاعدہ آفس بنایا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو رینیشنرڈ کرنل ظاہر کرتا ہے۔ یہ تو اب آپ نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق ملٹری انسٹیلی جنس سے ہے۔ ویسے ملٹری انسٹیلی جنس میں کرنل شرمنام کا کوئی آفیسر سرے سے ہے ہی نہیں اس نے کرنل شرما کو آسانی سے اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔“..... ناڑان نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے اسے اغوا کر کے کمک معلومات حاصل کرو لیکن ہر طرح سے تم نے محاط رہنا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میں سر..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسمیور کھ دیا۔

”یہ ایک نئی بات سامنے آئی ہے کہ کرنل شرما ملٹری ایڈ وائز کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

طور پر کام کر رہا ہے وہ براہ راست ملٹری انسٹیلو جس سے متعلقہ نہیں ہے۔ عمران نے کہا اور بلیک زیر و نے اثبات میں سر بلادیا۔

اس نارمنڈ اور سمتھ کا کیا ہوا عمران صاحب۔ بلیک زیر و نے پوچھا۔

”وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر با تھہ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”روز کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لیڈی روز سے بات کراؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ سراپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ان کی رہائش گاہ کا نمبر دے دو۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتایا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”میں روز میشن۔“..... رابطہ قائم ہونے پر ایک نوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کلب سے معلوم ہوا ہے کہ لیڈی روز صاحبہ مہماں آچکی ہیں ان سے میری بات کرائیں۔“..... عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میں سر ہو لڈ آن کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہمیلو روز بول رہی ہوں۔ پھر کیا ہو گیا خیریت ہے۔“..... چند

لمحوں بعد دوسری طرف سے لیڈی روز کی مترجم آواز سنائی دی۔

”کنگ والے مشن میں اور انھیں پیدا ہو گئی ہیں۔ تم ایسا کرو کہ

کنگ کا کوئی ایسا نمبر مجھے دے دو جس پر میں براہ راست اس سے بات کر لوں۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ بہر حال تم ہو لڈ کرو میں معلوم

کرتی ہوں کہ اس وقت وہ کس نمبر پر ہے۔“..... دوسری طرف سے لیڈی روز نے کہا اور پھر رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہمیلو کیا تم لائن پر ہو عمران۔“..... تھوڑی دیر بعد لیڈی روز کی آواز سنائی دی۔

”لائن پر توبہ ہو سکتا تھا جب کنگ صاحب کے سامنے سے ہنسنے کا کوئی سکوپ بن سکتا۔“..... عمران نے کہا تو چند لمحوں تک دوسری طرف سے خاموشی طاری رہی جیسے لیڈی روز عمران کے فقرے کا مطلب پوری طرح نہ سمجھ سکی ہو۔ پھر چند لمحوں بعد اس کے کھلاکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

”منہ دھو رکھو سمجھے۔ میں تم جیسے مفلس لوگوں کو لائن پر ہی نہیں آنے دیتی۔“..... لیڈی روز نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ہمارے پاکیشیا میں تو درویشوں کو ہی اصل کنگ سمجھا جاتا ہے اور درویش تمہارے نقطہ نظر سے تو بہر حال مفلس ہی ہوتے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

عمران نے جواب دیا تو لیڈی روز ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”کیا تم یہ فقرہ پہلے نہیں کہہ سکتے تھے۔ یہ آج تمہیں کیوں یاد آیا ہے۔ لیڈی روز نے اچانک سنبھیڈہ ہوتے ہوئے کہا۔

”پہلے میں مفلس نہیں تھا اس لئے کنگ بھی نہ بن سکتا تھا بہر حال وہ نمبر بتاؤ یہ کال میری طرف سے ہو رہی ہے اور میں واقعی اس معاملے میں اہتمامی مفلس آدمی ہوں۔ عمران نے کہا تو لیڈی روز نے ہنسنے ہوئے ایک نمبر بتادیا۔

”بے حد شکریہ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی کنگ کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں پا کیشیا سے۔ عمران نے کہا۔

”اوہ تم خیریت پھر کیا ہو گیا۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لمحے میں کہا گیا۔

”تمہارا آدمی کراون جو مارا گیا ہے اس کا پس منظر کیا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

”کراون کا پس منظر کیوں یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کنگ نے حیران ہو کر کہا۔

”یہاں کچھ ایسے معاملات سلمانے آئے ہیں جن سے چہ چلتا ہے کہ کراون ڈبل گیم کھیل رہا تھا۔ ڈبل اسجنٹ تھا وہ۔ ڈاکٹر جہانگیر جن کے

سلسلے میں کراون نے نارمنڈ کو رپورٹ دی تھی کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے وہ غائب ہے جب کہ جس لاش کو ڈاکٹر جہانگیر کی لاش بنانے کر پیش کیا گیا ہے وہ اس کے چیف اسٹٹٹ ڈاکٹر شہریار کی لاش ہے اس کے چہرے پر ڈاکٹر جہانگیر کا مسیک اپ کیا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

”اوہ یہ تو واقعی اہتمامی حریت انگریز اطلاع ہے۔ بہر حال کراون کو اس مشن سے کچھ عرصہ پہلے ہی گروپ میں شامل کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے وہ ایکریمیا کی ایک خفیہ لجگنی میں کام کرتا تھا۔ اہتمامی تیز طرار اور ہوشیار اسجنٹ تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ مشن اس کراون کی معرفت ہی مجھے ملا تھا۔ کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری کرنل شرما سے براہ راست بات نہیں ہوئی تھی۔ عمران نے پوچھا۔

”ہوئی تھی لیکن رسی وہ کراون کے ساتھ ہی آیا تھا۔ کنگ نے جواب دیا۔

”اوکے شکریہ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اب نائزان کی رپورٹ آنے کے بعد ہی صورت حال واضح ہو سکے گی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیر دنے اثبات میں سرہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایک بڑے سے ہال نما کمرے کے درمیان ایک بیضوی میز کے گرد چار آدمی کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک کرسی خالی تھی یہ چاروں اس طرح خاموش بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کا آپس میں تعارف ہی نہ ہو۔ بعد لمحوں بعد ہال کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا تو وہ چاروں ہی اٹھ کھڑے ہو گئے۔

”بیٹھو۔۔۔ آنے والے نے کہا اور خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ چاروں بھی دوبارہ اپنی کر سیوں پر بیٹھ گئے۔

”دیال سنگھ موجودہ صورت حال کے بارے میں تفصیل سے رپورٹ دو۔۔۔ آنے والے نے اپنے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک اوھیہ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا ہجہ خاصاً تحکمانہ تھا تو وہ آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھ جاؤ کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ آنے والے

نے کہا۔

”تحینک یو بس۔۔۔ دیال سنگھ نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ

گیا۔

”موجودہ صورت حال کے مطابق پا کیشیا پنے زیر و میزائل اڈے کے بارے میں اہتمائی محتاط ہو چکا ہے۔ خاص طور پر اس کے اندر جانے اور باہر آنے کے انتظامات اہتمائی سخت کر دیئے گئے ہیں کیونکہ ان تک جو پیغام ہنچایا گیا ہے اس کے مطابق وہاں سے فارمول اچوری کیا جانا ہے۔ کرنل شرما کو ہمارے توقع کے عین مطابق انداز کر لیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ کرنل شرما نے وہی کچھ بتانا ہے جو اس کے دماغ میں پہلے سے بٹھا دیا گیا ہے۔ اس طرح پا کیشیا اور پا کیشیا سیکرٹ سروس کی تمام تر توجہ اڈے سے کسی راز کے چرانے تک ہی محدود رہے گی اور یہی ہمارا مقصد تھا۔۔۔ دیال سنگھ نے کہا۔

”میرے اور تمہارے علاوہ ہی ماں جو لوگ موجود ہیں انہیں سرے سے کچھ معلوم نہیں ہے اس لئے تفصیل سے انہیں بتاؤ کہ ہم نے کیا پلاتنگ کی ہے اور ہماری پلاتنگ کس حد تک کامیاب رہی ہے اور اب ہمارا اصل مشن کیا ہے۔۔۔ باس نے کہا۔

”لیں سر۔۔۔ دیال سنگھ نے کہا۔

”ساتھیوں پا کیشیا نے جدید ترین میزائل اڈہ مکمل طور پر اندر گراونڈ بنایا ہے اور اسے ہر لحاظ سے میزائل اور بم پروف رکھا گیا ہے تاکہ اسے کسی صورت ہٹ نہ کیا جاسکے اور اس کے اندر اہتمائی طاقتوں

میراں اس طرح ایڈ جست کیے گئے ہیں کہ جب ضرورت ہو صرف ایک بٹن دبانے سے اس میراں کے اوپر چھٹ ہٹ جانے اور میراں فائر ہو کر اپنے نار گٹ پر پہنچ جائے اور ظاہر ہے ان سارے میراںلوں کا نار گٹ کافستان کے بڑے بڑے شہر اور بڑے بڑے پراجیکٹ ہیں تاکہ کافستان کو دفاعی لحاظ سے مفلوج کر دیا جائے۔ اس اڈے کے گرد پہاڑیوں پر اہتمامی جدید ترین راہدار اسٹیشن اور ایسے میراںلنوں کا آلات نصب ہیں کہ اگر اس اڈے پر میراں فائر کیے جائیں تو انہیں ہوا میں ہی ختم کر دیا جائے۔ یہ اڈہ کافستان کے دفاع کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے اور اس اڈے کی موجودگی میں ہمارا دفاع مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے اس لئے حکومت کافستان کی خواہش ہے کہ کوئی ایسی پلانٹ بنائی جائے کہ جس وقت کافستان چاہے پلک جھپکنے میں یہ سارا اڈہ میراںلوں سمیت تباہ کیا جاسکے۔ چنانچہ طویل سوچ بچار کے بعد ایک اچھوتا منصوبہ ترتیب دیا گیا۔ اس منصوبے کے تحت اصل پلان یہ بنایا گیا کہ چونکہ یہ اڈہ کافستانی سرحد کے قریب ہے اور یہ تمام پہاڑی علاقہ ہے اس لئے کافستانی پہاڑی علاقہ میں سے سرنگ کھود کر اس اڈے کے نیچے لے جائی جائے اور وہاں ایسا جدید ترین بلاسٹر سسٹم قائم کر دیا جائے جو کسی طور پر بھی پہنچ کر ہو سکے۔ اور کافستان جب چاہے ایک بٹن دبا کر اس پورے اڈے کو بلاسٹ کر سکے لیکن ظاہر ہے اس کے لئے کافی مشیزی اور کافی کام کی ضرورت ہے اور اگر اس کی بھٹک پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پاکیشیا کی ملٹری انتیلی جنس کو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہو گئی تو وہ اس سلسلے میں اپنی سرحد میں کوئی ایسی رکاوٹ بھی پیدا کر سکتے ہیں جس سے ہمارہ منصوبہ ناکام ہو جائے اور ہماری اس ساری کارروائی کو بھی سبوتاڑ کر سکتے ہیں چنانچہ اس پلان کے تحت ہم نے اپنی سرحد میں ایک عام چھاؤنی قائم کر دی۔ اسے ہر لحاظ سے عام ہی رکھا گیا تاکہ پاکیشیا ایجنت اس بارے میں معلومات حاصل نہ کر سکیں جبکہ سرنگ والا پلان اس چھاؤنی سے ہٹ کر اندر گراونڈ بنایا جانے لگا جب یہ سرنگ ہماری سرحد تک پہنچ گئی تو اسے روک دیا گیا کیونکہ اب کام ان کی سرحد کے اندر ہونا تھا اور اس اڈے کے نیچے بلاسٹنگ سسٹم قائم کرنا تھا۔ اس لئے یہ سوچا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا ملٹری انتیلی جنس کو کسی ایسے منصوبے میں لمحادیا جائے کہ ان کی توجہ اس وقت تک اس سرنگ اور اس سسٹم کی طرف جاہی نہ سکے۔ چنانچہ اس کے لئے طے کیا گیا کہ ایکریمیا کا ایک گروپ اس اڈے سے راز چوری کرنے کے لئے کام کرے اور سب کی توجہ اسی طرف رہے کہ کام کرنے والوں کا مقصد صرف راز چوری کرنا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ملٹری ایڈ وائز کرنل شرما کو منتخب کیا گیا۔ جدید ترین آلات کے تحت اس کے ذہن میں یہ ساری پلانٹ فیڈ کر دی گئی اور پھر اس کے ذریعے ایکریمیا کے ایک گروپ کو ہائز کیا گیا۔ انہیں ڈاکٹر جہانگیر کاریفرنس دیا گیا۔ اس سے پہلے ایک اور مجرم تنظیم کے تحت کافستان سے ایک فائل چوری کرائی گئی جس میں ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں پھر اس فائل کے بارے میں

یہ اس نے ہمیں نقشے اور اس کے بارے میں حاصل ہونے والی تفصیلات سے آگاہ کیا لیکن ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ گوہم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اس نقشے کے مطابق اڈے کے اندر سے راز چوری کرنے کے لئے کام شروع کر دے لیکن پھر اچانک ہمیں اطلاع ملی کہ کنگ ڈان کو جیسے ہی یہ اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے اہم آدمی علی عمران کو اس کے گروپ کی کارروائی کا علم ہو چکا ہے اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے کراون کو ہلاک کر دیا۔ اور مشن کے ہاتھ انھا کر گروپ کو واپس آنے کا حکم دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ اطلاعات بھی مل گئیں کہ پاکیشیا کے علی عمران اور کنگ کے درمیان اہتمائی گھرے تعلقات اور رابطے ہیں اور عمران نے کنگ سے فون پر ساری تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کرنل شرما کو بھی پراسرار طور پر اغوا کر دیا گیا لیکن ہم اپنے اصل مشن میں پوری طرح کامیاب ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر جہانگیر سے ضروری معلومات حاصل کر لینے کے بعد اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش کو بر قی بھٹی میں ڈال کر جلا دیا گیا ہے۔ کراون مارا جا چکا ہے اس لئے اگر ڈاکٹر جہانگیر کے استثنی کی لاش پر میک اپ چیک بھی ہو گیا تو بھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ ڈاکٹر جہانگیر کہاں گیا اور اس کے ساتھ کیا ہوا اور نہ ہی ڈاکٹر جہانگیر اب زندہ ہو سکتا ہے یا برآمد ہو سکتا ہے کہ وہ اس بارے میں اطلاعات مہیا کر دے کہ اس سے کس قسم کی معلومات حاصل کی گئی ہیں کرنل شرما نے بھی وہی کچھ بتانا ہے جو اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایکریمیا کے مجرم گروپ کنگ ڈان کو مشن دیا گیا سچانچہ کنگ ڈان نے اس فائل کے خلاف کام شروع کر دیا۔ وہ آدمی جس نے فائل اڑائی تھی اس کا تعلق بھی کافرستان سے ہی تھا اس کے ذریعے فائل کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اہم اسجنت علی عمران کے ایک ساتھی جوزف کا نام سامنے لا یا گیا تاکہ بات علی عمران اور پھر اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے سچانچہ وہی ہوا کنگ گروپ نے جوزف کو اغوا کر لیا اور اس کے ساتھی جوانا کو فائر کر کے زخمی کر دیا۔ اس دوران کنگ کو معلوم ہو گیا کہ فائل ایکریمیا میں موجود ہے اس نے فائل حاصل کر لی۔ اس طرح اس فائل کے مطابق ڈاکٹر جہانگیر کا ستپہ پاکیشیا میں کام کرنے والے گروپ ہلک پہنچ گیا۔ اور اس گروپ میں شامل ہمارے ایک خاص اسجنت کراون نے اہتمائی تیز رفتاری سے کام شروع کر دیا۔ ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کر کے کافرستان پہنچا دیا گیا کیونکہ اس اڈے کے بارے میں خصوصی تکنیکی معلومات جو اس کے نیچے بلاستنگ سسٹم کی کامیابی کے لئے ضروری تھیں ڈاکٹر جہانگیر سے ہی مل سکتی تھیں۔ کراون نے ڈاکٹر جہانگیر کے اغوا کو چھپانے کے لئے ان کے چیف اسٹنٹ کو ہلاک کر کے ان کے چہرے پر ڈاکٹر جہانگیر کا میک اپ کر دیا۔ اسی طرح کراون نے ڈاکٹر جہانگیر کی رہائش گاہ سے اڈے کا ایک نقشہ بھی حاصل کر لیا۔ پھر اس نے اس نقشے کو پاکیشیا کے ایک جغرافیکل سردوے کے ماہر سے پڑھوایا اور اس سے مزید ضروری معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ اس کے ساتھ

کے ذہن میں فیڈ کیا گیا ہے۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا اہم اسجھت علی عمران نہ صرف ذہنی طور پر بڑی طرح لٹھ جائیں گے بلکہ وہ اس خیال میں رہیں گے کہ ہمارا مقصد میراٹلوں کے اس اڈے سے کوئی راز چرانا ہے اس لئے ان کی پوری توجہ اڈے پر رہے گی اور ہم اس دوران اپنا مشن خاموشی سے پورا کر لیں گے یعنی اس اڈے کے نیچے سپر بلاسٹنگ نظام قائم کرنا۔ اس معاملے میں ڈاکٹر جہانگیر سے ملنے والی معلومات نے ہمیں بے حد کام دیا ہے اور ان معلومات کی روشنی میں کام تیزی سے جاری ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ پھر اس سارے سسٹم کو جوانہ گراونڈ ہے بند کر دیا جائے گا اور کسی کو بھی اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے گا البتہ اس کا آپریٹو سسٹم کافرستان کے پاس موجود ہے گا۔ جب بھی کافرستان چاہے گا اس آپریٹو سسٹم کے ذریعے صرف ایک بٹن دبا کر پاکیشیا کے میراٹلوں کے اس پورے اڈے کو وہاں نصب تمام اہتمانی طاقتور اور خوفناک میراٹلوں سمیت بلاست کر دے گا۔ اس طرح کافرستان کا دفاع مفلوج ہونے کی بجائے اثاثاً پاکیشیا کا دفاع مکمل طور پر مفلوج ہو جائے گا اور ان کے میراٹل بلاست ہونے کے بعد ہمارے میراٹ ان کے دفاع کو ایک لمحے میں ہنس کر کے رکھ دیں گے۔..... دیال سنگھ نے مسلسل بولتے ہوئے اہتمانی تفصیل سے سارے واقعات اور ان کا تجویزیہ پیش کر دیا تو سوائے باس کے باقی تینوں کے چھروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اہتمائی پیچیدہ پلان ہے جتاب“..... ایک ادھیز عمر آدمی نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر یہ علی عمران حد درجہ ذہن میں سے اور اہتمائی صلاحیتوں کا حامل ہے اس لئے ان کو ڈاچ دینے کے لئے یہ ساری پیچیدگیاں اختیار کی گئی ہیں۔ اس کے باوجود جب تک بلاسٹنگ سسٹم تیار ہو کر محفوظ نہ ہو جائے اس وقت تک خطرہ باقی رہے گا اور اسی مقصد کے لئے یہ میٹنگ کال کی گئی ہے۔..... باس نے جواب دیا۔

”لیکن باس بلاسٹنگ سسٹم بن جانے اور محفوظ ہو جانے کے بعد بہر حال آپریٹو سسٹم تو موجود ہی رہے گا اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس آپریٹو سسٹم پر قبضہ کر لیا تب تو ساری پلانگ ناکام ہو کر رہ جائے گی۔..... ایک اور آدمی نے کہا۔

”جہاری بات درست ہے۔ ہمارے ذہنوں میں بھی یہ خدشہ موجود تھا اس لئے یہ آپریٹو سسٹم ہہاں سے بہت دور ایک پہاڑی کے اندر موجود اہتمائی خفیہ لیبارٹری میں نصب کیا گیا ہے چونکہ یہ سسٹم خصوصی ہروں کے ساتھ آپریٹ ہوتا ہے اس لئے اس میں فاصلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور اس لیبارٹری میں بھی اس سسٹم کی خصوصی مشیزی کو لیبارٹری میں موجود دوسری مشیزی کے ساتھ اس طرح ایڈجسٹ کر دیا گیا ہے کہ وہ عام سے مشیزی لگتی ہے لیکن اس کا آپریشنل سیٹ پر ام مرسر صاحب کی ذاتی تحویل میں ہو گا۔ جب اسے

وہاں اڈے میں داخل ہونے اور وہاں سے کوئی فارمولہ چوری کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا ملڑی انسٹیلی جنس دونوں یہی بھجھتی رہیں کہ ہمارا اصل مقصد یہی ہے۔ جب بلاسٹنگ سسٹم تیار ہو کر محفوظ ہو جائے گا تو آپ کو اپسی کا سکنٹل دے دیا جائے گا۔..... باس نے کہا۔

”اس اڈے کے بارے میں تفصیلات“..... ایک نے کہا۔

”دیال سنگھ آپ کو تمام ضروری معلومات مہیا کرے گا اور اب آپ کا مجھ سے رابطہ بھی دیال سنگھ کے ذریعے ہی ہو گا لیکن جو کچھ یہاں آپ کو بتایا گیا ہے یہ ناپ سیکرٹ رہے گا۔ ویسے اس کا علم پر ام مشرٹ صاحب، تجھے، دیال سنگھ اور اب آپ کو ہوا ہے۔ اس کے علاوہ پورے کافرستان میں اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے۔..... باس نے کہا۔

”آپ نے ہبھلے کہا تھا کہ بلاسٹنگ سسٹم ایک ہفتے میں مکمل ہو جائے گا کیا واقعی ایسا ہے یا مزید وقت لگے گا۔..... ایک نے پوچھا۔“
”جس رفتار سے کام ہو رہا ہے اس کے مطابق تو ماہرین نے ایک ہفتے کا وقت دیا ہے۔..... باس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھرا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی دیال سنگھ سمیت باقی تینوں افراد بھی کھڑے ہو گئے اور باس تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

آپسٹ کرنا ہو گا تو وہ خود ہی اسے آپسٹ کریں گے۔..... باس نے کہا۔

”کیا اس کے لئے پر ام مشرٹ صاحب کو ذاتی طور پر وہاں لیبارٹری میں جانا ہو گا۔..... ایک آدمی نے پوچھا۔

”نہیں وہ لپنے کرے میں بیٹھ کر صرف ایک بُن دبائیں گے اور لیبارٹری میں موجود خصوصی مشیزی آپسٹ، ہونا شروع ہو جائے گی اور اس مشیزی کے آپسٹ ہوتے ہی بلاسٹنگ سسٹم فائر ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کا میراں لوں کا اڈہ بلاسٹ ہو جائے گا۔ اس سارے پر اس میں صرف چند سینکڑ لگیں گے۔..... باس نے جواب دیا۔

”کیا لیبارٹری میں کام کرنے والوں کو اس مشیزی کے بارے میں معلومات حاصل ہیں۔..... ایک نے پوچھا۔

”نہیں بظاہر وہ اس لیبارٹری کے لئے کام کرنے والی ایک عام سی مشیزی ہے البتہ اس کے اندر خاص طور پر ایک ایسا سسٹم تیار کیا گیا ہے جو پر ام مشرٹ صاحب کے بُن دبانے پر ہی آپسٹ ہو گا۔ وہاں لیبارٹری میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ اس عام سی مشیزی کے اندر خصوصی طور پر کیا انتظامات ہیں۔..... باس نے جواب دیا۔“
”اب ہمارے لئے کیا حکم ہے باس۔..... چوتھے آدمی نے کہا۔

”اس میٹنگ کا مقصد صرف استتا ہے کہ جب تک بلاسٹنگ سسٹم تیار نہیں ہو جاتا آپ تینوں لپنے گروپس کو پاکیشیا بھیجن گے اور

وہ میں نے بیپ کر لی ہیں آپ حکم دیں تو یہ بیپ آپ کو فون پر سنوا دی جائے یا حکم دیں تو پاکشیا سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دی جائے۔..... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

”بیپ سنوا دو۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

”سم۔۔۔ سم میرا نام کرنل شrama ہے۔۔۔۔۔ ایک آواز سنائی دی لیکن عمران اس کا لمحہ اور بولنے کا انداز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔۔۔ کیونکہ بولنے والے کا لمحہ بتا رہا تھا کہ وہ لا شعوری انداز میں بول رہا ہے۔۔۔ گو اس کا لمحہ ایسا نہ تھا کہ عام طور پر یہ بات چیک کی جا سکتی تھی اور صرف پہنچا نہ کہا۔۔۔ اس بات کو چیک کر سکتا تھا اور عمران چونکہ اس موضوع پر خاصی مہارت رکھتا تھا اس نے کرنل شrama کے بولتے ہی اسے احساس ہو گیا کہ کرنل شrama انس میں بول رہا ہے۔۔۔ بہر حال وہ خاموش بیٹھا بیپ سے نکلنے والی گفتگو سنتا رہا۔۔۔ یہ گفتگو ناٹران اور کرنل شrama کے درمیان ہو رہی تھی اور اس میں کرنل شrama نے وہ ساری کہانی بتائی جو اس نے کنگ ڈان کو مشن دینے اور پھر اس کا مشن پر کام کرنے سے انکار اور اس دوران ہونے والی ساری کارروائی وہ دوہر ارہا تھا۔

”ہیلو بس آپ نے بیپ سن لی۔۔۔۔۔ بیپ کے اختتام پر ناٹران کی آواز سنائی دی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ بلیک زیر و مار کیٹ گیا ہوا تھا اس لئے دانش منزل میں اس وقت عمران اکیلا تھا۔۔۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے فائل سے سر اٹھائے بغیر با تھہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسٹو۔۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لمحے میں کہا۔

”ناٹران بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔۔۔ کیونکہ اسے ناٹران کی کال کا شدت سے انتظار تھا۔

”لیں کیا رپورٹ ہے۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سپاٹ لمحے میں پوچھا۔

”باس کرنل شrama نے پوچھ گچ کے دوران جو معلومات مہیا کی ہیں

”کرنل شرما ب کس پوزیشن میں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
”میں سمجھا نہیں بس پوزیشن سے آپ کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔ ناٹران
نے الجھے ہوئے لمحے میں کہا۔

”کیا وہ اس قابل ہے کہ اس سے مزید معلومات حاصل کی جا
سکیں۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”لیں سر کرنل شرما نے معمولی سے تشدد پر ہی زبان کھول دی
تھی۔۔۔۔۔ ناٹران نے جواب دیا۔

”کافرستان میں پیناٹزم کا ایک ماہر ہے جن کا نام ڈاکٹر بھائیہ ہے
گرانڈ روڈ پر ان کی رہائش گاہ ہے۔۔۔۔۔ تھری دن گرانڈ روڈ۔۔۔۔۔ میں عمران کو
کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر بھائیہ سے بات کرے۔۔۔ اس کے
بعد وہ تم سے بات کرے گا۔۔۔ کرنل شرما نے جو کچھ بتایا ہے اس کے لمحے
سے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ٹرانس میں ہے اور اس کے ذہن کو باقاعدہ
فیڈ کیا گیا ہے۔۔۔ ڈاکٹر بھائیہ اسے چھیک کرے گا اور پھر اصل حقیقت
سمنے آجائے گی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ویری سڑپخ سر۔۔۔ حالانکہ میں خود اس موضوع پر خاصا کام کر چکا
ہوں لیکن مجھے تو احساس نہیں ہوا لیکن سراگر ایسی بات ہے تو پھر ہو
سکتا ہے کہ ڈاکٹر بھائیہ اصل بات سامنے نہ لے آئے کیونکہ بہر حال
ڈاکٹر بھائیہ کافرستانی ہے۔۔۔۔۔ ناٹران کی حریت بھری آواز سنائی دی۔۔۔۔۔
”میں نے ڈاکٹر بھائیہ کا ریفرنس دیا ہے تو سوچ کچھ کر دیا
ہے۔۔۔۔۔ عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے کریڈل دبائ کر رابطہ ختم کر دیا۔۔۔ جب ثون دوبارہ سنائی دینے لگی تو
عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔۔۔
”لیں بھائیہ ہاؤس۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔۔۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر بھائیہ تک میرا نام
پہنچا دیں۔۔۔۔۔ اگر وہ مجھ سے بات کرنا پسند کریں تو ٹھیک ہے ورنہ میں
فون بند کر دوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا کیونکہ اسے ڈاکٹر بھائیہ کی
عادت کا اچھی طرح علم تھا وہ اپنی مرضی کے آدمیوں کے علاوہ کسی سے
بات کرنا سرے سے پسند ہی نہ کرتا تھا۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ فون اشندہ
ہونے پر ملازم فون کرنے والے کو پہلے ہی جواب دے دیتا تھا کہ ڈاکٹر
بھائیہ موجود ہی نہیں ہے اس لئے عمران نے اس کے جواب دینے سے
پہلے ہی وضاحت کر دی تھی۔۔۔۔۔

”ہیلو ڈاکٹر بھائیہ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر
اہتمائی باوقاڑ آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”آپ کی مہربانی ڈاکٹر صاحب کہ آپ نے مجھے حقیر فقری پر تقصیر
بندہ نادان کو یاد رکھا۔۔۔۔۔ عمران نے جب بولنا شروع کیا تو
مسلسل بولتا ہی چلا گیا۔۔۔۔۔

”تم بھولنے والی شخصیت ہی نہیں ہو اس لئے مجبوری ہے۔۔۔۔۔
دوسری طرف سے ڈاکٹر بھائیہ نے ہستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے
اختیار ہنس پڑا۔۔۔۔۔

”مجھے یقین ہے کہ حکومت کافرستان کے ساتھ آپ کے تعلقات بدستور کشیدہ ہی ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

”کشیدہ کیا سرے سے تعلقات ہی نہیں، میں اس لئے کہ حکومت کی نظروں میں ڈاکٹر و مائنائزم پر بین الاقوامی اتحادی ہیں جب کہ میں ان کے مقابلے میں طفل مکتب۔..... ڈاکٹر بھائیہ نے جواب دیا۔

”آپ کو شاید معلوم نہ ہو کہ یہ کام میں نے دکھایا ہوا ہے تاکہ آپ سے ہمارے تعلقات قائم رہیں۔..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر بھائیہ بے اختیار ہنس پڑا۔

”مجھے معلوم ہے کہ حکومت پاکیشیا نے ڈاکٹر و مائنائز کو باقاعدہ اپنے ملک کی یونیورسٹی کی اعزازی ڈگری دی ہوئی ہے اور اس ڈگری نے ہی حکومت کا منظور نظر بنار کھا ہے۔ بہر حال بتاؤ فون کیسے کیا ہے۔..... ڈاکٹر بھائیہ نے جواب دیا۔

”ایک آدمی ہے کرنل شرما وہ پاکیشیا کے خلاف ایک مشن میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے جو بات چیت ہوئی ہے اس سے لگتا ہے کہ اس کے تحت الشور کو باقاعدہ فیڈ کیا گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام ڈاکٹر و مائنائز کیا ہو گا۔ آپ اسے چیک کریں اور یہ فیڈنگ واش کر دیں۔ تاکہ اس سے اصل حقیقت معلوم ہو سکے۔..... عمران نے کہا۔

”کس نے چیک کیا ہے کہ اسے فیڈنگ کی گئی ہے۔ کیا تم نے خود چیک کیا ہے۔..... ڈاکٹر بھائیہ نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اس کی گفتگو کا میپ فون پر سنा ہے اور انہوں نے آواز سے ہی معلوم کر لیا ہے کہ اسے باقاعدہ فیڈنگ کیا گیا ہے سچتا نچہ انہوں نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ میں اصل معلومات حاصل کروں لیکن مجھے معلوم ہے کہ میں چیکنگ تو کر لوں گا لیکن واشنگ نہیں ہو سکے گی اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”کرنل شرما کہا ہے اس وقت۔..... ڈاکٹر بھائیہ نے کہا۔ ”میرا ایک آدمی اسے لے کر آپ کے پاس پہنچ جائے گا میں اسے کال کر کے کہہ دوں گا۔..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے ہو جائے گا تم اسے میرے پاس بھجوادو۔ تمہارا آدمی یہاں تمہارا نام بطور ریفرنس لے گا۔..... ڈاکٹر بھائیہ نے کہا۔

”بے حد شکریہ ڈاکٹر بھائیہ۔..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

”یہ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”بس۔ کیا مطلب یہ بس اذے سے کہاں کال جا ملی ہے۔ عمران نے مجھے میں حریت پیدا کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ناٹران کر دیں۔ تاکہ اس سے اصل حقیقت معلوم ہو سکے۔..... عمران نے کہا۔

”میں نے بس نہیں یہی کہا ہے عمران صاحب۔ ناٹران بول رہا ہوں۔..... ناٹران نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"بس بیس کا مطلب تو یہی نکلتا ہے کہ بس روائی کے لئے تیار ہے اس لئے بس لے کر ڈاکٹر بھائیہ کے پاس پہنچ جاؤ۔ البتہ پاس ورڈ کے طور پر میرا نام لے دینا ورنہ ٹریفک پولیس چالان کر سکتی ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کھو دیا اور ایک بار پھر میز پر رکھی، ہوتی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اندر ورنی دروازہ کھلا اور بلیک زیرو سامان سے لدا پھدا اندر داخل ہوا۔

"ارے اتنی در لگادی۔ کیا دکانداروں سے بھاؤ تاؤ کرنے لگ گئے تھے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھاؤ تاؤ تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ اس وقت تک بھاؤ تاؤ کرتے رہو جب تک پیشانی پر پسند نہ آجائے۔"..... بلیک زیرو نے کچن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تاؤ کے بعد پسند بھی آسکتا ہے اور خون بھی بہہ سکتا ہے دونوں ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنستا ہوا کچن میں چلا گیا اور عمران نے ایک بار پھر فائل پر نظریں جمادیں۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کچن سے باہر آیا تو اس کے ہاتھوں میں چائے کی دوپیاں موجود تھیں ایک اس نے عمران کے سامنے رکھی اور دوسرا کو ہاتھ میں انٹھائے وہ گھوم کر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ پیالی اس نے اپنے سامنے رکھلی۔

"یہ آپ کو اکیلے بیٹھے بیٹھے شاید مادام تاؤ کی یاد آنے لگ گئی ہے۔"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"ہائے ہائے کیا یاد دلا دیا تم نے۔ ایک تیر میرے سینے پر مارا کہ ہائے ہائے۔"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر پڑا۔

"اگر یہی فقرہ آپ جو یا کے سامنے کہہ دیتے تو اب تک نیقیناً شہید ہو چکے ہوئے۔"..... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اسے اب جا کر اتنی عقل آگئی ہے کہ وہ میرے فتوؤں پر تاؤ نہیں کھاتی۔"..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

"ایکسٹو۔"..... عمران نے مخصوص لججے میں کہا۔

"جو یا بول رہی ہوں بس۔"..... دوسری طرف سے جو یا کی آواز سنائی دی تو عمران سامنے بیٹھے بلیک زیرو کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ۔"..... عمران نے اسی طرح سرد لججے میں کہا۔

"ڈاکٹر جہانگیر کو کافرستان سمجھ کر دیا گیا ہے۔"..... دوسری طرف سے جو یا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تفصیل سے بات کیا کرو۔"..... عمران کا لججہ سرد پڑ گیا تھا۔

"سوری بس۔ صدر نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ اس نے بھری سماں کے ایک گروپ کے آدمی سے یہ معلومات حاصل کی ہیں کہ ایک آدمی کو جس کاقد مقامت ڈاکٹر جہانگیر جیسا تھا۔ بے ہوشی

کے عالم میں لانچ کے ذریعے کافرستان سملگ کیا گیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اسے سملگ کرانے والا ایک ایکر بی تھا۔ اس نے اس کے لئے اہتمائی خطیر معاوضہ ادا کیا تھا۔..... جو لیے جواب دیا۔

”کس گروپ نے یہ کام کیا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”بائی گروپ بتایا جاتا ہے۔ بائی اس گروپ کا سربراہ ہے لیکن وہ اس وقت پاکیشیا میں موجود نہیں ہے۔..... جو لیے جواب دیا۔

”صرف قدوقامت سے ہی یہ بات کنفرم ہوئی ہے کہ سملگ ہونے والا ڈاکٹر جہانگیر تھا یا مزید شواہد بھی ملے ہیں۔..... عمران نے پوچھا۔

”صفدر کی رپورٹ کے مطابق اس بے ہوش آدمی کے بیاس کی ایک خفیہ جیب سے ایسے کاغذات بائی کو ملے تھے جن میں ڈاکٹر جہانگیر کا نام درج تھا۔..... جو لیے جواب دیا۔

”صفدر اس وقت کہاں ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”بائی گروپ کا اڈہ ساحل سمندر پر ایک ہوٹل رین بو میں ہے۔

صفدر نے ساحل سمندر کے ایک پبلک فون بوتھ سے مجھے رپورٹ دی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کو کنفرم کر رہا ہے کہ کیا واقعی بائی ملک سے باہر ہے یا نہیں۔..... جو لیے جواب دیا۔

”اسے ڈاکٹر جہانگیر کا لکر کے کہہ دو کہ وہ وہیں رین بو ہوٹل کے سامنے ہی رہے۔ میں عمران کو تلاش کر کے وہاں بھیجا ہوں تاکہ بائی کو ڈریس کیا جاسکے۔..... عمران نے کہا اور سیور رکھ کر اس نے میزیر ایک طرف موجود سپیشل ڈاکٹر جہانگیر کو اپنی طرف کھکایا اور اس پر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ٹائیگر کی فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہمیلو ہمیلو عمران کالنگ اور۔..... عمران نے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”یہ بس ٹائیگر ایندنگ یو اور۔..... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”کسی بھری سمجھر بائی گروپ کو جانتے ہو اور۔..... عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”یہ بس خاصا معروف گروپ ہے اور۔..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اس کے سربراہ بائی کے بارے میں معلوم کرو کہ کیا وہ پاکیشیا میں موجود ہے یا نہیں اور اگر موجود ہے تو اس وقت کہاں مل سکتا ہے اور پھر مجھے کال کرو اور ایندآل۔..... عمران نے کہا اور ڈاکٹر جہانگیر کو اس پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈ جسٹ کر دی۔

”ڈاکٹر جہانگیر کو کافرستان کیوں سملگ کیا گیا ہو گا جب کہ اس سے معلومات وہاں بھی مل سکتی تھیں۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ میراں اڈے کے بارے میں ایسی تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہوں جن کا ذکر انہوں نے کنگ گروپ یا کراون سے نہ کیا ہو۔..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ڈاکٹر جہانگیر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ڈاکٹر جہانگیر آن کر دیا۔

ٹائیگر کانگ اور ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

عمران اشنڈنگ یو کیا پورٹ ہے اور عمران نے جواب دیا۔

باس بانی پاکشیا میں ہی موجود ہے۔ اس وقت وہ اپنے نئے اڑے آسٹر کلب کے تھے خانے میں کسی غیر ملکی پارٹی سے بات چیت میں مصروف ہے اور ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے اس سے تعلقات ہیں اور عمران نے پوچھا۔

”کوئی تعلقات نہیں ہیں بس میں الیے گھنیا درجے کے مجرموں کو منہ نہیں لگایا کرتا اور ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا تم اسے انداز کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو اور عمران نے کہا۔

”میں بس اور دوسری طرف سے ٹائیگر نے باعتماد لججے میں جواب دیا۔

”اگر کہو تو کسی اور کو تمہاری مدد کے لئے بھج دوں اور عمران نے کہا۔

”نہیں بس اس کی ضرورت نہیں ہے اور ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اوکے پھر اسے انداز کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ کتنی دیر لگ جائے گی جہیں اور عمران نے کہا۔

”زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ بس اور ٹائیگر نے جواب دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اوکے اور اینڈ آل عمران نے کہا اور ٹرانسیور آف کر دیا۔
”بلیک زیر و جو لیا کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ صدر کو ٹرانسیور کا ل
کر کے واپس آنے کا کہہ دے۔ اب اس کی وہاں ضرورت نہیں
رہی عمران نے بلیک زیر و سے کہا اور بلیک زیر و نے اشبات میں
سرہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔ جو لیا کو احکامات دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔ عمران
نے ایک بار پھر فائل کھول لی تھی۔

”یہ آپ کون سی فائل دیکھ رہے ہیں بلیک زیر و نے رسیور
رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”یہ فائل اس میزانلوں والے اڑے کی جغرافیکل سروے رپورٹ
ہے عمران نے جواب دیا اور بلیک زیر و نے اشبات میں سرہلا
دیا۔

”سر سلطان نے ملٹری انسپیلی جنس کی انکوائری رپورٹ تو بھجوائی ہو
گی۔ ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں اس سے کچھ معلوم ہوا بلیک
زیر و نے کچھ در بعد پوچھا۔

”کوئی خاص بات نہیں تھی اس میں عمران نے تمہر سا
جواب دیا اور بلیک زیر و خاموش ہو گیا۔ تھوڑی در بعد عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور انھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”میں بھائیہ ہاؤس رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر بھائیہ سے بات کرو۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ سر ہو لڑ آن کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیلو ڈاکٹر بھائیہ بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ڈاکٹر بھائیہ کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔"..... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تمہارا آدمی کرنل شrama کو لے کر آیا تھا۔ کرنل شrama کے تحت الشعور میں باقاعدہ جدید مشیزی کے تحت فیڈنگ کی گئی تھی میں نے اسے واش کر دیا ہے۔ تمہارا آدمی ابھی اسے واپس لے کر گیا ہے۔"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر بھائیہ نے جواب دیا۔

"اس کے ذہن کو تو آپ نے پڑھا ہو گا۔"..... عمران نے کہا۔

"نہیں چونکہ مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ اس سے کس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے میں نے صرف فیڈنگ واش کی ہے۔"..... ڈاکٹر بھائیہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بے حد شکریہ۔ میرے لائق کوئی خدمت۔"..... عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس میرے موضوع پر کوئی نئی کتاب آئی ہو تو مجھے بھجو دیتا۔"..... ڈاکٹر بھائیہ نے کہا۔

"چھلے دنوں ڈاکٹر آر نلڈ کی نئی کتاب آئی ہے ویسے وہ میں نے ابھی تک تو پڑھی نہیں ہے۔"..... عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"وہ تو میرے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر بھائیہ نے بھجوادی تھی۔"..... ڈاکٹر بھائیہ نے کہا۔

"اس کے بعد تو کوئی کتاب نہیں آئی۔"..... عمران نے کہا۔

"اوکے گذ بائی۔"..... ڈاکٹر بھائیہ نے کہا اور عمران نے گذ بائی کہہ کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"یہ۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔"..... عمران نے ایکسٹو کے لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا

"یہ سر۔"..... ناٹران کا ہجھہ یعنی انتہائی مودبائی ہو گیا۔

"کرنل شrama کے بارے میں کیا پورٹ ہے۔"..... عمران نے سرد لجھے میں پوچھا۔

"کرنل شrama کو میں ڈاکٹر بھائیہ کے پاس لے گیا تھا۔ ڈاکٹر بھائیہ نے اسے مشیزی کے ذریعے چھیک کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کرنل Shrama کے تحت الشعور میں مشیزی کے ذریعے ہی باقاعدہ فیڈنگ کی گئی ہے جو انہوں نے واش کر دی اور مجھے کہا کہ میں اسے لے جاؤں اور دو گھنٹے بعد جب اسے ہوش آئے گا تو پھر اس سے پوچھ چکھے ہو سکے گی۔ میں اسے واپس لے آیا ہوں ابھی وہ ہوش میں نہیں آیا۔"..... ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جب اسے ہوش آجائے تو تم نے اس سے معلوم کرنا ہے کہ فیڈنگ کے لئے اس کے ساتھ کون گیا تھا۔ یہ فیڈنگ یقیناً ڈاکٹر درمانے کی ہو گی کیونکہ حکومت کا فرستان اس قسم کے کام انہی سے لیتی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ سر"..... ناڑان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پاکیشیائی ساتھیں دا ان ڈاکٹر جہانگیر کو ہبھاں سے لانچ کے ذریعے کافرستان سمل کیا گیا ہے۔ یہ کام ہبھاں بائی گروپ کے ذریعے ہوا ہے عمران اس بائی سے معلومات حاصل کرنے کے لئے کام کر رہا ہے ابھی تک اس کی رپورٹ نہیں ملی۔ تم ہبھاں بائی گروپ کے نکس لو تلاش کر کے معلوم کرو کہ وہاں ڈاکٹر جہانگیر کو کس نے وصول کیا ہے اور اب ڈاکٹر جہانگیر کس کی تحویل میں ہو سکتا ہے..... عمران نے مخصوص لججے میں کہا۔

"یہ سر"..... ناڑان نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھا اور کری سے اٹھ کھدا ہوا۔

"یہ فائل لاسپری میں رکھ دینا میں اب رانا ہاؤس جا رہا ہوں"..... عمران نے کہا اور بلیک زبرد کے سر ہلانے پر وہ مزا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

لارڈ ہوٹل کے ڈائٹنگ ہال میں ایک مینپر تنور اور صدیقی بیٹھے لج کرنے میں صروف تھے جو نک آج کل وہ دونوں ایک ہی بلڈنگ میں رہ رہے تھے اس لئے اکثر اکٹھے ہی نظر آتے تھے۔ لارڈ ہوٹل ان کی رہائش گاہ سے قریب ہی تھا اور ہبھاں کا کھانا بھی معیاری ہوتا تھا اس لئے وہ دونوں لج اور ڈریمیں کرتے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ اب سیکرٹ سروس کو ختم کر دینا چاہتے۔ اب یہ بیکار ادارہ ہو چکا ہے"..... تنور نے کھانا کھاتے ہوئے تو سامنے بیٹھا ہوا صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چھرے پر حریت کے تاثرات ابھ آتے تھے۔

"کیا مطلب کیسے بیکار ہو گیا ہے یہ ادارہ"..... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کام ہی نہیں ہے نہ شیم باہر جا رہی ہے نہ کوئی مجرم ملک میں آ رہا"

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عورت بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف تھے۔
”کس کی بات کر رہے ہو۔ کیا فور سٹارز کا کوئی سلسلہ ہے۔“ تنویر
نے پوچھا۔

”ارے نہیں یہ آدمی جو اس کو نے میں عورت کے ساتھ بیٹھا ہوا
ہے وہ جس نے نیلے رنگ کا سوت ہبنا ہوا ہے اس کا نام رانحور ہے۔
اس کا تعلق کافرستان سے ہے۔ کافرستان کی ملڑی انسانی جنس سے یہ
یہاں کیوں نظر آ رہا ہے۔“ صدیقی نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک
پڑا۔

”کافرستان ملڑی انسانی جنس سے لیکن یہ آدمی اپنے انداز سے تو
ملڑی کا آدمی نہیں لگ رہا۔“ تنویر نے کہا۔

”کافرستان کی ملڑی انسانی جنس میں ایک خفیہ شبہ ہے جسے
ماسڑز کہا جاتا ہے۔ یہ سو یلين ہی ہوتے ہیں اور خصوصی پرائیویٹس پر
ہی کام کرتے ہیں۔ اس سے میری ملاقات آج سے آنھ سال پہلے ایکریمیا
میں ہوئی تھی۔ میں اس وقت ایکریمی میک اپ میں تھا۔ یہ وہاں ایک
خاص مشن پر آیا ہوا تھا۔ وہاں تپ چلا تھا کہ اس کا تعلق ماسڑز سے ہے
اب آنھ سال بعد یہ ہمیلی بار نظر آیا ہے۔“ صدیقی نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ اپنی اصل شکل میں ہے۔“ تنویر نے
کہا۔

”پاں ورنہ ظاہر ہے میں اسے کسیے پہچان سکتا۔“ صدیقی نے
جواب دیا۔

”مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم مفت میں تنخواہیں لے
رہے ہوں۔“ تم نے تو اچھا کیا کہ فور سٹار گروپ بنانے کے
مصروفیت پیدا کر لی ہے لیکن میں بیکار رہ کر اب ستگ آگیا ہوں۔“
تنویر نے کہا۔

”تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔“ صدیقی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

”میں نے جو لیا سے بات کی تھی جو لیا نے جواب دیا کہ چیف نے
منع کر دیا ہے کیونکہ کسی بھی وقت کوئی کام نکل سکتا ہے۔“ تنویر
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر اپنے مصروفیت خود پیدا کر لو۔“ صدیقی نے کہا۔
”کیا مطلب؟“ تنویر نے چونک کر کہا۔

”مطلب یہ کہ یہاں بے شمار مقامی مجرم بھی ہیں اور مجرم گروپس
بھی۔ کسی کو تلاش کرو اور پھر اس کے خاتمے کے نئے کام شروع کر
دو۔“ صدیقی نے کہا تو تنویر نے اس طرح منہ بنایا جیسے صدیقی
نے کوئی بچگانہ بات کی ہو۔

”تمہارا مطلب ہے اب میں گھٹیا درجے کے بد معاشوں سے لڑتا
پھر وہ یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔“ تنویر نے جواب دیا۔

”ارے یہ یہاں۔“ اچانک صدیقی نے حریت بھرے لجھے میں
کہا تو تنویر چونک کر اس طرف دیکھنے لگا جو هر صدیقی دیکھ رہا تھا۔ یہ
کونے میں ایک میز تھی جس کے گرد ایک مقامی مرد اور ایک مقامی

اصل شکل میں ہونے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی خاص مشن پر نہیں آیا۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”ہاں ورنہ لازماً میک اپ میں ہوتا۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

”پھر تمہارا کیا پروگرام ہے۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو صدیقی چونک پڑا۔

”کمیسا پروگرام۔۔۔۔۔ صدیقی نے چونک کر حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”اس زانہور کے بارے میں۔۔۔۔۔ بہر حال یہ کافرستانی ہے اور اس کا تعلق بقول تمہارے ملزی انتیلی جنس سے ہے۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”میرا خیال ہے اس کی نگرانی کی جائے تب ہی شاید کوئی بات سامنے آسکے دیے اس کے اصل شکل میں ہونے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ یہاں کسی خاص مشن پر نہیں آیا۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

”ہو سکتا ہے اس کے ذہن میں بھی یہ بات ہو کہ یہاں اسے کوئی نہیں پہچانتا اس لئے اس نے میک اپ کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی ہو۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ظاہر ہے نگرانی کے بغیر تو کچھ تپ نہیں چل سکتا۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

”نہیں میں ان چکروں میں پڑنے کا قابل ہی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اسے اغوا کر لیتے ہیں پھر یہ خود ہی سب کچھ بتادے گا۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے ہوٹل سے ہی اسے اغوا کر لیا جائے۔۔۔۔۔ صدیقی نے سُکرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ تنویر کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔

”یہاں سے بھی کیا جا سکتا ہے اور باہر سے بھی۔۔۔۔۔ بہر حال اس سے پوچھ چکھ ضروری ہے۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

”لیکن اسے کہاں لے جانا چاہئے۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

”تم نے فور سٹارز کا ہسٹڈ کوارٹر نہیں بنایا ہوا۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”ارے ہاں ٹھیک ہے ہاں اسے لے جایا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ صدیقی نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے دیڑ کو بلا کر اسے بل لانے کا کہہ دیا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دیڑ بل لے آیا تو انہوں نے بل دے کر دیڑ کو فارغ کر دیا تاکہ اگر اچانک اٹھتا پڑے تو بل کا جھگڑا نہ رہ جائے۔۔۔۔۔

”اوہ یہ تو بل پر سائیں کر رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ اسی ہوٹل میں نہ ہرا ہوا ہے۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا تو تنویر چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

”تم کار بن گیٹ پر لے آؤ میں اسے لے آتا ہوں۔۔۔۔۔ ورنہ یہ اس عورت کے سامنہ اپ پر کمرے میں چلا جائے گا اور اس کے بعد اسے یہاں سے لے جانا مسلکہ بن جائے گا۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سرہلا دیا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔ تنویر چند لمحے بیٹھا رہا۔۔۔۔۔ پھر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس میں کی



بھر کتے ہوئے لجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو پوری قوت سے گھوما اور راٹھور کنپی پر ضرب کھا کر چھتا ہوا اچھل کر منہ کے بل میز پر گرا اور پھر روں ہوتا ہوا نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ تنور کی لات حرکت میں آئی اور راٹھور کے حلق سے ایک اور چینگھلی اور وہ وہیں فرش پر ہی گر کر چند لمحے تھا اور پھر ساکت ہو گیا۔ راٹھور کی ساتھی عورت چیختی ہوئی دور بھال گئی تھی۔ ہال میں افراتفری کا سامان مپیدا ہو گیا۔ "خربدار سپیشل پولیس۔ اگر کسی نے مداخلت کی تو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔"..... تنور نے ریوالور نکال کر چھنتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے راٹھور کو ایک جھٹکے سے انھا کر کا ندھے پر لا دا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھوں میں بھاری ریوالور موجود تھا۔

"چچ جنگ جتاب۔"..... اچانک ہوٹل کا نیجر بھاگتا ہوا قریب آیا۔ "ہست جاؤ۔ سپیشل پولیس۔ سورنہ تمہیں بھی گرفتار کر لیا جائے گا اور ہوٹل بھی سیل ہو جائے گا۔"..... تنور نے غاثتے ہوئے کہا اور نیجر بے اختیار جھجک کر پیچے ہٹ گیا اور تنور تیزی سے قدم بڑھاتا میں گیٹ سے باہر آیا۔ باہر صدیقی کار شارٹ کیے موجود تھا۔ تنور نے عقی دروازہ کھولا اور بے ہوش راٹھور کو اندر ڈال کر وہ اچھل کر عقی کو ہمیں واپس چھوڑ جائیں گے۔"..... تنور نے سرد لجے میں کہنا شروع کیا۔

"سوری میں کہیں نہیں جاؤں گا ہمیں میرے سفارت خانے سے رابطہ کریں۔"..... راٹھور نے کہا۔

"تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی جائیں گے۔"..... تنور نے یکخت

طرف بڑھ گیا جہاں راٹھور بیٹھا ہوا تھا۔

"پلیز۔"..... تنور نے اس کے قریب جا کر نرم لجے میں کہا تو راٹھور اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی عورت دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"جی فرمائیے۔"..... راٹھور نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

"سپیشل پولیس۔"..... تنور نے اس بار سپاٹ لجے میں کہا اور جیب سے کارڈ نکال کر اس نے راٹھور کے سامنے کر دیا۔ کارڈ واقعی سپیشل پولیس کا ہی تھا اور سرکاری طور پر جاری کیا گیا تھا۔

"جی فرمائیے۔"..... راٹھور نے مزید حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میرے ساتھ ہیڈ کو اڑ جانا ہے۔"..... تنور نے کہا۔

"مگر کیوں میں تو سیاح ہوں۔"..... راٹھور نے کرسی سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

"مسٹر۔"..... تنور نے اس بار سرد لجے میں کہنا شروع کیا۔

"راٹھور میرا نام راٹھور ہے۔"..... راٹھور نے اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے کاغذات کے بارے میں آپ سے چند باتیں ہمارے کمانڈر نے معلوم کرنی ہیں اس لئے آپ پلیز میرے ساتھ چلئے۔ ہم آپ کو ہمیں واپس چھوڑ جائیں گے۔"..... تنور نے سرد لجے میں کہا۔

"سوری میں کہیں نہیں جاؤں گا ہمیں میرے سفارت خانے سے رابطہ کریں۔"..... راٹھور نے کہا۔

"تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی جائیں گے۔"..... تنور نے یکخت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کار آگے بڑھا دی۔

”کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا۔“..... صدیقی نے مین روڈ پر آتے ہوئے کہا۔

”مسئلہ کیا ہونا تھا۔ البتہ وہ منجر پولیس کو اطلاع کر دے گا اور ساتھ ہی کار نمبر بھی دے دے گا اس لئے ناکہ بندی سے بچنے سے پہلے ہی ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔“..... تنور نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی نے صدیقی نے اس کا جسم راذز سے جکڑ دیا۔ تنور سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو صدیقی نے آگے بڑھ کر رائھور کامنہ اور ناک دونوں رہائشی کالوں میں داخل ہو گئے۔ اس نے کار ایک عام سی کوئی بھی کے اشیات میں سرہلا دیا۔ پھر کار مختلف سڑکوں پر گھمانے کے بعد وہ ایک مین گیٹ کے سامنے روکی اور تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجا یا تو چند لمبے بعد ہی چھوٹا پھانک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

”پھانک کھولو ہاشم۔“..... صدیقی نے کہا۔

”یہ سر۔“..... نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”یہ کون ہے۔“..... تنور نے پوچھا۔ وہ پہلی بار بہاں آرہا تھا۔

”ہیڈ کوارٹر کا چوکیدار بھی ہے اور ملازم بھی۔“..... صدیقی نے جواب دیا تو تنور نے اشیات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دری بعد پھانک کھلا اور صدیقی کار اندر لے گیا۔ اس نے کاپ پورچ میں روک دی اور پھر نیچے اتر آیا۔ تنور بھی دروازہ کھول کر نیچے آگیا اور پھر اس نے بے ہوش پڑے رائھور کو گھسیٹ کر باہر نکلا اور کاندھے پر ڈال لیا۔

”ہاشم کار کو عقبی گیراج میں بند کر دو۔“..... صدیقی نے پھانک بند کر کے واپس آنے والے نوجوان سے کہا اور پھر وہ تنور کے ساتھ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اندر وہی طرف کو بڑھ گیا۔

”ارے یہ تو ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔“..... تنور نے ایک کمرے میں پہنچ کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہماں راذز والی کر سیاں بھی ہیں۔“..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تنور نے بے ہوش رائھور کو ایک کرسی پر بٹھایا تو صدیقی نے اس کا جسم راذز سے جکڑ دیا۔ تنور سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو صدیقی نے آگے بڑھ کر رائھور کامنہ اور ناک دونوں رہائشی کالوں میں داخل ہو گئے۔ اس نے کار ایک عام سی کوئی بھی کے مین گیٹ کے سامنے روکی اور تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجا یا تو تاثرات نہودار ہوئے تو صدیقی پیچھے ہٹ گیا۔

”اس کی تلاشی لے لو پہلے۔“..... تنور نے کہا تو صدیقی نے اشیات میں سرہلاتے ہوئے اس کے بیاس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر جب رائھور کو ہوش آیا تو اس وقت تک صدیقی تلاشی مکمل کر چکا تھا۔ رائھور کی جیبوں سے صرف ایک پرس ملا تھا جس میں سوائے پاکیشیائی کرنی کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

”اس کے پاس سوائے کرنی کے اور کچھ نہیں ہے۔“..... صدیقی نے کہا اور مڑ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تم۔ تم کیا چلتے ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں اس طرح جکڑ دیا ہے۔“..... رائھور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تمہارا تعلق کافرستان ملٹری انسٹیلی جنس کے ماسٹر زگروپ سے ہے میں ثحیک کہہ رہا ہوں نا۔“..... صدیقی نے کہا تو رائھور بری طرح

چونک پڑا۔

"مم۔ مم میں تو سیاح ہوں۔ بے شک میرے کاغذات چھیک کرنا لو۔..... رانحور نے کہا۔

"یہ تربیت یافتہ امجنٹ ہے اس لئے اس کی زبان کھلوانے کے لئے خاصی محنت کرنی پڑے گی۔..... صدیقی نے کہا تو تنور ایک جھٹکے سے انھوں کھرا ہوا۔

"ہونہہ تربیت یافتہ امجنٹ ہے۔ ابھی میں دیکھتا ہوں کہ اس نے کتنی تربیت لے رکھی ہے۔..... تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے رانحور کی طرف بڑھنے لگا۔

"سنورا رانحور سب کچھ بتا دو ورنہ تمہارا حشر اہمیٰ عبرتاک ہوگا۔"..... تنور نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں۔"..... رانحور نے تیز لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو تنور بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو جانتے ہو وہ سب بتا دو مسٹر رانحور۔"..... یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے۔..... تنور نے ہنسنے ہستے ہوئے کہا۔

"میری کجھ میں نہیں آرہا کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔"..... رانحور نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار چھنکل گئی کیونکہ تنور نے اچانک اور اہمیٰ بیدردی سے اپنی انگلی رانحور کی بائیں آنکھ میں مار دی تھی۔ رانحور کے حلق سے چینیں نکلنے لگی تھیں۔ اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی اس میں سے خون اور مواد نکلنے لگا تھا

وہ مسلسل چیخ چیخ کر ادھر ادھر سرمار رہا تھا۔ تنور نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں انگلی پر لگا ہوا خون رانحور کے کمزور سے صاف کرنا شروع کر دیا۔

"یہ تو صرف ٹریڈ ہے رانحور صرف ٹریڈ ۔ میرا نام تنور ہے۔"..... تنور نے سرد لمحے میں کہا۔

"مم۔ مم کچھ نہیں جانتا تم پاگل ہو۔ تم مجھ پر تشدد کر رہے ہو میں تو سیاح ہوں۔ میں تو سیاح ہوں۔"..... رانحور نے چیختنے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل سر بھی مار رہا تھا اور چیخ بھی رہا تھا۔

"ہٹ جاؤ تنور۔" یہ واقعی تربیت امجنٹ ہے یہ اس طرح جان دے دے گا لیکن بتائے گا کچھ نہیں سہماں میں نے لا شور چھیک کرنے والی ایک مشین خصوصی طور پر منگو اکر رکھی ہوئی ہے اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"..... صدیقی نے آگے بڑھ کر تنور کو یہچہ ہٹاتے ہوئے کہا تو تنور ہونت بھینچ یہچہ ہٹ گیا۔ رانحور کی گردن اب سائیڈ پر ڈھلک گئی تھی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"یہ ابھی زبان کھول دے گا صدیقی تم اس مشین کے چکر میں مت پڑو۔"..... تنور نے کہا۔

"ویکھو تنور، ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس سے کیا پوچھنا ہے اور اس نے کیا بتانا ہے۔ اس لئے سوال جواب میں سوائے وقت ضائع ہونے کے اور کچھ نہیں ہو گا جب کہ جدید مشیری کی مدد سے ہمیں وہ سب کچھ آسانی سے معلوم ہو جائے گا جو یہ جانتا ہے یہاں کرنے آیا۔"

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے۔ صدیقی نے کہا تو تنور نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا
کیونکہ اسے صدیقی کی بات سمجھ میں آگئی ہو۔ صدیقی تیزی سے مڑا اور
س نے دروازے کے ساتھ موجود ایک بڑی سی الماری کے پٹ
بولے اور پھر اندر ٹرالی پر رکھی ہوئی ایک مشین ٹرالی سمیت باہر نکال
لی۔ مشین کے اوپر سرخ رنگ کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔

”تم نے تو اس جگہ کو باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنار کھا ہے۔“..... تنور
نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو صدیقی مسکرا دیا۔ اس نے مشین کو
راٹھور کی کرسی کے قریب لے جا کر روکا اور پھر اس پر چڑھا ہوا غلاف
ہٹایا۔ یہ ایک مستطیل شکل کی مشین تھی جس میں بے شمار ڈائل
اور بلب لگے ہوئے تھے۔ صدیقی نے اس کی تار دیوار میں لگے ہوئے
پلگ میں فٹ کی اور اس کے ساتھ ہی مشین کی سائیڈ پر منسلک ایک
شیشے کا بڑا سا گلوب انھا کر اس نے اسے ہیئت کے انداز میں راٹھور
کے سر پر چڑھایا اور پھر اس کے نحلے حصے کے تے کے گردن پر اچھی طرح
باندھنے کے بعد اس نے واپس جا کر بھلی کا بٹن آن کیا تو مشین میں
زندگی کی ہریں سی دوڑنے لگیں۔ صدیقی نے مشین کو آپریٹ کرنا
شروع کر دیا۔ تنور خاموش بیٹھا ہوا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

”چھار نام کیا ہے۔“..... صدیقی نے ایک مائیک انھا کر اس کی
سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن کو پریس کرتے ہوئے کہا۔

”میرا نام راٹھور ہے۔“..... مشین میں سے ایک آواز نکلی لیکن یہ
بالکل مشین تھایوں لگ رہا تھا جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”چھار اتعلق کس بجنسی سے ہے۔“..... صدیقی نے پوچھا۔
”ماسٹر ز سے۔“..... جواب دیا گیا۔
”ماسٹر ز کی تفصیل بتاؤ۔“..... صدیقی نے پوچھا۔
”ماسٹر ز کافرستان ملٹری انسٹیلو جنس کا ایک خصوصی شعبہ ہے اور
یہ شعبہ براہ راست پرائم مفسٹر کے تحت کام کرتا ہے۔“..... مشینی لجے
میں جواب دیا گیا حالانکہ راٹھور کی گردن اسی طرح سائیڈ پر ڈھکی ہوئی
تھی۔
”تم پاکیشیا کیوں آئے ہو۔“..... تنور نے پوچھا۔
”ہاٹ مشن پر کام کرنے۔“..... راٹھور نے جواب دیا تو صدیقی کے
ساتھ ساتھ تنور بھی چونک پڑا۔
”کس مشن پر تفصیل بتاؤ۔“..... تنور نے کہا تو راٹھور نے
مسلسل بونا شروع کر دیا اور جیسے جیسے وہ بولتا چلا جا رہا تھا صدیقی اور
تنور دونوں کی آنکھیں حریت سے پھٹتی چلی جا رہی تھیں وہ حریت بھری
نظردوں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

جا کر کار میں ڈالا اور سہاں لے آیا سہاں پہنچ کر میں نے کو برے کا
ماسک میک اپ ختم کر دیا۔..... نائیگر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے اسے ہوش میں لے آؤ۔..... عمران نے کہا تو نائیگر سر
ہلاتا ہوا بائی کی طرف بڑھ گیا اس نے اس کامنہ اور ناک دونوں
ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی بائی کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے لگے تو نائیگر مجھے ہٹ گیا۔

”اگر تمہارے پاس خبر نہ ہو تو الماری سے نکال لو۔ جوزف اور
جوانا دونوں زخی ہیں اس لئے میں انہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا۔“
عمران نے کہا۔

”میرے پاس خبر ہے باس۔..... نائیگر نے کہا اور کوٹ کے استر
میں بنی ہوئی ایک خاص جیب سے اس نے ایک تیز دھار خبر نکال لیا۔
عمران بائی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد بائی
نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر حریت کے
تاثرات ابھر آتے تھے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران۔ نائیگر
اور بلیک روم کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھنا آرہی ہو کہ وہ کہاں پہنچ
گیا ہے۔

”چہارا نام بائی ہے اور تم کافرستان کے ساتھ بھری سمنگنگ کا
وھنڈہ کرتے ہوئے۔..... عمران نے کہا

”تم کون ہو اور یہ میں کہاں ہوں اور تم نے مجھے سہاں کیوں جکڑ
رکھا ہے۔..... بائی نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

عمران رانا ہاؤس کے بلنیک روم میں داخل ہوا تو سامنے کری پر
ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس پر جسم راذز میں جکڑا
ہوا تھا لیکن وہ بے ہوش تھا اس کی بڑی بڑی موچھیں تھیں لیکن اس
وقت موچھیں گلہری کی دمou کی طرح نیچے لٹکی ہوئی تھیں۔ نائیگر
عمران کے ساتھ تھا۔

”یہی بائی ہے۔..... عمران نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا۔

”یہی باس۔..... نائیگر نے جواب دیا۔

”اسے لے آنے میں کوئی پر اب لم تو نہیں، ہوا۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں باس پر اب لم کیسا میں جب وہاں پہنچا تو میں نگ ختم ہو چکی
تھی اور یہ اپنے دفتر میں اکیلا تھا۔ کوبرا کو بھلا کون روک سکتا تھا۔
چنانچہ میں نے اسے بے ہوش کیا اور پھر خفیہ راستے سے اسے باہر لے

"میری بات کا جواب دو ورنہ"..... عمران نے یکخت اہتمائی سرد لمحے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ میں کوئی معمولی آدمی نہیں ہوں میرے اعلیٰ حکام سے تعلقات ہیں"..... باٹی نے اس بار بڑے رعب دار لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب شاید فوری حریت کے جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

"ٹائیگر"..... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بس"..... ٹائیگر نے مودبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ٹائیگر کیا مطلب یہ نام تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن"..... باٹی نے چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باٹی کی ایک آنکھ ختم کر دو"..... عمران نے اس کے بات پوری ہونے سے پہلے ہی ٹائیگر کو حکم دیا۔

"یہ بس"..... ٹائیگر نے سرد لمحے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا خبر اٹھائے وہ قدم بڑھاتا باٹی کی طرف بڑھنے لگا۔

"ک ک ک کیا مطلب تمہارا تعلق خفیہ پولیس سے تو نہیں ہے کون ہو تم"..... باٹی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے کے حلق سے اہتمائی کر بنناک پیخ نکلی اور وہ جکڑے ہونے کے باوجود اس طرح ترپنے لگا جیسے چھلی پانی سے باہر نکل کر تڑپتی ہے وہ اپنا سر اس تیزی سے دائیں بائیں مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں اچانک کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو ٹائیگر نے اس کی آنکھ میں خبر کی نوک اتار

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دی تھی اور اب وہ بڑے اطمینان سے خبر کو اس کے بیاس سے صاف کر رہا تھا۔

"الماری سے پانی کے بوتل نکال کر اس کی آنکھ پر ڈالو اور اسے پلا بھی دو"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر تیزی سے مزا۔ اسی لمحے باٹی کا جسم یکخت ڈھیلیا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے الماری سے پانی کی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھنکن ہٹا کر اس نے آدھی بوتل باٹی کے سر اور زخمی آنکھ پر انڈیل دی۔ باٹی ایک بار پھر چھختا ہوا ہوش میں آیا تو ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو باٹی کے منہ سے لگا دیا تو باٹی لاشعوری طور پر اس طرح پانی پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے جب بوتل خالی ہو گئی تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور پھر خالی بوتل لے جا کر واپس الماری میں رکھ دی۔ باٹی اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اس کا چہرہ تکفیف کی خدت سے بگڑا ہوا تھا۔

"میرے خیال میں اتنی عقل تو بہر حال تم میں ہو گی کہ تمہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمہارے تعلقات ہماری نظرؤں میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور اگر تمہاری ایک آنکھ ختم ہو سکتی ہے تو دوسری بھی ختم ہو سکتی ہے پھر تمہارے بازوؤں کی ہڈیاں بھی ٹوٹ سکتی ہیں۔ ٹانگوں کی ہڈیاں بھی چکنا چور کی جا سکتی ہیں۔ پھر تمہارا مفلوج جسم جب شہر کے کسی فٹ پاٹھ پر پڑا ہو گا اور اس پر مکھیاں بھینجنا رہی ہوں گیں تو اس وقت اعلیٰ حکام سے تمہارے تعلقات تمہارے کس کام آئیں

گے۔ عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں بونا شروع کیا تو بائی کا جسم بے اختیار لرزنے لگ گیا۔
”نهیں نہیں ایسا مت کرو فارگا ڈسک ایسا مت کرو تم جو پوچھنا چاہتے ہو مجھے مت مارو۔“..... بائی کی آواز میں بے پناہ لرزش تھی۔

”صرف اتنا بتا دو کہ تم نے ڈاکٹر جہانگیر کو اپنی لانچ میں سملگ کر کے کافرستان کہاں پہنچایا تھا اور کس کے حوالے کیا تھا۔“..... عمران نے کہا تو بائی بے اختیار چونک پڑا۔

”ڈاکٹر جہانگیر۔“..... بائی نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں جس کی جیسوں کی تلاشی کے دوران تمہیں ایسے کاغذات ملے تھے جن میں ڈاکٹر جہانگیر کا نام درج تھا اور اس آدمی کو تم نے ایک ایکری بی کے ہنسنے پر کافرستان سملگ کیا تھا۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”اوہ اوہ ہاں مجھے یاد آگیا۔ اس ایکری بی نے مجھے اہتمائی بھاری معاوضہ دیا تھا اور ایکری بی کے ایک بڑے بھری سمنگر کی مپ بھی دی تھی۔ میں نے اسے لانچ میں خود لے جا کر کافرستان میں لینڈاری ٹاپ پر پہنچایا۔ رہاں دوآدمیوں نے اسے وصول کیا۔ میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن ان کے جلنے مجھے یاد ہیں۔ انہوں نے مجھے کوڈ کے طور پر وہ الفاظ بتا دیئے تھے جو ہاں ایکری بی جس نے اپنا نام کراؤں بتایا تھا میرے ساتھ ملے کیے تھے۔“..... بائی نے تفصیل بتاتے ہوئے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہا۔
”ان آدمیوں کے پاس کوئی سواری بھی ہوگی۔“..... عمران نے کہا۔

”سواری ہاں ایک بند بادی کی واکس ویگن تھی۔ سرخ رنگ کی واکس ویگن۔ انہوں نے سملگ ہونے والے بے ہوش آدمی کو اس ویگن میں ڈالا اور لے گئے۔“..... بائی نے جواب دیا۔

”اس ویگن کا نمبر ماڈل۔“..... عمران نے کہا۔

”ماڈل تو نیتا تھا لیکن نمبر۔ نمبر تو۔“..... بائی نے کہا۔

”سچ کر جواب دو لیکن غلط نہیں، ہونا چاہیے کیونکہ ہمیں وہ نمبر معلوم ہے۔“..... عمران نے کہا اور بائی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک نمبر دوہرایا۔

”میرا خیال ہے یہی نمبر تھا لیکن میں کنفرم نہیں ہوں کیونکہ میں نے خاص طور نمبر نے دیکھا تھا بس اچکتی سی نظریں پڑی تھیں۔“..... بائی نے جواب دیا۔

”چلو اس کی کوئی اور نشانی بتاؤ کوئی ایسی نشانی جس سے اس کو پہنچانا جاسکے۔“..... عمران نے کہا۔

”نشانی۔ ارے ہاں ایک نشانی ہے مجھے اب یاد آ رہا ہے۔ اس کے پچھلے بس پر تین خصوصی بریک لائیں لگائی گئی تھیں۔ ایک تو عام طور پر لگائی جاتی ہے لیکن تین یہ نئی بات تھی اس لئے مجھے یاد رہ گئی ہے۔“..... بائی نے کہا۔

”ان آدمیوں کے جیئے جنہوں نے ڈاکٹر جہانگیر کو وصول کیا

تحا۔..... عمران نے پوچھا تو بائی نے حلیے بتاویئے۔
”اور کوئی ایسی بات جس سے ان لوگوں تک چہنچا جاسکے۔“ عمران
نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اور کوئی خاص بات نہیں ہے۔“..... بائی نے جواب دیا۔
”ناشیگر مسٹر بائی کو آنکھ میں زخم لگنے سے کافی تکلیف ہو رہی ہوگی
ان کی تکلیف ختم کر دو۔“..... عمران نے ناشیگر سے کہا اور تیز تیز قدم
امتحاتا بلیک روم سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ فون روم میں موجود تھا
اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
”ایکسٹو۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص
آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں جتاب رانا ہاؤس سے۔“..... ڈاکٹر جہانگیر کو جس
آدمی نے کافرستان سملگ کیا تھا اس سے چند ایسی معلومات ملی ہیں جن
سے ناثران ان کا کھوج لگا سکتا ہے۔..... عمران نے مودبانہ لمحے میں
کہا۔

”مجھے مشورہ دینے کی ضرورت نہیں مجھے صرف مطلب کی بات کیا
کرو۔“..... دوسری طرف سے ایکسٹو کا ہجھہ یکخت سرد پڑ گیا تھا۔

”آئی ایم سوری سر۔“..... عمران نے الیے لمحے میں کہا جیسے وہ چیف
کے لمحے سے کم گیا ہو۔ اور پھر اس نے ڈاکٹر جہانگیر کو وصول کرنے
والے آدمیوں کے جیسے۔ واکس ویگن کا نمبر۔ ماڈل اور رنگ بتانے کے
ساتھ ساتھ اس کی خاص نشانی بھی دوہرا دی جو بائی نے بتائی تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میں چیک کرالوں گا ویسے ناثران نے ابھی تھوڑی درجہ پہلے کرنل
شرما کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق کرنل شرما کو
ڈاکٹر ورما کے پاس ملڑی انسٹیلی جس کے کسی خفیہ گروپ ماسٹر ز کا
چیف دیال سنگھ لے گیا تھا۔“..... چیف نے کہا۔

”دیال سنگھ۔ اس کا حلیہ معلوم ہوا ہے جتاب۔“..... عمران نے
چونکتے ہوئے پوچھا تو دوسری طرف سے چیف نے حلیہ دوہرا دیا۔

”ٹھیک ہے جتاب میں اسے جانتا ہوں یہ طویل عرصے تک
اکیری میا کی ایک ہجنسی جس کا تعلق کافرستانی ڈیسک سے تھا وہاں کام
کرتا رہا ہے۔ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ اسے ٹریس کرنا پڑے گا۔
پھری صحیح صورت حال سامنے آئے گی۔“..... عمران نے کہا۔

”اوکے۔“..... دوسری طرف سے سپاٹ لججے میں کہا گیا اور عمران
نے رسیور کھو دیا۔ اسی لمحے ناشیگر کمرے میں داخل ہوا۔ وہ شاید عمران
کے فون کرنے کی وجہ سے باہر رک گیا تھا اور عمران کو چونکہ اس کی
موجودگی کا علم تھا اس نے اس نے جان بوجھ کر بلیک زیر و سے اس
انداز میں بات کی تھی۔

”بائی کو ختم کر دیا گیا ہے اب اس کی لاش کا کیا کرنا ہے۔“..... ناشیگر
نے کہا۔

جو زف سے مل کر اسے بر قی بھنی میں ڈال دو اور خود واپس چلے
جاو۔..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم امتحاتا وہ بیرونی برآمدے کی طرف
بڑھ گیا جہاں پورچ میں اس کی کار موجود تھی اس کی پیشانی پر لکریں

سی ابھر آئی تھیں سچنڈ لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر دانش میں کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"میں نے ناٹران کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس واکس ویگن کا سراغ لگا کر رپورٹ دے۔..... بلیک زیر و بھی عمران کے آپریشن روم میں پہنچتے ہی کہا اور عمران نے اشتباہ میں سر بلاد دیا۔

"وہ عمر و عیار کی زنبیل دکھاؤ۔ تم نے دیال سنگھ اور ماسٹرز کا نام لے کر مجھے چونکا دیا ہے۔..... عمران نے کری پر پہنچتے ہی کہا تو بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے میز کی دراز کھوئی اور اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم سی ڈائری نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"یہ ماسٹرز کا نام پہلے تو کبھی سامنے نہیں آیا۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

"یہ کافرستان کی ملڑی انسٹیلی جنس کا خصوصی اور خفیہ شعبہ ہے لیکن اس کا دائرة کار کافرستان تک بی محدود رہتا ہے۔ پہلی بار اس کا نام اس انداز میں سامنے آیا ہے۔..... عمران نے کہا اور ڈائری کھوئ کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ ابھی وہ ڈائری دیکھ ہی رہا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھسنی نہیں تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسپور تمام کا نزد خود انداز کرتا تھا۔

عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔
"صدیقی بول رہا ہوں جتاب۔..... دوسری طرف سے صدیقی کی

آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیر و بھی چونک پڑا کیونکہ فون میں لاڈر فکسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دیتی تھی۔

"کیوں کال کی ہے اور وہ بھی براہ راست۔..... عمران نے احتہانی سرد لمحے میں کہا۔

"جتاب میں نے ایک کافرستانی ایجنت کو پکڑا ہے جس کا تعلق کافرستان ملڑی انسٹیلی جنس کے خصوصی شعبے ماسٹرز سے ہے۔۔۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"پھر۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں اور تنوری لمحے کرنے کے لئے۔..... صدیقی نے بونا شروع کیا۔

یہ فضول تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں لمحے اور ڈنر لارڈ ہوٹل میں کرتے ہو۔۔۔ ضروری بات کرو۔۔۔ عمران نے اس کی بات کلکتے ہوئے غصیلے لمحے میں کہا۔

"سوری سر۔ اس ایجنت جس کا نام رائٹھور ہے۔۔۔ اس نے احتہانی ہوناک انکشافت کیے ہیں۔۔۔ اس کے مطابق ماسٹرز کے تحت ہمہاں تین گروپس کافرستان سے آئے ہیں ان کا مقصد میزانکوں کے اڈے میں گھس کر ہاں سے کوئی فارمولہ اڑانا ہے اور وہ ماسٹرز کے تحت ان کی نگرانی کے لئے ہاں آیا ہوا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”صدیقی اور تنور نے کافرستان کا ایک اہم ایجنت ٹریس کر کے پکڑا ہے اور اس سے خاصی اہم معلومات بھی حاصل کی ہیں اس نے مجھے براہ راست فون کیا میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ ٹریس فون کر کے تمام معلومات دے دے۔ اس ایجنت کا علاقہ کافرستان کی ملٹی انسپلی جس کے ایک خصوصی سیکشن ماسٹرز سے ہے اور صدیقی کے مطابق ماسٹرز کی نگرانی میں تین گروپ پاکیشیا آئے ہیں جو ہمارے میزاں کو حاصل کی ہیں۔“..... عمران بنے پوچھا۔

”میں سر ان کے لیڈروں کے بارے میں بتایا ہے۔“..... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مزید تفصیل بتا دی۔

”تم نے یہ تفصیلی معلومات اس تربیت یافتہ ایجنت سے کیے ہوئے ہیں۔“..... عمران بنے پوچھا۔

”میں فور سشارز کے ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں۔“..... اور تنور اسے ہوٹل سے اغوا کر کے ہمہاں لے آئے تھے ہمہاں ہم نے لا شعور سے معلومات حاصل کرنے والی اہم جدید ترین مشین رکھی ہوئی ہے اس کی مدد سے یہ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔“..... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذشتہ تم نے اور تنور دونوں نے کارنامہ انجام دیا ہے۔“..... تم ایسا کرو کہ جو یا کو یہ تفصیلات بتا دو میں اسے اس سلسلے میں احکامات دے دیتا ہوں۔“..... عمران نے اس بار نرم لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبادیا۔ پھر اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جو یا بول رہی ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جو یا کی آواز ”ایکسٹو۔“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”یہ سر۔“..... جو یا کا ہجہ یکخت مودباشد ہو گیا۔

”ہاں یہیں میری بھجے میں یہ بات نہیں آرہی کہ ماسٹرز کو میزاں اڈے سے فارمولہ اڑانے کا مشن کیسے سونپا جاسکتا ہے۔“..... بھی کرنل شرما کا نک ماسٹرز کے چھیف دیال سنگھ سے بتایا گیا ہے جب کہ ماسٹرز اس قسم کے کاموں میں تو مداخلت ہی نہیں کیا کرتی۔“..... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہو گا۔ اگر اسے کسی طرح ٹریس کر لیا جائے تو اس سے اہم معلومات مل سکتی ہیں۔..... عمران نے ڈائری بند کر کے میز پر واپس رکھتے ہوئے کہا۔

”کیا ناٹران اسے ٹریس کر لے گا۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”نہیں ناٹران کے لئے مشکل ہے اس کے لئے ہمیں کوئی اور بندوبست کرنا پڑے گا۔ اسی لئے میں ڈائری دیکھ رہا تھا تاکہ کسی ایسے آدمی کا نام نظر آجائے جو اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہو لیکن کوئی نام سامنے نہیں آیا۔..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ آدمی لازماً پرائم منسٹر کافرستان سے ملتا رہتا ہو گا۔ اگر ناٹران پرائم منسٹر ہاؤس کے کسی آدمی سے معلومات حاصل کر لے تو شاید اس آدمی کا کوئی کلیو مل جائے۔..... بلیک زیر و نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

”ہاں اس کلیو پر کام ہو سکتا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یہ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”یہ سر۔..... دوسری طرف سے ناٹران کی موڈبائی آواز سنائی دی۔

”کرنل شرمانے جس دیال سنگھ کا نام یا ہے تم نے اسے ٹریس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہو سکتا ہے سب کچھ خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی طور پر اس تنظیم کو آگے لایا گیا ہو کیونکہ کافرستان کی باقی تنظیموں سے تو ہم اچھی طرح واقف ہیں جب کہ یہ ہمارے لئے نی ہے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔
”لیکن اس فارمولہ چرانے والی بات سے تو میرے ذہن میں شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ جھیں ہمارا وہ مشن تو یاد ہو گا جس میں ہم نے انہی میزاں کوں کے ہبھاں سے سمجھ ہونے والے فارمولے کو کافرستان کے ایک پہاڑی سلسلہ میں بنی ہوئی ییبار ٹری سے واپس حاصل کیا تھا۔ عمران نے کہا۔

”ہاں یاد ہے جبے آپ نے فائٹنگ مشن کا نام دیا تھا۔..... بلیک زیر و نے اشبات میں سر ملا تے ہوئے کہا۔

”وہ فارمولہ انہی میزاں کے بارے میں تھا جو اس اڈے میں نصب ہیں اور اس کے بارے میں ساری تفصیلات انہیں معلوم ہیں۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ یہ لوگ صرف ڈاچ دینے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں اور یہی پواتھ سب سے اہم ہے جس کا تپے چلانا ضروری ہے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن اس ڈاچ دینے سے ان کا مقصد۔..... بلیک زیر و نے کہا۔
”یہی مقصد تو معلوم کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ دیال سنگھ اس

ہاں تکہ اس سے اصل بات اگلوائی جاسکے۔..... عمران نے کہا تو
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کرنے کی کوشش کی ہے۔..... عمران نے پوچھا۔
”یہ سرفیصل جان اس بارے میں کام کر رہا ہے۔ اس کے پرائم
منسٹر ہاؤس کے آدمیوں سے خاصے تعلقات ہیں اور میرا خیال ہے کہ
کیونکہ دیوال سنگھ کی تنظیم کا چارج برآہ راست پرائم منسٹر صاحب سے
ہے اس لئے وہ لازماً پرائم منسٹر ہاؤس سے رابطہ رکھتا ہو گا۔ اس لئے اس
کا کلیو ہاں سے مل سکتا ہے۔..... دوسری طرف سے نائزان نے کہا تو
عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

”گذ ٹھہاری ذہانت واقعی قابل قدر ہے۔ جیسے ہی اس پارے میں
کوئی کلیو ملے تم نے فوری اطلاع دینی ہے۔“ عمران نے تحسین آمیز
لہجے میں کہا۔

”تمہینک یو سر۔ یہ سر حکم کی تعییل ہو گی سر۔“..... نائزان کی
سرت بھری آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ
دیا۔

”نائزان واقعی ذہین آدمی ہے۔“..... بلیک زیرو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

”دانش مزمل کے چیف کاما تھت ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک
زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”آپ نے نائزان کو جو خصوصی ہدایت کی ہے اس کا مطلب ہے
کہ آپ خود ہاں جا کر اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔“
بلیک زیرو نے کہا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر ماؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں اس وقت ایک میز کے پیچے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک دیال سنگھ تھا۔ میز کی دوسری طرف ایک اوپنی پشت والی خالی کرسی موجود تھی۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ سپتہ ملحوں بعد میٹنگ روم کے دروازے کے اوپر لگا ہوا بلب جل اٹھاتا تو وہ دونوں انہ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دروازے سے کافرستان کے پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ ان کے عقب میں خود بند ہو گیا۔

”بیٹھ جائیں“..... پرائم منسٹر صاحب نے باوقار سے لجے میں کہا اور وہ خود بھی خالی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کا چہرہ ستا ہوا تھا اور فراخ پیشانی پر کمی لکریں نمایاں نظر آ رہی تھیں۔ پرائم منسٹر کے بیٹھتے ہی دیال سنگھ اور اس کا ساتھی بھی بیٹھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”مجھے بتایا گیا ہے کہ بلاسٹنگ مشن میں کوئی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔“
پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”سر گڑ بڑ تو ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی خوشخبری بھی ہے۔“
دیال سنگھ کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے مودبانتے لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب ہوا آپ کی بات کا کرنل چدیو۔ آپ بیک وقت دو متضاد باتیں کر رہے ہیں۔“..... پرائم منسٹر صاحب نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

”جتاب گڑ بڑ تو یہ ہوئی ہے کہ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا ملزی اشیلی جنس کو لختانے کے لئے جو تین گروپ پاکیشیا بھیجے تھے تاکہ وہ میزاں کل اڈے سے فارمولاجرانے کا ذرا سہ کر سکیں وہ وہاں پہنچتے ہی پکڑے گئے ہیں۔ ان کی نگرانی کے لئے دیال سنگھ کے شعبے کا آدمی راٹھور گیا تھا۔ اسے اچانک انداز کریا گیا اور اس کے بعد تینوں گروپ جو ابھی لپنے مشن کی ابتدائی تیاریوں میں ہی تھے۔ اچانک غائب ہو گئے اور بتایا ہی گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہ کارروائی کی ہے اس طرح ہمار لختانے والا مشن نہ صرف گڑ بڑ کاشکار ہو گیا ہے بلکہ کامل طور پر ناکام ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی خوشخبری بھی ہے کہ پاکیشیا اڈے کے نیچے بنایا جانے والا بلاسٹنگ اسٹیشن ماہرین کی احتیائی کوششوں اور احتیائی جدید ترین مشیزی کی مدد سے وقت سے پہلے ہی مکمل کریا گیا ہے۔“..... کرنل چدیو نے جواب دیا

تو پرائم مسٹر اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔
کیا مطلب ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ اسے کم از کم ایک ہفتہ لگے گا
اور ابھی تو شاید تین روز بھی نہیں ہوئے۔۔۔۔۔ پرائم مسٹر نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ سرپا کیشیا سیکرٹ سروس کے بھیچے لگ جانے کی وجہ سے ہم
نے ماہرین کو کہا کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کریں چنانچہ
انہوں نے بغیر آرام کیے مسلسل کام کر کے بلاسٹنگ اسٹیشن مکمل کر
دیا ہے۔ یہ اس کی فائل رپورٹ ہے۔۔۔۔۔ کرنل سچدیو نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کوٹ کی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل
نکال کر اسے سیدھا کر کے اٹھ کر وزیر اعظم کے سامنے رکھ دیا۔
وزیر اعظم نے فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذ پڑھنے شروع کر دیئے۔
فائل میں چار کاغذ تھے۔ وزیر اعظم خاموش بیٹھے انہیں پڑھتے رہے۔
آخری کاغذ پڑھ کر انہوں نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے
فائل بند کر دی۔ ان کے چہرے پر اہتمامی اطمینان اور مرت کے
تاثرات اچھائے تھے۔

”تھینک یو کرنل سچدیو آپ کی وجہ سے کافرستان نے یہ اہم ترین
مشن مکمل کر لیا ہے اب میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ اب
کافرستان کا دفاع ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو سر۔ آپ کے یہ الفاظ ہمارے لئے سرمایہ حیات

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہیں۔۔۔۔۔ کرنل سچدیو نے بھی مرت بھرے لجھے میں جواب دیا۔
”اب یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تو اس بلاسٹنگ اسٹیشن
کو تلاش نہ کر سکے گی۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

”نو سراس بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں ہے اور اسے مکمل
طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ کافرستان نے اس کے لئے بے پناہ قربانیاں
دی ہیں۔ تمام ماہرین کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں بر قی بھی میں جلوا
دی گئی ہیں۔ مشیزی کو مکمل طور پر توڑ پھوڑ کر سٹورز میں پھینکوادیا گیا
ہے۔۔۔۔۔ کرنل سچدیو نے جواب دیا۔

”اس مشن کی تکمیل میں کتنے کافرستانیوں کو قربانی دینی پڑی
ہے۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

”جتاب بیس ماہرین اور ان کے تیس اسٹیشن کے علاوہ ماسٹر ز
گروپ کے تحت تین گروپ جن کی تعداد اٹھائیں تھی۔۔۔۔۔ کرنل
سچدیو نے جواب دیا۔

”ہونہہ ہم ان کے خاندانوں کی بہبود کے خصوصی احکامات جاری
کریں گے انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔۔۔۔۔ کرنل سچدیو نے جواب دیا۔

”اس فائل کے علاوہ اس کے بارے میں کوئی تحریری دستاویز اور تو
نہیں ہے۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے پوچھا۔

”نو سر یہ واحد فائل ہے جو اس مشن کی تحریری دستاویز ہے اور ایک

لفظ بھی اس بارے میں کہیں درج نہیں ہے۔ کرنل سچدیو نے جواب دیا۔

”گذشتہ دونوں آپ نے مینگ کال کی تھی جس میں دیال سنگھ کے ساتھ ساتھ تین اور صاحبان بھی شریک ہوئے تھے وہ تین صاحبان کون ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا۔

”سرودہ مینگ میں نے کال کی تھی اس میں کھل کر اس مشن کے بارے میں بتیں، ہوتی تھیں اس مینگ میں یہ طے ہوا تھا کہ تین گروپ پاکیشیاروانہ کیے جائیں گے اور پھر وہی گروپ وہاں بھیجے گئے جو پکڑے گئے۔ کرنل سچدیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیال سنگھ کے ساتھ باقی تین افراد کون تھے۔ وزیر اعظم نے قدرے سرد لجھے میں کہا۔

”سوری سربات بدل گئی تھی۔ ان تینوں کا تعلق کافستان کی تین خفیہ تنظیموں سے ہے۔ ان میں سے ایک تنظیم آئی ایس سی ہے جو صدر صاحب کے تحت کام کرتی ہے۔ اس کا سربراہ کامدیو ہے۔ دوسرا ٹاپ ہجنسی ہے جس کا سربراہ مول چند ہے اور تیسرا بلیوالان ہے جس کا سربراہ کرنل سکھ داس ہے۔ اس مینگ میں یہ تینوں سربراہ شامل تھے اور انہوں نے اپنی اپنی ہجنسیوں سے آدمی منتخب کر کے پاکیشیا بھیجے تھے جن کی نگرانی ماسرز کار انھور کر رہا تھا۔ ہم نے ان ہجنسیوں کی سلیکشن اس لئے کی تھی کہ یہ ہجنسیاں بھی پاکیشیا نہیں گئیں اور نہ ہی کبھی کسی کے سلمنے آئی ہیں۔ کرنل سچدیو نے

جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ان تینوں ہجنسیوں کے سربراہوں کو کال کر لیں میں ایک گھنٹے بعد آپ دونوں اور ان تینوں سربراہوں کی مینگ چاہتا ہوں تاکہ آپ سب کو سرکاری طور پر خصوصی انعامات دیتے جائیں اس کا فیصلہ اس مینگ میں ہی کیا جائے گا۔” وزیر اعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فائل اٹھا کر کھڑے ہو گئے۔ کرنل سچدیو اور دیال سنگھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں کے پھر دوں پر وزیر اعظم کی بات سن کر مسrt کے تاثرات اجھر آئے تھے۔ وزیر اعظم مینگ روم سے باہر چل گئے۔

”پرام شری صاحب اس مشن پر بے حد خوش ہیں۔ نجانے کیا انعام دیں گے۔ دیال سنگھ نے کہا۔

”خوش تو ہونا ہی چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ کافستان کا یہ پہلا مشن ہے جو اس خفیہ طریقے سے مکمل ہوا ہے۔ کرنل سچدیو نے بھی مسrt بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ کی یہ رائے بے حد کامیاب رہی ہے کہ کافستان سیکرٹ سروس، پاور ہجنسی، ملٹری انسٹیلی جنس اور ایسی دوسری ہجنسیوں کو بھی مشن کی بوائی نہ لگنے دی جائے اور شاید اسی وجہ سے ہی معاملات خفیہ بھی رہے ہیں۔ دیال سنگھ نے کہا تو کرنل سچدیو نے اثبات ہجنسیوں کی سلیکشن اس لئے کی تھی کہ یہ ہجنسیاں بھی پاکیشیا نہیں گئیں اور نہ ہی کبھی کسی کے سلمنے آئی ہیں۔ کرنل سچدیو نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"ہیلو ہیلو کرنل سچدیو کانگ اور"۔ کرنل سچدیو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"لیں کامدیو اسٹنگ یو اور"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو کامدیو بلاستنگ اسٹنگ مکمل ہو گیا ہے اور تمہارا گروپ پکڑے جانے پر وزیراعظم صاحب نے کسی رہنمی کا بھی اظہار نہیں کیا بلکہ انہوں نے ہم سب کو خصوصی انعامات دینے کا اعلان کیا ہے اس سلسلے میں انہوں نے فوری میٹنگ کا انعقاد کیا ہے۔ آپ فوراً پرائم منسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں پہنچ جائیں اور"۔ کرنل سچدیو نے کہا۔

"لیں سرا اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل سچدیو نے اور اینڈ آل کہہ کر رانسیمیٹاف کیا اور پھر اسی طرح مختلف فریکونسیاں ایڈجسٹ کر کے اس نے مول چند اور کرنل سکھ داس کو بھی فوری پہنچنے کا کہہ دیا۔ اور تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ سب اس میٹنگ روم میں پہنچ گئے۔ وہ سب اس مشن کے سلسلے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ جب ایک گھنٹہ گزر گیا۔ تو میٹنگ روم کے دروازے پر موہو دلب جل اٹھا تو وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جب بھی اور پھر دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر صاحب اندر داخل ہوئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں میں جو دپانچوں افراد احتراماً اپنے کرکھرے بوجگئے۔ "تشریف رکھیں"۔ پرائم منسٹر نے کہا اور میں کی دوسری طرف

موجود کری پر بیٹھ گئے۔ پرائم منسٹر کے چہرے پر بجائے مسٹر کے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"خیریت ہے سرآپ پریشان نظر آرہے ہیں"..... کرنل سچدیو نے کہا۔

"حکومت کے کاموں میں بعض اوقات ایسے فیصلے کرنے پڑتے ہیں جو اہتمامی تھے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایک تھے فیصلے کی وجہ سے اس وقت میراموڈبے حد خراب ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ جہاں کافرستان کی اربوں کی آبادی کے مفادات وابستہ ہوں وہاں ایسے فیصلے بہر حال کرنے ہی پڑتے ہیں"..... وزیراعظم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کرنل سچدیو اور اس کے باقی ساتھیوں کے چہرے بھے سے گئے۔ وہ تو سوچ رہے تھے کہ انہیں بھاری اور خصوصی انعامات ملیں گے لیکن جب وزیراعظم کاموڈبی خراب ہو تو پھر انعامات کی کیا امید لگائی جا سکتی تھی۔

"سر اگر ایسی بات ہے تو پھر میٹنگ منسوخ بھی کی جا سکتی ہے"..... کرنل سچدیو نے کہا۔

"نہیں یہ میٹنگ منسوخ نہیں کی جا سکتی"..... وزیراعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز اواز کے ساتھ ہی ان پانچوں کی کرسیوں کے بازوؤں اور سائیڈوں سے لو ہے کے راذنکے اور دوسری طرف غائب ہو گئے۔ وہ اب پانچوں کرسیوں میں ان راذنکی وجہ سے جکڑے جا چکے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھے۔
”یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کرنل سچدیو نے اہتمائی حیرت بھرے
لنجے میں کہا۔ باقی افراد کے چہروں پر بھی اہتمائی حیرت کے تاثرات
نمودار ہو گئے تھے۔

”یہی وہ تیخ فیصلہ ہے کرنل سچدیو جس نے میرا مودبگاڑ دیا ہے۔
آپ پانچوں کافرستان کے اہتمائی اعلیٰ ذہن ہیں اور اہتمائی تجربہ رکھتے ہیں
محب وطن بھی ہیں اور آپ نے بلاسٹنگ اسٹیشن کے منصوبے کو پایا
تکمیل تک ہٹھنا کر کافرستان کی بے پناہ خدمت بھی کی ہے لیکن مجروری
یہ ہے کہ اس بلاسٹنگ اسٹیشن کے بارے میں اب میرے علاوہ اس
دنیا میں آپ پانچوں ہی ایسے ہیں جو اس راز سے واقف ہیں جو نکہ اس
بلاسٹنگ اسٹیشن جسے اب کوڈ نام بی ایس دے دیا گیا ہے۔ کوہمیشہ
کے لئے خفیہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ پانچوں کا ہی خاتمه کر دیا
جائے۔ اس لئے آپ پانچوں کی موت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دیال سنگھ
کی حد تک تو یہ فیصلہ دیسے بھی ضروری ہو گیا تھا کیونکہ ایسی اطلاعات
ملی ہیں کہ یہاں دیال سنگھ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی
کوشش کی جا رہی ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ ایسا دیال سنگھ
کے آدمی را ٹھوکے گرفتاری کی وجہ سے ہوا ہے۔ باقی کا فیصلہ اب
مشن مکمل ہو جانے پر کیا گیا ہے۔ آپ کی یہ قربانی ملک کی تاریخ میں
سہری حروف سے لکھی جائے گی۔ البتہ آپ قطعی بے فکر ہیں کہ آپ
کے خاندانوں کی مکمل سرسری اور کفالت کی جائے گی۔ وزیر اعظم

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی
لمحے دروازہ کھلا اور دو مشین گن بردار فوجی اندر داخل ہوئے
”سر۔ سر۔ یہ ظلم ہے۔ سر یہ تو۔ کرنل سچدیو نے وحشت زده
لنجے میں کہا۔

”ملک کے لئے ایسے ظلم کرنے ہی پڑتے ہیں کرنل سچدیو آپ نے
بھی تو ان ماہرین کو ہلاک کر دیا تھا جنہوں نے بی ایس قائم کیا ہے۔
آئی ایم ویری سوری۔ وزیر اعظم نے سپاٹ لنجے میں کہا اور اس
کے ساتھ ہی انہوں نے منہ دیوار کی طرف کر دیا۔ ان کے ایسا کرتے
ہی کرہ مشین گنوں کی فائرنگ اور انسانی چینوں سے گونج اٹھا۔

چونک پڑا۔

پرائی میسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں اور پرائی میسٹر کے سامنے..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”یہ سرفصل جان نے بڑی مشکل سے جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق ان ہلاک ہونے والوں میں سے ایک نام کرنل سچدیو تھا کرنل سچدیو کا تعلق عذر کے حفاظتی دستے سے تھا۔ اس کے ساتھ میسٹر ز کا چیف دیال سنگھ اور باقی تین افراد کا تعلق بھی کافرستانی خفیہ ہجنسیوں سے ہے وہ ان ہجنسیوں کے سربراہ تھے ان میں سے ایک کا نام کامدیو بتایا گیا ہے۔ دوسرے کا نام مول چند اور تیسرا کے کا نام کرنل سکھ داس تھا انہیں خصوصی میٹنگ روم میں اکٹھا کیا گیا پھر پرائی میسٹر صاحب کے حکم پر دو مشین گن برداروں نے ان کی موجودگی میں ان پر فائر کھول دیا اور پھر ان کی لاشیں ملڑی انتیلی جس کے ہیڈ کوارٹر لے جائی گئیں اور وہاں انہیں بر قی ہجنسیوں میں ڈال کر راکھ کر دیا گیا۔..... نائزان نے کہا۔

”وجہ معلوم کی گئی ہے اس کی۔..... عمران نے کہا۔

”یقینی طور پر تو معلوم نہیں ہو سکا البتہ اڑتی سی خبر ملی ہے کہ یہ سارا کام کس بلاسٹنگ اسٹیشن کو خفیہ رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ سارا کام کس بلاسٹنگ اسٹیشن کو خفیہ رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ نائزان نے کہا تو عمران بے اختیار کر کی سے اچھل پڑا۔

”بلاسٹنگ اسٹیشن کی مزید تفصیل۔..... عمران نے بڑی مشکل سے لپنے لمحے کو اسی طرح نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں پہنچا ایک فائل کے مطالعے میں مضمون تھا جب کہ بلیک زر و کچن میں چائے بنانا رہا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نجٹ اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ ”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”ناائزان بول رہا ہوں سر۔..... دوسری طرف سے نائزان کی آواز سنائی دی۔

”یہ۔ کیا پورٹ ہے۔..... عمران نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا۔

”سر اتھائی حریت انگریز اطلاعات ملی ہیں۔ دیال سنگھ کو پرائی میسٹر ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں پرائی میسٹر کے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ چار اور افراد بھی ہلاک کیے گئے ہیں۔..... دوسری طرف سے نائزان نے کہا تو عمران بے اختیار

"یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا سر"..... دوسری طرف سے نائزان نے کہا۔

"اس بارے میں خود فوری طور پر مکمل معلومات حاصل کرو یہ اہتمائی اہم معاملہ ہے"..... عمران نے کہا۔

"یہ سر کام ہوا رہا ہے۔ جلد ہی معلومات مل جائیں گی"۔ نائزان نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

" بلاسٹنگ اسٹیشن اوہ اوہ تو یہ ہے اس بار کافرستان کا مشن۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑباڑا کر کہا اسی لمحے بلکہ زیر و چائے کی دو پیالیاں اٹھائے کچن سے نمودار ہوا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے ہوئے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا اس نے پیالی میز پر رکھی اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے اس دوران ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راہل کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مولشن سے میری بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"..... عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"یہ سر ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ "ہیلو مولشن بول رہا ہوں عمران صاحب آج کسیے کال کی ہے"۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چند لمحوں بعد ایک بے تکلفانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"مولشن مجھے معلوم ہے کہ تم اہتمائی اعلیٰ درجے کے بلاسٹنگ

میزیل اور بلاسٹنگ مشیزی کی سپلائی کا دھنداہ کرتے ہو۔ کافرستان میں کوئی بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کیا گیا ہے۔ اہتمائی جدید اور اعلیٰ چینا نے پر اور کسی کرنل سچدیو کے ذریعے یہ سارا کام ہوا ہے۔ کیا تم اس سلسلے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو"..... عمران نے کہا۔

"کرنل سچدیو۔ نام تو سنا ہوا ہے اور ابھی حال ہی میں سنا ہے لیکن تم کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"..... مولشن نے کہا۔

"کافرستان کو جو بلاسٹنگ میزیل یا مشیزی بھجوائی گئی، ہواس کے متعلق جو تفصیل بھی مل سکے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے ان معلومات کے حصول کے لئے کام کرنا پڑے گا تم ایک دو روز بعد مجھے کال کر لینا"..... مولشن نے کہا۔

"نہیں اتنا وقت میرے پاس نہیں ہے۔ ایک دو گھنٹوں کی بات کرو"..... عمران نے کہا۔

"تمہیں شاید کام کا اندازہ نہیں ہے۔ ایسے میزیل کی سپلائی کا جال صرف ایکریمیا میں ہی نہیں بلکہ گریٹ لینڈ اور پورپ کے دوسرے بڑے ملکوں میں بھی پھیلا، ہوا ہے اور نجانے کس تنظیم سے اس بارے میں معلومات مل سکیں"..... مولشن نے کہا۔

"کرنل سچدیو کا نام اگر تمہارے ذہن میں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ایکریمیا میں ہی یہ کام ہوا ہے۔ ولیے تم فون پر سارا کام کر سکتے ہو۔

میں تمہیں اس کے لئے تمہارا منہ مانگا معاوضہ بھی دوں گا۔..... عمران
نے کہا۔

”معاوضہ تو ظاہر ہے میں نے لینا ہے لیکن پھر اخراجات کافی بڑھ
جائیں گے۔..... مولٹن نے جواب دیا۔

”اخراجات کی فکر مت کرو مولٹن کام ہونا چاہئے اور جلد از جلد۔“
عمران نے کہا۔

”اوہ کیا عمران صاحب۔..... بلیک زیر و چونک پڑا۔“
عمران نے کہا۔

”میں نے تمہیں بھلے بتایا تھا کہ پاکیشیائی میزاں اڈے میں زیادہ
تر انٹی میزاں نصب ہیں۔ البتہ اس کے علاوہ بھی میزاں ہیں لیکن
زیادہ تعداد انٹی میزاں کوں کی ہے یعنی ایسے میزاں جو کافستان کے
میزاں کو فضائی ہی تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لئے وہاں
سے فارمولہ حاصل کرنے کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا پھر جو گروپ
پکڑے گئے ان سے بھی یہی بات سامنے آئی کہ انہیں صرف پاکیشیا
سیکرٹ سروس اور ملٹری اسٹیلی جنس کو لٹھانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

”ایسا ہی ہو گا بے فکر ہو۔..... مولٹن نے کہا تو عمران نے گذ
بائی کہہ کر رسیور کھو دیا۔

”کیا ہوا ہے عمران صاحب یہ اچانک بلاسٹنگ میزیل اور
مشیزی کا کیا مسئلہ سامنے آگیا ہے۔..... بلیک زیر و نے حریت بھرے
لچھے میں کہا۔

”جب تم کچن میں تھے تو ناٹران کی کال آئی تھی۔..... عمران نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناٹران سے ہونے والی گفتگو کا
حاصل بلیک زیر و کو سنادیا۔

”بلاسٹنگ اسٹیشن تو دفاع مقاصد کے لئے قائم ہوتے رہتے ہیں
اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”میرے ذہن میں ایک خیال ہے اور میں اس کی تصدیق کرنا چاہتا
ہوں اور اگر یہ خیال درست ہے تو پھر سمجھو کہ پاکیشیائی سلامتی اور
دفاعی کے خلاف اہتمامی گھناؤنی سازش کی گئی ہے۔..... عمران نے
جواب دیا تو بلیک زیر و چونک پڑا۔

”اوہ کیا عمران صاحب۔..... بلیک زیر و نے خیران، ہو کر پوچھا۔

”میں نے تمہیں بھلے بتایا تھا کہ پاکیشیائی میزاں اڈے میں زیادہ
تر انٹی میزاں نصب ہیں۔ البتہ اس کے علاوہ بھی میزاں ہیں لیکن
زیادہ تعداد انٹی میزاں کوں کی ہے یعنی ایسے میزاں جو کافستان کے
میزاں کو فضائی ہی تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لئے وہاں
سے فارمولہ حاصل کرنے کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا پھر جو گروپ
پکڑے گئے ان سے بھی یہی بات سامنے آئی کہ انہیں صرف پاکیشیا
سیکرٹ سروس اور ملٹری اسٹیلی جنس کو لٹھانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔
ان کا مقصد کوئی فارمولہ حاصل کرنے تھا اور اب ناٹران نے بتایا ہے
کہ کسی بلاسٹنگ اسٹیشن کے سلسلے میں پرائم منسٹر نے اپنے خاص
آدمیوں کو اپنے سامنے ہلاک کر دیا ہے۔ اس سے میرے ذہن میں یہ
خیال آیا کہ کہیں یہ بلاسٹنگ اسٹیشن پاکیشیائی میزاں اڈے کو
بلاست کرنے کے لئے تیار نہ کیا گیا ہو اور یہی کافستان کا اصل مشن
ہو۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ نے اہتمامی گھری بات سوچی
ہے لیکن یہ بلاسٹنگ اسٹیشن اڈے کو کسیے بلاست کر سکتا ہے۔ ظاہر
اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے یہ ہیں کافرستان میں ہی بنایا گیا ہو گا۔..... بلیک زیر و نے کہا۔
 ”نہیں بلاسٹنگ اسٹیشن اور ٹائپ کا ہوتا ہے اور میرا مل اڈہ اور
 ٹائپ کا ہوتا ہے۔ اگر واقعی یہ بلاسٹنگ اسٹیشن بنایا گیا ہے تو پھر یہ
 پاکیشیائی اڈے کے نیچے بنایا گیا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔
 ”یہ کیے ممکن ہے کہ پاکیشیا کے علاقہ میں اس قدر اہم ترین اڈے
 کے نیچے باقاعدہ بلاسٹنگ اسٹیشن بنایا جائے اور یہاں کسی کو اس کا
 علم بھی نہ ہو سکے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔
 ”موجودہ ساتھی دور میں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر مشیزی کی
 تفصیلات مل گئی تو پھر حتی طور پر یہ بات سامنے آجائے گی۔۔۔ عمران
 نے کہا اور بلیک زیر و نے اشتباہ میں سر ملا دیا۔
 ”ڈاکٹر جہانگیر کو کس لئے انعام کیا گیا ہے۔..... بلیک زیر و نے کچھ
 در بعد پوچھا۔

”ہو سکتا ہے کہ ان کا مقصد ڈاکٹر جہانگیر سے اڈے کے بارے میں
 کوئی ایسی معلومات حاصل کرنی ہوں جو ان کے لئے اہمی ضروری
 ہوں۔..... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے کے بعد اس نے دوبارہ
 رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
 ”راہل کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی نوانی آواز سنائی دی۔
 ”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں مولٹن سے بات کرو۔۔۔
 عمران نے کہا۔

”یہ سر ہولڈ آن کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہیلو مولٹن بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد مولٹن کی آواز سنائی
 دی۔

”کچھ سپہ چلامولٹن۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں اور تمہارے اخراجات بھی نجع گئے ہیں خاصے لکی آدمی
 ہو۔..... دوسری طرف سے مولٹن نے کہا۔

”وہ کیسے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کرنل سچویو کو تمام مال میری ہی تنظیم نے سپلانی کیا ہے۔۔۔ یہی
 وجہ تھی کہ میرے ذہن میں اس کا نام موجود تھا۔..... مولٹن نے کہا تو
 عمران چونک پڑا۔

”اچھا کیا مال سپلانی ہوا ہے اس کی تفصیل۔..... عمران نے
 پوچھا۔

”تفصیل بہت لمبی چوڑی ہے۔۔۔ اہمی اعلیٰ ترین سطح کا میریل اور
 اہمی جدید ترین مشیزی ہے۔۔۔ کم از کم بارہ صفحوں کی کمپیوٹر لست
 ہے۔..... مولٹن نے جواب دیا۔

”کیا اس میں ایسی مشیزی بھی شامل ہے جس سے پہاڑی علاقے
 میں سرنگ کھود کر بلاسٹنگ میریل فکسڈ کیا جائے۔..... عمران نے
 کہا۔

”تفصیل تو مجھے معلوم نہیں کیونکہ سارا کام میرے آدمی کرتے ہیں
 البتہ لست میں تمہیں بھجو سکتا ہوں تاکہ اسے دیکھ تم خود لینا۔
 مولٹن نے کہا۔

اوکے تم ایسا کرو کہ ایک پتہ نوٹ کر لو اور یہ لست سپیشل کو ریسروس کے ذریعے فوری طور پر اس پتے پر روانہ کر دو۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رانا ہاؤس کا پتہ لکھا دیا۔

”میں ابھی بھجوادیتا ہوں۔۔۔۔۔ مولثن نے کہا۔

”یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مشیزی کی تنصیب کے لئے ماہرین کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں میں لست کے ساتھ اس کی تفصیل بھی بھجوادوں کا۔۔۔۔۔ مولثن نے کہا۔

”اپنا آکاؤنٹ نمبر بھی بتاؤ اور بل بھی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہ بھی لست کے ساتھ ہی بھجوادوں کا۔۔۔۔۔ مولثن نے ہستے ہوئے کہا۔

”اوکے بے حد شکر یہ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”رانا ہاؤس۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو زفاف کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں جو زفاف ایکریمیا سے رانا ہاؤس کے پتے پر سپیشل کو ریسروس کے ذریعے ایک لفافہ ٹھنچے گا جیسے ہی یہ لفافہ ٹھنچے تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”یہ باس لیکن کب تک ٹھنچے گا یہ لفافہ۔۔۔۔۔ جو زفاف نے کہا۔

”آج ہی بھجوایا جا رہا ہے اور یہ کل کسی وقت ٹھنچے گا۔۔۔ عمران نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہا۔

”ٹھیک ہے بس میں سمجھ گیا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جو زفاف نے جواب دیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور کھو دیا۔

”اب یہ لست دیکھنے کے بعد ہی پتہ چل سکے گا کہ میرا آئیڈیا درست ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلکیک زیر و نے اثبات میں سرطا دیا۔

”اگر ایسا ہوا بھی ہی عمران صاحب تب بھی اس کا کنٹرولنگ سسٹم تو بہر حال کافرستان میں ہی بنایا گیا ہو گا۔۔۔۔۔ بلکیک زیر و نے کہا۔

”ظاہر ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تو پھر اس کنٹرولنگ سسٹم کو اگر تباہ کر دیا جائے تب بھی صورتحال تو کنٹرول کی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ بلکیک زیر و نے کہا۔

”یہ مشیزی پر منحصر ہے۔۔۔۔۔ جدید ترین مشیزی کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ دائر لیں کنٹرول کمپیوٹر ازڈمشیزی ہو گی اور اگر ایسا ہے تو پھر یہ کنٹرول سسٹم کافرستان کے کسی بھی کنارے پر بنایا جا سکتا ہے اور اگر اسے تباہ بھی کر دیا جائے تب بھی دوسرا بنایا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اگر واقعی آپ کا آئیڈیا درست ہے تو پھر اس بلاسٹنگ اسٹیشن کو ہی تباہ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ بلکیک زیر و نے کہا۔

”ہاں ایسا کرنا ضروری ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ تو میرے خیال میں زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے کیونکہ اڑے کے نیچے سوراخ بنانے کا اس اسٹیشن تک پہنچا جا سکتا ہے۔..... بلیک زردنے کہا۔

"اور اگر سوراخ ہوتے ہی بلاسٹنگ اسٹیشن بلاست ہو گیا تب"..... عمران نے کہا تو بلیک زردو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیقیناً انہوں نے اس آئیڈیے کو ذہن میں رکھ کر پلائنگ کی ہوگی"..... بلیک زردنے پر بیشان ہوتے ہوئے کہا۔

"فی الحال ذہن پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے جب لست آئے گی تب اس پر بھی غور کر لیں گے تم ناٹران کوفون کر کے اس سے معلوم کرو کہ ڈاکٹر جہانگیر کے بارے میں اس نے کیا کام کیا ہے ہمیں اپنے ملک کے سائنس وان کو بہر حال برآمد کرنا ہے"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زردنے اثبات میں سر ٹلا دیا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں اگر کوئی اہم بات ہو تو مجھے وہیں کال کر لینا"..... عمران نے کہا اور مذکور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
®
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

شاگل اپنے دفتر میں بڑی سی دفتری میز کے یونچے ریوالونگ کرسی پر بیٹھا سامنے رکھی ہوئی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو شاگل نے چونک کر سراٹھایا پھر فائل بند کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"میں کم ان"..... شاگل نے اوپھی اور تیز آواز میں کہا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"رام لعل تم"..... شاگل نے آنے والے کو دیکھ کر بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک اہم خبر دینے آیا ہوں جتاب ایسی خبر کہ جو فون پر نہیں دی جاسکتی تھی"..... آنے والے نے کہا۔

"اچھا بیٹھو بتاؤ کیا خبر ہے"..... شاگل نے کہا۔

"معاوضہ دگنالوں کا جتاب"..... رام لعل نے کہا۔

"بھلے تم بتاؤ تو ہی کہ کون سی خبر لائے ہو۔ میں تم جیسے لوگوں کی فطرت سے واقف ہوں رقم بثونے کی خاطر انہی سیدھی باتیں انھا لے آتے ہو۔"..... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل سچدیو کو تو آپ جانتے ہیں۔"..... رام لعل نے کہا۔

"کرنل سچدیو۔ وہ کون ہے۔"..... شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"دیال سنگھ۔ کامدیو۔ کرنل سکھ داس ان کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں۔"..... رام لعل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیسے نام لینے شروع کر دیتے ہیں اور یہ بتاؤ کیا میں تمہارا ماتحت ہوں جو تم نے میرا انڑدیو شروع کر دیا ہے۔"..... شاگل کا ہجہ بگڑنے لگا تھا۔

"جباب پھر آپ کچھ نہیں جانتے۔"..... رام لعل نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمجھ وہ جھختا ہوا کری سے اٹھتا چلا گیا۔

"مجھے کہہ رہے ہو کہ میں کچھ نہیں جانتا نا ننس مچھے کہہ رہے ہو۔ سیکرت سروس کے چیف کو۔ تمہاری یہ جرأت۔"..... شاگل نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑ کر اسے اپنی طرف گھسیتے ہوئے اتنا غصیلے لجھے میں کہا۔ اس کے اس طرح گھسٹنے کی وجہ سے رام لعل کری سے اٹھ سا گیا تھا اور اس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخنیں نکلنے لگ گئی تھیں۔

"مم۔ مم معاف کر دیں معاف کر دیں۔"..... رام لعل نے بھنپھنچے لجھے میں کہا تو شاگل نے اس کی گردن چھوڑ دی اور وہ وہ میں سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

داپس کری پر گرا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنی شروع کر دی۔

"تم ایک اچھے مخبر ہو اس لئے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے کچھے آئندہ اگر تم نے میری توہین کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے۔ اصل بات بتاؤ۔"..... شاگل نے اتنا غصیلے لجھے میں کہا۔ اس کا چہرہ واقعی غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا جب کہ رام لعل مسلسل دونوں ہاتھوں سے گردن مسلنے میں مصروف تھا۔ اس کے پھرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"اب بکو بھی ہی کیا بکنا چاہتے ہو۔"..... شاگل نے حلق پھاڑتے ہوئے کہا۔

"لک کک کچھ نہیں جتاب جب آپ ان لوگوں کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں تو جتاب آپ کو کچھ بتانا بیکار ہے۔"..... رام لعل نے کہا اور کری سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہونہہ تو اب تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو مجھے شاگل کو۔"..... شاگل نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز سے اپنا بھاری سروس ریوالور نکال لیا۔

"مم۔ مم جتاب۔"..... رام لعل کی حالت ریوالور کی خوفناک نال اپنی طرف دیکھ کر اور بری طرح بگڑ گئی تھی۔

"بولو اب بتاؤ کون ہیں یہ لوگ اور کیا بات ہوئی ہے بولو ورنہ ریوالور کے چیمبر میں موجود ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دوں

گابولو۔۔۔۔۔ شاگل نے کاث کھانے والے بچے میں کہا۔
”بب بب بتاتا ہوں جتاب بتاتا ہوں - ریوالور واپس رکھ لیں
بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ رام لحل نے شاگل کی آنکھوں میں سفا کی جھلکیاں
دیکھتے ہی بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ دیئے تھے اس کا چہرہ موت کے
خوف سے ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

”بولونا ننسس میرا وقت مت فائع کرو بولو۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور واپس دراز میں رکھ دیا۔
”جتاب کرنل سچدو اور دسرے جو نام میں نے گنوائے ہیں یہ
سب کافرستان کی اہتمائی خفیہ ٹھنڈیوں کے سربراہ ہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے
پاکیشیا کے خلاف اہتمائی اہم مشن مکمل کیا ہے۔۔۔۔۔ ایسا مشن جس کا
چارج برداشت پرائم منسٹر صاحب کے پاس تھا لیکن اس دوران
پاکیشیا سکرٹ سروس کو اور علی عمران کو اس مشن کے بارے میں
معلوم ہو گیا اور ان ٹھنڈیوں کے جو گروپ وہاں گئے تھے وہ سب
مارے گئے۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب نے ان سب کو سپیشل میئنگ روم
میں اکٹھا کر کے انہیں پہنے سامنے گویوں سے اڑوا دیا۔۔۔۔۔ رام لحل
نے کہا تو شاگل کے چہرے پر حریث اور خوف کے ملے جلے تاثرات
نمودار ہونے لگ گئے۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب خود کیسے سربراہ ہوں کو
مردا سکتے ہیں ایسا ہونا ناممکن ہے۔۔۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

”ایسا ہوا ہے لیکن جتاب اصل بات اور ہے۔۔۔۔۔ انہیں مشن کی
ناکامی پر ہلاک نہیں کیا گیا بلکہ انہیں مشن کامیاب ہونے پر اس لئے
ہلاک کیا گیا ہے تاکہ پاکیشیا سکرٹ سروس اس مشن تک نہ پہنچ
سکے۔۔۔۔۔ رام لحل نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

”کہیں تم نے نہ تو نہیں کر لیا۔۔۔۔۔ کبھی کچھ کہتے ہو کبھی کچھ۔۔۔۔۔ شاگل
نے ایک بار پھر غصیلے بچے میں کہا۔

”جتاب مجھے یقین تھا کہ آپ میری بات پر اعتماد نہیں کریں گے
اس لئے میں ایک ٹیپ لے آیا ہوں۔۔۔۔۔ ٹاپ سکرٹ ٹیپ ایسی ٹیپ کہ
اگر حکومت کو معلوم ہو جائے کہ میں نے ٹیپ کی ہے تو وہ باوے لے
کتوں سے میری بولیاں اڑوا دیں گی۔۔۔۔۔ رام لحل نے کہا۔۔۔۔۔ اور اس
کے ساتھ ہی جیب سے ایک ٹیپ ٹکال کر اس نے شاگل کی طرف بڑھا
وی۔۔۔۔۔

”کیا ہے اس ٹیپ میں۔۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔
”پرائم منسٹر صاحب نے صدر مملکت کو روپورٹ دی ہے۔۔۔۔۔ ان
لوگوں کے مرنے کی اور مشن کے بارے میں اور جتاب یہ کال انہوں
نے ہات لائن پر کی تھی تاکہ نہ اسے کچھ کیا جاسکے اور نہ ٹیپ کیا جاسکے
لیکن آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہات لائن کو بھی ٹیپ کرنے کا خفیہ
بندوبست کر رکھا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اصل رازدار نگفتگو
ہات لائن پر ہی ہوتی ہے اور ایسی نگفتگو کی خبری پر معاوضہ بھی زیادہ
ملتا ہے جتاب۔۔۔۔۔ رام لحل نے کہا۔۔۔۔۔ تو شاگل نے اشتباہ میں سرطا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دیا۔

ذریعے تمام ماہرین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور تمام مشینوں کی توزیع چھوڑ کر کے ان کو سکرپ میں متصل کر دیا گیا ہے۔ کنٹرولنگ مشین لوگاری ہہاڑی والی خفیہ لیبارٹری میں موجود ہے لیکن وہاں بھی کسی کو یہ معلوم نہیں ہے۔ ایک عام سی مشین کے اندر باقاعدہ کنٹرولنگ مشینزی چھپائی گئی ہے۔ پھر اس کا آپریشنگ سوچ میری تحویل میں ہے اس لئے یہ ہر لحاظ سے سو فیصد محفوظ ہے۔..... وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ اشیش ہے تو پاکیشیا کے اڈے کے نیچے اگر انہوں نے وہاں سے سوراخ کر کے اسے ناکارہ کر دیا تب۔..... صدر نے پوچھا۔“ نو سرپلانٹنگ بناتے وقت اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا تھا۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو اشیش خود محفوظ بلاست ہو جائے گا۔..... وزیر اعظم نے جواب دیا۔

”اس بار آپ نے سیکرٹ سروس، زیروفورس، ملٹری انسٹیلی جنس پاور، جنسی کسی کو بھی اس مشن کی ہوانہیں لگانے دی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اچھا کیا ہے کیونکہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نے انہیں جنسیوں کو مٹوٹنا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”لیکن بلاستنگ اشیش کی تنصیب کرنے والے ماہرین اور اس کی کنٹرولنگ مشینزی وغیرہ ان کا کیا ہو گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان تک بھی پہنچ سکتی ہے۔..... صدر مملکت کی آواز سنائی دی۔“ اس کا بندوبست بھی پہلے ہی کر لیا گیا ہے۔ کرنل سچدیو کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آؤ ادھر سپیشل روم میں تاکہ وہاں اطمینان سے یہ ٹیپ سن سکیں۔..... شاگل نے ٹیپ ہاتھ میں لے کر انھتے ہوئے کہا اور رام لعل بھی انھے کھرا ہوا۔ شاگل اسے ساتھ لئے ایک چھوٹے سے کمرے میں آگیا جو ساؤنڈ پروف تھا۔ شاگل نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر الماری سے ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر نکال کر اس نے رام لعل کا دیا ہوا ٹیپ اس ریکارڈر میں لگایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

”سر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل سچدیو، دیال سنگھ، کرنل سکھ داس اور کامدیو سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور ان کے لاشیں برتی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کر ادی ہیں۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس علی عمران کو زندگی بھر بلاستنگ اشیش کے بارے میں کسی طرح بھی کچھ معلوم نہ ہو سکے گا۔ پھر کافستان جس لمحے چاہے صرف ایک بٹن دبا کر اس بلاستنگ اشیش کو آپسیٹ کر کے انہی میزاںکوں اور میزاںکوں کے پاکیشیا کے اس سب سے بڑے اڈے کو تباہ کر سکتا ہے۔..... بٹن دبئتے ہی وزیر اعظم کی آواز سنائی دی۔

”لیکن بلاستنگ اشیش کی تنصیب کرنے والے ماہرین اور اس کی کنٹرولنگ مشینزی وغیرہ ان کا کیا ہو گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان تک بھی پہنچ سکتی ہے۔..... صدر مملکت کی آواز سنائی دی۔“

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"ماہرین میں کوئی غیر ملکی تو نہیں تھا"..... صدر نے پوچھا۔
"تھے سر۔ تین ماہرین کا تعلق ایکریمیا سے تھا۔ ان کی لاشیں ایکریمیا بھجوادی گئی ہیں اور ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ تینوں روڈائیکسیڈ نٹ میں ہلاک ہوئے ہیں۔ اس روڈائیکسیڈ نٹ کا باقاعدہ سیٹ اپ کیا گیا تھا۔ ہر قسم کی شہادت۔ قانونی کارروائی سب کچھ مکمل کیا گیا ہے۔
ویسے بھی ان تینوں ماہرین کا تعلق کسی سرکاری آجمنسی سے نہیں تھا پرائیویٹ لوگ تھے"..... وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"آپ نے پہلے بتایا تھا کہ دیال سنگھ نے پاکیشیانی سائنس وان ڈاکٹر جہانگیر کو اغوا کرایا ہے اس کا کیا ہوا"..... صدر نے پوچھا۔

"اس سے میزائل اڈے کے بارے میں خصوصی معلومات حاصل کرنے کے بعد دیال سنگھ نے اسے ہلاک کر دیا تھا اور اس کی لاش بھی برقی بھٹی میں جلا دی تھی تاکہ کسی صورت بھی ہم پر حرف نہ آئے"۔
وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"اوکے نھیک ہے"..... صدر مملکت کی مطمئن آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پیپ ختم ہو گیا۔

"سر دیکھا آپ نے کس قدر اہم معلومات ہیں۔ اب میرا حق ہے کہ میں ڈبل معاوضہ وصول کروں"..... رام لعل نے شاگل کے چہرے پر نمودار ہونے والے حریت کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل تمہارا حق ہے"..... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشن پیش نکال لیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"کیا۔ کیا۔ نجج جنگ جتاب"..... رام لعل نے مشین پیش دیکھتے ہی اہتمائی بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

"تم غدار ہو۔ تم نے ہاتھ لائن کو پیپ کر کے ملک سے غداری کی ہے احمد آدمی جس منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے اتنے جتن کیے گئے تم نے اسے پیپ کر لیا۔ اگر یہ پیپ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ جاتی تو۔ اس نے تمہاری سزا موت ہے فوری موت"۔
شاگل نے اہتمائی غصیلے لجھے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رام لعل کچھ کہتا شاگل نے ٹریکر دبا دیا اور کمرہ مشین پیش کے دھماکوں اور رام لعل کے حلق سے نکلنے والی چیزوں سے گونج اٹھا۔ رام لعل کرسی سمیت نیچے جا گرا تھا لیکن شاگل اس وقت تک اس کے جسم پر گولیاں برستا رہا جب تک رام لعل کا جسم ساکت نہ ہو گیا۔ پھر شاگل نے ایک طویل سانس لیا اور مشین پیش کو جیب میں رکھ کر اس نے پیپ کو بھی جیب میں ڈالا اور ریکارڈر واپس الماری میں رکھ کر تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اپنے دفتر میں پہنچ کر اس نے جلدی سے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دنمبر پریس کر دیئے۔

"لیں سر"..... دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"پیشیل روم میں مخبر رام لعل کی لاش موجود ہے اسے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈلوادو"..... شاگل نے سرد لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں پر یہ یہ نہ ہاؤس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوانی آواز سنائی دی۔

"میں شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس مجھے صدر صاحب سے فوری اور مٹاپ ایم جنپی بات کرنی ہے"..... شاگل نے لجے کو باوقار اور بھاری بناتے ہوئے کہا۔ "ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ "ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"..... چند لمحوں بعد وہی نوانی آواز سنائی دی۔

"میں"..... شاگل نے کہا۔ "بات کچیے صدر صاحب لائن پر ہیں"..... نوانی آواز میں جواب دیا۔ "سر میں شاگل بول رہا ہوں جتاب"..... شاگل نے اہتمانی مودبانہ لجے میں کہا۔

"لیں کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"..... دوسری طرف سے صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر ذاتی ملاقات کے لئے تھوڑا سا وقت دیں اور وہ بھی فوری۔ اہتمانی اہم مسئلہ ہے۔ فون پر بات نہیں کی جا سکتی حوالے کے لئے بلاسٹنگ اسٹیشن کے الفاظ کہے جاسکتے ہیں"..... شاگل نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آجائیں فوراً بھی

ای وقت..... دوسری طرف سے صدر کے لجے میں بو کھلاہٹ موجود تھی حالانکہ وہ صدر مملکت تھے اس لئے عام طور پر بو کھلاہٹ کاشکارہ ہوتے تھے۔

"تمہینک یوسر"..... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ انٹھ کھرا ہوا اس کے پھرے پر صرفت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اس نے دل ہی دل میں وہ سب کچھ سوچ لیا تھا جس سے صدر اور وزیر اعظم پر اس کی اہمیت کا رب پڑ سکتا تھا۔ پھر انچھے تھوڑی در بعد وہ صدر مملکت کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے اہتمانی مودبانہ انداز میں صدر صاحب کو سلام کیا۔

"آئیں بیٹھیں"..... صدر نے اسے دیکھ کر سپاٹ لجے میں کہا۔

"تمہینک یوسر"..... شاگل نے مودبانہ لجے میں جواب دیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہیں آپ اور وہ نام جو آپ نے حوالے کے طور پر دیا تھا۔ اس کا علم آپ کو کیسے ہوا ہے"..... صدر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جتاب اگر کسی محفوظ کمرے میں بات ہو جائے تو"..... شاگل نے عاجزانہ لجے میں کہا تو صدر نے اثبات میں سر بلادیا اور کرسی سے انٹھ کھرے ہوئے۔ شاگل بھی جلدی سے انٹھ کر کھرا ہو گیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ گئے۔ صدر نے خود دروازہ بند کر کے ایک بٹن پر میں کر دیا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"..... صدر نے سیٹ پر بیٹھتے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ہوئے کہا تو شاگل نے جیب سے وہ نیپ نکالی جو رام لعل نے اسے لا کر دی تھی اور بڑے مودبادہ انداز میں صدر کے سامنے میز پر رکھ دی۔
”یہ کیا ہے“..... صدر نے حیرت سے نیپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہات لائیں پر آپ کی اور پرائم منسٹر صاحب کے درمیان ہونے والی گفتگو“..... جس میں آپ نے اور پرائم منسٹر صاحب نے کھل کر بلاسٹنگ اسٹیشن مشن کے بارے میں بات کی ہے۔..... شاگل نے جواب دیا تو صدر بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر شاگل کو اور نیپ کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ ہات لائیں کی نیپ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ صدر نے رک رک کر کہا۔۔۔

”آپ پہلے نیپ سن لجھئے پھر میں تفصیل سے سب کچھ عرض کر دوں گا۔۔۔ شاگل نے کہا تو صدر دوبارہ کرسی پر بیٹھے انہوں نے میز کی سب نجیلی دراز کھوی اس میں موجود ایک اہتمائی جدید ساخت کا نیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور پھر شاگل کی دی ہوئی نیپ انہوں نے خود لپٹنے ہاتھوں سے نیپ ریکارڈر میں لگائی اور بٹن دبادیا۔۔۔

”سر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل سچدو“..... نیپ ریکارڈر سے وزرا حکومت کی آواز نکلنے لگی تو صدر صاحب نے بے اختیار

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا جب کہ شاگل کے بیوی پر مسکراہٹ پھیلنے لگی نیپ مسلسل چل رہا تھا جب نیپ ختم ہوا تو شاگل نے انہیں کر نیپ کا بٹن آف کر دیا۔

”یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ کم از کم میں تو اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ پرائم منسٹر اور میرے درمیان ہات لائیں پر ہونے والی گفتگو بھی نیپ ہو سکتی ہے۔۔۔ یہ تو ملک کے خلاف سب سے بڑی سازش ہے۔۔۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔۔۔“..... جناب پرائم منسٹر ہاؤس میں ایک آدمی آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی ہے اس کا نام رام لعل ہے۔۔۔ اس نے خفیہ مقاصد کے تحت یہ نیپ کی ہے۔۔۔ میں اپنی آنکھیں ہمیشہ کھلی رکھتا ہوں اس لئے میرے خاص آدمی پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود ہیں اس لئے مجھے اس کے بارے میں اطلاع مل گئی میں نے خفیہ طور پر رام لعل کو نیپ سمیت لپٹنے ہیڈ کو رٹر منگوایا۔۔۔ پھر نیپ سنبھل کے بعد میں نے رام لعل کو اس کی غداری کی سزادے دی۔۔۔ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا اور نیپ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔۔۔ شاگل نے اپنی اہمیت جانتے ہوئے کہا۔۔۔

”اوہ اوہ واقعی آپ جیسے فرض شاس آفیسر کسی بھی ملک کا سرمایہ ہوتے ہیں۔۔۔ اگر یہ نیپ پاکیشیا کے ہاتھ لگ جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔ صدر نے کہا۔۔۔

”یہ نیپ ہاکیشیا کے لئے ہی بنائی گئی تھی جناب۔۔۔ اس رام لعل

نے مرنے سے پہلے بتایا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا کی سیکرٹ سروس سے ہے ویسے وہ اپنے آپ کو چھپانے کے لئے کافستان سیکرٹ سروس کے لئے مخبری کرتا رہتا تھا لیکن میری عادت ہے کہ اپنے مخبروں پر بھی اعتماد نہیں کرتا اور ہمیشہ ان کی خفیہ نگرانی کرتا رہتا ہوں۔ آج اس خفیہ نگرانی کے نتیجے میں یہ ٹیپ میرے ہاتھ لگ گیا ہے ورنہ ہم مطمئن رہ جاتے اور ٹیپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ جاتا۔ شاگل نے اور زیادہ اپنی اہمیت جاتے ہوئے کہا۔

«گذشو۔ آپ کو اس کا بھرپور انعام ملے گا۔ آپ نے ملک کا اہم ترین منصوبہ آوث ہونے سے بچایا ہے ویری گذشو۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھالیا اور دو نمبر پر لیں کر دیئے۔ «لیں سر۔ دوسری طرف سے ان کے ملزی سیکرٹری کی مودبادش آواز سنائی دی۔

«پرائم منسٹر صاحب سے جہاں بھی وہ ہوں فوری طور پر رابطہ قائم کرو اور میری طرف سے پیغام دو کہ وہ سب مصروفیات منسوخ کر کے فوری طور پر ہمہان سپیشل روم میں میرے پاس پہنچ جائیں۔ صدر نے تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد پرائم منسٹر صاحب سپیشل روم میں داخل ہوئے۔ شاگل اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے مودبادش انداز میں سلام کیا۔ پرائم منسٹر صاحب صدر صاحب کے اس سپیشل روم میں شاگل کو دیکھ کر حیران نظر آرہے تھے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”سر خیریت۔ آپ نے ایر جنسی کال کی ہے۔ پرائم منسٹر نے سلام کرتے ہوئے حیرت بھرے لمحے میں صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”یعنیں مسٹر شاگل آپ بھی بینچھ جائیں۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا چونکہ جدید ساخت کے ٹیپ ریکارڈ میں خاص طور پر الیسا سسٹم موجود ہے کہ جب بھی ٹیپ آف کی جائے وہ خود بخود ریو اسٹڈ ہو جاتی ہے اس لئے شاگل نے بھی ٹیپ ریو اسٹڈ کیے بغیری صدر کو لا کر دے دیا تھا اور آب بھی صدر صاحب نے اسے ریو اسٹڈ نہیں کیا تھا۔ ریکارڈر کا بٹن آن ہوتے ہی پرائم منسٹر کی آواز سنائی دینے لگی تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے ان کے پھرے پر اہتمامی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور پھر جیسے جیسے ان کی گفتگو آگے بڑھ رہی تھی پرائم منسٹر کی حالت دیئے گئی جا رہی تھی۔ جب کہ شاگل اور صدر دونوں خاموش بینچھ ہوئے تھے۔

”یہ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کس نے کیا ہے۔ ہاتھ لائیں کی گفتگو ٹیپ کیسے ہو گئی۔ گفتگو ختم ہوتے ہی پرائم منسٹر نے ایک لحاظ سے اہتمامی بو کھلانے ہوئے انداز میں چھنتے ہوئے کہا حالانکہ وہ ملک کے پرائم منسٹر تھے اور ان کے سامنے ملک کے صدر موجود تھے لیکن سچوئشن ہی ایسی تھی کہ ان کے ذہن میں شاید کسی پر ڈنو کوں کا کوئی تصور ہی نہ رہا تھا۔

”جو حالت آپ کی ہو رہی ہے ٹیپ سن کر یہی حالت میری بھی

بولی تھی۔ یہ بیپ مسٹر شاگل نے لا کر دی ہے۔ صدر نے کہا تو پرائم منسٹر پونک کر شاگل کی طرف دیکھنے لگے تو شاگل نے وہی ساری کہانی دوبارہ دوہرای جو اس سے چھٹے وہ صدر کو سننا چکا تھا۔

اوه اوه ویری بیڈ ریسلی ویری بیڈ میرے تو ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہ تھا کہ ہات لائن کو بھی بیپ کیا جاسکتا ہے۔ پرائم منسٹر ساحب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اگر مسٹر شاگل آنکھیں کھلی نہ رکھیں تو نجاتے کیا کیا ناممکن ممکن ہو جائے۔ صدر نے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

لیں سر۔ میں مسٹر شاگل کی صلاحیتوں کا دل سے قائل ہو گیا ہوں۔ پرائم منسٹر نے جواب دیا تو شاگل کا چہرہ فرط سرت سے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

آپ اب پرائم منسٹر یا وس میں سخت انکواری کرائیں کہ رام لحل آخر کس طرح ہات لائن کو بیپ کرنے میں کامیاب ہوا۔ حالانکہ ہات لائن کا سسم ایسا ہوتا ہے کہ اسے کسی صورت بھی بیپ نہیں کیا جا سکتا۔ صدر نے کہا۔

لیں سریا انتہائی ضروری ہے۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

اوکے یہ بیپ اب خالع کر دیا جائے گا اور مسٹر شاگل کو سرکاری طور پر انعام دیا جائے گا۔ صدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو شاگل نے جلدی سے سلام کر کے شکریہ ادا کیا اور پھر تینوں ایک دوسرے کے

یچھے چلتے ہوئے سپیشل رومن سے دفتر میں آگئے۔

”سر میری ایک گزارش ہے۔ اچانک شاگل نے کہا تو صدر اور پرائم منسٹر دونوں اسے دیکھنے لگے۔

”لیں۔ کھل کر بات کریں کیا کہنا چلہتے ہیں آپ۔ صدر نے کہا۔

”سریا بات تو طے ہے کہ یہ بیپ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تیار کرایا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس منصوبے کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ مجھے بھی اس کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکا اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ لازماً اس منصوبے کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے گی۔ شاگل نے کہا۔

”اس بات کی آپ فکر نہ کریں جو کچھ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک چکھتا ہے وہ بھی منصوبے کے تحت ہی ہبھجا یا گیا ہے۔ اس بیپ کی بات دوسری ہے بہر حال یہ بھی ان تک نہیں بخیخ سکا اس لئے یہ منصوبہ خفیہ ہے اور خفیہ رہے گا۔ پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن سروہ لوگ یہاں لازماً آئیں گے۔ شاگل نے کہا۔

”یہ آپ کی ڈیونی ہے کہ آپ انہیں ختم کر دیں۔ پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

آپ کے لئے اس بار کام آسان ہو گا مسٹر شاگل آپ نے مشن سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بے نیاز ہو کر صرف ان کا ٹھکھا کرنا ہے اور انہیں ختم کرنا ہے اور بس۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سر"۔۔۔۔ شاگل نے جواب دیا اور پھر سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا اور دفتر سے باہر آگیا۔ اس کا پھرہ احتیائی صرت سے کھلا پڑ رہا تھا کیونکہ اس نے صدر اور پرائم منسٹر دونوں پر اپنی اہمیت بھی جتادی تھی اور ایک لحاظ سے اب سیکرٹ سروس کے خلاف صرف اس کی ۶ بجنسی کو کام کرنے کا حکم بھی مل گیا تھا اس لئے لپنے دفتر کی طرف واپس جاتے ہوئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کی پلاتنگ بناتا چلا جا رہا تھا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیر و احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"بینخو کیا بات ہے الجھے الجھے سے دکھائی دے رہے ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جو زف ایکریمیا سے سپیشل کوریئر سروس سے آنے والا لفافہ دے گیا ہے۔ اس نے ہبھاں فون کیا تھا تو میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ لفافہ ہمیں دے جائے"۔۔۔۔ بلیک زیر دنے کہا۔

"اچھا تو اسی لئے لمحہ رہے ہو کہ اس میں سے کاغذات نکلے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے کاغذات ہی نکل سکتے تھے اس میں سے"۔۔۔ بلیک زیر دنے عمران کے فقرے کا مطلب نہ کھجھتے ہوئے حریت بھرے لجھے میں کہا۔
"آج کل جن لفافوں کا ہمارے ملک میں رواج چل نکلا ہے ان میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کرنی نوٹ ہوتے ہیں۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار ہنس پڑا۔

"ناژران بول رہا ہوں سر"..... دوسری طرف سے ناژران کی مودبائی آواز سنائی دی۔

"میں کیا رپورٹ ہے"..... عمران نے اسی طرح سپاٹ لجھے میں پوچھا۔

"باس انتہائی اہم اور حیرت انگیز معلومات ملی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر جہانگیر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاش بھی بر قی بھئی میں جلا دی گئی ہے یہ کام ماسٹر ز کے سربراہ دیال سنگھنے کیا ہے۔ اور دوسری اہم بات جس کی میں پہلے بھی رپورٹ دے چکا ہوں کہ پرائم منسٹر ہاؤس میں پرائم منسٹر صاحب نے از خود کافرستان کی چار خفیہ ہجنسیوں کے سربراہوں کو ہلاک کر دیا ہے اور پھر ان کی لاشیں جلوہ دی گئی ہیں اور تیسرا اور سب سے اہم رپورٹ پاکیشیا کے خلاف کافرستان کے ایک اہم ترین مشن کے بارے میں ملی ہے۔ یہ مشن بلاسٹنگ اسٹیشن کے طور پر پاکیشیا کے میزاں کل اڈے کے نیچے انتہائی خفیہ طور پر قائم کیا گیا ہے اور اس کا آپریٹنگ سوچ پرائم منسٹر صاحب کی ذاتی تحویل میں ہے اور اس مشن سے کافرستان کی معروف ہجنسیوں سیکرت سروس، زیر و فورس، پاوار ہجنسی اور ملٹری انسٹیلی جس سب کو بے خبر رکھا گیا ہے۔..... ناژران نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینخ لئے۔

"یہ معلومات کیسے ملی ہیں"..... عمران نے اسی سپاٹ لجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"میں اس لئے نہیں لمحہ رہا تھا کہ لفافے میں سے کرنی نوٹوں کی بجائے کاغذات کیوں نکلے ہیں بلکہ اس لئے لمحہ رہا تھا کہ ان کاغذات میں جس مشیزی کی تفصیلات دی گئی ہیں اس مشیزی کو پہاڑی علاقے میں خفیہ بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کرنے کے لئے ہی کام میں لایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے دوست نے تین ایکری بھی بلاسٹنگ ماہرین کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ یہ تینوں دیال سنگھ کے ذریعے مشیزی کے ساتھ کافرستان گئے تھے لیکن ان کی لاشیں واپس آئی ہیں۔ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تھے۔..... بلیک زیر و نے کہا تو عمران بھی چونک پڑا۔ بلیک زیر و نے دراز سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ کھولا اور اس میں موجود کاغذات نکال کر اس نے انہیں دیکھنا شروع کر دیا۔

"اب یہ بات حتی طور پر طے ہو گئی کہ یہ بلاسٹنگ اسٹیشن پاکیشیا کے میزاں کل اڈے کے نیچے بنایا گیا ہے لیکن غیر ملکی ماہرین کی اس طرح اچانک موت یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔..... عمران نے بڑداتے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کل وہ جوئے کے سلسلہ میں یہاں کے ایک مجرم سنیڈیکٹ کا بھاری رقم کا نادہند تھا اور ان لوگوں نے اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں دینی شروع کر دی تھیں اس لئے وہ رضامند ہو گیا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ اس نے کہا کہ وہ اس کی ایک کاپی شاگل کو بھی دے گا۔ چنانچہ فیصل جان نے بھے سے بات کی اور پھر ہم نے ساتھ لاکھ روپے کے عوض یہ ٹیپ خرید لیا۔ اس ٹیپ سے ہی یہ ساری معلومات ملی ہیں۔ جو میں نے آپ کو پہلے بتائی ہیں۔..... نائز ان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”وہ ٹیپ سنواو۔“..... عمران نے تمثیر لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کافرستان کے پرائم منسٹر کی آواز سنائی دینے لگی۔ دوسری طرف سے کافرستان کے کافرستان کے پرائم منسٹر کی آواز سنائی دینے لگی۔ سر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کرنل چدیو، دیال سنگھ، صدر کے درمیان ہات لائن کو اہتمائی خفیہ طور پر ٹیپ کرنے کا خصوصی بندوبست کر لیا تھا جس کے وجہ سے اس نے پرائم منسٹر اور صدر کے درمیان ہات لائن پر ہونے والی ایک اہتمائی اہم گفتگو کو ٹیپ کر لیا ہے اور اب یہ ٹیپ وہ شاگل کو فروخت کرے گا۔ فیصل جان نے اس گفتگو کا جب اشارہ معلوم کیا تو پہ چلا کہ یہ گفتگو پاکیشیا کے خلاف کسی اہم مشن کے سلسلے میں ہے تو اس نے رام نعل کو مشورہ دیا کہ وہ شاگل کو یہ ٹیپ فروخت نہ کرے بلکہ اسے فروخت کر دے وہ اس کا معاوضہ منہ مانگا دے گا ہمیں تو وہ راضی نہ ہوا لیکن جب اسے اہتمائی گران قدر معاوضے کی آفردی گئی تو وہ رضامند ہو گیا۔ آج

”گذشو۔ یہ واقعی اہتمائی اہم ترین اور مصدقہ معلومات ہیں۔ تم

نے اور فیصل جان دونوں نے اہتمائی اہم کام کیا۔ اس رام لعل کے بارے میں مزید کچھ سپہ چلا کہ اس نے بیپ شاگل کو دیا ہے یا نہیں۔ عمران نے سنجیدہ لججے میں کہا۔

”یہ سر ابھی تھوڑی درجہ پر رپورٹ ملی ہے کہ شاگل کے آفس سے رام لعل کی لاش انخواہی گئی ہے اور شاگل سیدھا پریڈیٹ نٹ ہاؤس گیا ہے اور ابھی تک وہیں ہے۔“ نازران نے جواب دیا۔

”یہ اچھا ہوا کہ اب رام لعل یہ نہ بتا سکے گا کہ اس نے بیپ فیصل جان کے بھی حوالے کی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ سرو یہ فیصل جان اس سے خاص میک اپ میں ملتا ہے اس لئے وہ فیصل جان کے بارے میں کچھ نہیں جان سکتا تھا۔“ نازران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ایسے معاملات میں اسی طرح محتاط رہنا چاہئے۔“ عمران نے تحسین آمیز لججے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھینک یو سر۔ ویسے آپ حکم دیں تو اسٹیشن کے خلاف میں کام شروع کر دوں۔“..... نازران نے مسرت بھرے لججے میں کہا۔

”نہیں اس سلسلے میں اگر کام ہوا تو وہ سیکرٹ سروس کی نیم کرے گی۔ البتہ تمہیں اطلاع کر دی جائے گی تاکہ اگر انہیں ضرورت ہو تو تم اور تمہارے ساتھی انہیں سپورٹ کر سکیں۔“..... عمران نے سرو لججے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ تو اہتمائی اہم بیپ حاصل کر لی ہے فیصل جان نے۔ لیکن یہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ ہاتھ لائن کو کس طرح بیپ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسے خفیہ رکھنے میں اہتمائی سخت حفاظتی انتظامات کیے جاتے ہیں۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ایسا ہی ہوتا ہے لیکن موجودہ دور میں سائنسی تجادلات اس تیزی سے سامنے آرہی ہیں کہ اب کسی چیز کو بھی محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ تمہارے ذہن میں شاید یہ خدشہ موجود ہے کہ شاید بیپ فرضی طور پر رقم حاصل کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے میں پرائم منسٹر اور صدر دونوں کی آوازوں کے ساتھ ساتھ ان کے مخصوص لججے اور ان کے عام طور پر استعمال ہونے والے مخصوص الفاظ کے بارے میں بھی جانتا ہوں اس لئے یہ بیپ سو فیصد اصل ہے۔“ ویسے بھی اس لفافے میں سے نکلنے والے کاغذات نے بھی اس کی گواہی دے دی ہے اور تین غیر ملکی ماہرین کی موت کے بارے میں بھی بیپ میں بات چیت ہوئی ہے اس لئے اس قدر اہم باتیں فرضی نہیں ہو سکتیں۔“ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اشبات میں سرہناد دیا۔

”پھر اب کیا پروگرام ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس مشن کے تین اہم پوائنٹس ہیں ایک تو وہ بلاسٹنگ اسٹیشن ہے۔ دوسرا آپرینٹنگ مشین جو لوگاری پہاڑی کی خفیہ لیبارٹری میں موجود ہے اور تیسرا اس کا آپرینٹنگ سوچ جو کافرستان کے پرائم منسٹر کی تحویل میں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اہم وہ بلاسٹنگ اسٹیشن ہے۔ اسے ختم کرنا

ضروری ہے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں بنیادی بات تو ہی ہے لیکن جو مشیزی منگوا کریے اسیشن قائم کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اسیشن کو ختم کرنا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس مشیزی میں ایسا سسٹم بھی ہوتا ہے جو اس بلاسٹنگ اسیشن کو ہر لحاظ سے محفوظ کر دیتا ہے۔ پھر اس نیپ سے یہ بات بھی سلمنے آئی ہے کہ خصوصی طور پر ایسے انتظامات کے کئے ہیں کہ اگر اس بلاسٹنگ اسیشن کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ بلاسٹ ہو جائے گا اور اگر یہ بلاسٹ ہو گیا تو ہمارا اڈہ ولیے ہی ختم ہو جائے گا۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”لیکن یہ بات تواڑے کے فرش سے نیچے سوراخ کرنے کے بارے میں کی گئی ہے۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسی سے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس اسیشن کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ ظاہر ہے پاکیشیا کے علاقے میں ایسا اڈہ سوچ بھج کر ہی بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اب اس کی حفاظت خود تو نہیں کر سکتے۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اثبات میں سر ملا دیا۔

”تو پھر آپ کے ذہن میں یہی پروگرام ہے کہ اس پہاڑی لیبارٹری میں موجود اس مشین کو ختم کیا جائے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”اے ختم کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ وہ کمپیوٹر ایڈڈہ ایسا سسٹم دوبارہ بنانا کرنے کے لئے بھی اور ضروری نہیں کہ اس اڈے میں نصب کریں کسی بھی اور اڈے پر نصب کیا جا سکتا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شدید لمحن کے تاثرات ابھر آئے۔

”تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”میں کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا ہوں کہ جس سے کافرستان آخری لمحوں تک یہی سمجھتا رہے کہ اس کا بلاسٹنگ اسیشن محفوظ ہے لیکن جب وہ اسے بلاسٹ کرنے لگے تو پتہ چلے کہ وہ بلاسٹ نہیں ہو سکتا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن یہ بلاسٹنگ تو ظاہر ہے وہ جنگ کے موقع پر ہی کر سکتے ہیں اور جنگ اس دور میں آسانی سے تو نہیں ہو سکتی۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر رنگا دیا۔

”اس بلاسٹنگ اسیشن کو ناکارہ کیے جانے کے علاوہ اور کوئی نہ صورت بھج میں نہیں آرہی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

”لیکن جیسے ہی انہیں اطلاع ملے گی کہ ہم اسے ناکارہ کرنے کی کوشش کر رہیں ہیں وہ اسے بغیر جنگ کے بھی تو بلاسٹ کر سکتے ہیں ظاہر ہے یہ بلاسٹنگ ہمارے ہی علاقے میں ہو گی۔ اس لئے اس کی ذمہ داری ان کے سر پر بھی تو نہیں ڈالی جا سکتی۔۔۔ بلیک زیرو نے

کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر کیا کیا جائے یہ تو عجیب سامنہ ہے کہ کافرستان اپنا مشن مکمل کر چکے ہیں۔ ہمیں اس مشن کے بارے میں تمام معلومات بھی مل گئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم اپنا مشن کسی بھی لحاظ سے مکمل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور ہر طرف سے بات ہمارے خلاف ہی جاتی ہے۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس پہاڑی میں موجود مشین کے اندر جو آپرینگ مشیزی ہے اس میں کوئی ایسا ساتھی ردوبدل کر دیا جائے کہ وہ پرائیم مسٹر کی طرف سے سوچ آن ہونے پر آپسیت ہی نہ ہو۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے اس کے لئے اس لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کرنا پڑے گا اور انہیں اس کی اطلاع مل جائے گی اور پھر پرائیم مسٹر نے کیا کرنا ہے صرف ایک سوچ ہی تو دبانا ہے اور ہمارا اڈہ ختم اور ملک کا دفاع بیکار۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ پہلے پرائیم مسٹر سے وہ سوچ حاصل کیا جائے پھر جب تک وہ دوسرا سوچ تیار کرائیں اس وقت تک اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے اور سب سے آخر میں اس اسٹیشن کو۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپرینگ سوچ ایک سے زیادہ ہوں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پھر..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کافرستان کے پرائیم مسٹر کو ہی ختم کر دیا جائے۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"نہیں یہ احتیاطی اقدام ہے اور ہمارے دائرہ کار سے بھی باہر ہے۔
ویسے بھی سیاسی لوگوں کی موت ہمیشہ ملک کی سلامتی کو نقصان ہی پہنچاتی ہے، ہمیں کچھ اور سوچتا ہو گا۔ بہر حال ایک کپ چائے بناؤ میں اس دوران اس کا کوئی حل سوچتا ہوں۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور کرسی سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اور عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے بر کیا۔

"یہ بھجنے چائے۔ تھوڑی در بعد بلیک زیرو کی آواز سن کر عمران نے آنکھیں کھولیں۔

یہ مشن تو واقعی امپاسیبل بن گیا ہے جس اینگل پر بھی سوچو اتنا نقصان ہی نظر آتا ہے۔ بلیک زیرو نے دوسری پیالی اٹھائے اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی ہے لیکن کوئی چیز امپاسیبل نہیں ہوا کرتی۔
کوئی نہ کوئی حل کوئی نہ کوئی راستہ بہر حال پیدا ہوتا ہے اب یہ اور بات ہے کہ راستہ یا حل ہماری کچھ میں نہ آ رہا ہو۔" عمران نے جواب دیا اور پھر پیالی اٹھا کر اس نے منہ سے لگائی۔ چائے سپ کرنے کے بعد اس نے پیالی واپس میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور

انھیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
پی اے نو سیکرٹری وزارت خارجہ رابطہ قائم ہوتے ہی

دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔
ایکسٹو عمران نے مخصوص لججے میں کہا۔

میں سریں سرے ہو لڈ آن کریں سر دوسری طرف سے سر
سلطان کے پی اے کی بو کھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیلو میں سلطان بول رہا ہوں چند لمحوں بعد دوسری طرف
سے سرسلطان کی باوقار آواز سنائی دی لیکن لججہ مود بانہ ہی تھا۔

آپ وزارت خارجہ کے سیکرٹری ہیں۔ کیا آپ کے پاس ہمسایہ
ممالک کے پرائم منسٹر کے غیر ملکی دوروں کے بارے میں بھی کوئی
اطلاعات ہوتی ہیں عمران نے انتہائی سمجھیدہ لججے میں کہا۔

میں سرے پرونو کوں کے تحت ایسی اطلاعات دوسرے ممالک کو
باقاعدہ ارسال کی جاتی ہیں سرسلطان نے جواب دیا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر عنقریب کسی غیر ملک کے دورے پر جا
رہے ہیں یا نہیں عمران نے پوچھا۔

جی ہاں وہ آئندہ ہفتے یورپ کے دورے پر جا رہے ہیں وہاں انہوں
نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شرکت کرنی ہے سر
سلطان نے جواب دیا۔

وہ ملک سے کس تاریخ کو جائیں گے اور یہ دورہ کتنے روز ہو گا مجھے
پوری تفصیل چاہیئے عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اگر آپ ایک منٹ ہو لڈ فرمائیں تو میں تفصیل بتا سکتا ہوں۔
سرسلطان نے کہا۔

ٹھیک ہے بتائیں عمران نے کہا۔

سرپرائم منسٹر کافرستان آج سے دو روز بعد دورے پر روانہ ہو رہے
ہیں وہ تین ممالک کا دورہ کریں گے اور بین الاقوامی کانفرنس بھی ائینڈ
کریں گے ان کا یہ دورہ چھ روز کا ہے تھوڑی در بعد سرسلطان نے
جواب دیا۔

اس دورے میں کوئی ترمیم یا صدیلی تو ممکن نہیں ہے۔ عمران
نے پوچھا۔

نہیں جتاب یہ طے شدہ دورہ ہے سرسلطان نے جواب
دیا۔

اوکے تھینک یو عمران نے کہا اور سیور کھو دیا۔
لگتا ہے آپ نے کوئی پلان بنایا ہے بلیک زیر دن
مسکراتے ہوئے کہا۔

پہلے تو نہیں بنایا تھا لیکن سرسلطان کے بتانے پر پلان بن گیا ہے
سب سے اہم اور چیزیدہ مسئلہ اس آپرینگ سوچ کا تھا کہ جیسے ہی پرائم
منسٹر کافرستان کو اطلاع ملتی کہ بلاسٹنگ اسٹیشن یا اس کی آپرینگ
مشیزی کے خلاف کام ہو رہا ہے۔ وہ اس اسٹیشن کو بلاست کر سکتے تھا
لیکن اب ان کے دورے کی وجہ سے یہ خدشہ ختم ہو گیا۔ عمران نے
کہا۔

لیکن وہ کسی اور کو توهہ ایات دے سکتے ہیں یا یہ سوچ وہ صدر کافرستان کے حوالے بھی کر سکتے ہیں بلیک زیرو نے کہا۔
”نہیں رام لعل کی موت کے بعد یہ خدشہ ختم ہو چکا ہے کیونکہ خفیہ ہجنسیوں کے سربراہوں کی اس انداز میں ہلاکت کا مطلب ہے کہ وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم تک اس کی اطلاع کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتی اور ان کا مشن محفوظ ہے اور جہاں تک نیپ کا تعلق ہے وہ ظاہر ہے رام لعل کے ذریعے شاگل اور شاگل کے ذریعے صدر اور وزیر اعظم تک پہنچ چکی ہو گی اس لئے اس نیپ کے ہمارے پاس پہنچنے کا بھی خدشہ نہیں رہا عمران نے کہا۔

”لیکن ہو سکتا ہے کہ شاگل نے اس رام لعل سے یہ معلوم کر لیا ہو کہ اس کی دوسری کاپی کسی کو فردخت کی ہے بلیک زیرو نے کہا۔

”یہی تو خوبی ہے شاگل میں جس کی وجہ سے میں اس کی قدر کرتا ہوں اور باوجود موقع ملنے کے اسے ہلاک نہیں کرتا کہ اس جیسا جذباتی آدمی شاید ہی پھر کافرستان کو ملے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ شاگل نے نیپ سنتے ہی رام لعل کو غداری کے جرم میں فوری ہلاک کر دیا ہو گا اور اس نے نیپ کو اپنا کار نامہ بنایا کہ صدر اور پر ام منزر کے سامنے پیش کیا ہو گا۔ اس جسمی جذباتی آدمی کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ رام لعل اس کی دوسری کاپی بھی کر سکتا ہے اس لئے ان کے ذہنوں میں اس کے بارے میں کوئی فوری خدشہ موجود نہیں ہو گا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دوسری بات یہ کہ ایسے بلاسٹنگ اسٹیشن اہتمامی نازک حالات میں فائز کیے جاتے ہیں ورنہ بغیر جنگ کے انہیں فائز نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ اس طرح اصل جنگ چھڑ جانے کا بھی خطرہ پیدا ہو سکتا ہے اس سے ایسے اقدامات اہتمامی سوچ سمجھ کر کیے جاتے ہیں ”..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اشبات میں سر بلادیا۔

”آپ پلانٹنگ بتا رہے تھے بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں پلانٹنگ یہ ہے کہ ہم پر ام منزر کے اس چہ روزہ دورے سے فائدہ اٹھائیں اور اس دوران لیبارٹری میں موجود مشین جس میں آپریٹنگ مشیزی موجود ہے حاصل کر لیں ”..... عمران نے کہا۔

”لیکن آپ نے پہلے کہا ہے کہ وہ ایسی مشیزی دوبارہ تیار کر سکتے ہیں ”..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں کر سکتے ہیں اور یقیناً کریں گے لیکن اگر اس مشیزی پر کام ماہرین کریں تو ایسے کوڈ حاصل کیے جا سکتے ہیں کہ جس کی مدد سے بلاسٹنگ اسٹیشن میں موجود کمپیوٹر کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے جسیے ہی وہ ناکارہ ہو گا اس وقت بلاسٹنگ اسٹیشن کو ختم کیا جا سکتا ہے ”..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ واقعی یہ واقعی قابل عمل اور بہترین حل ہے بلیک زیرو نے اہتمامی سرت بھرے لجھے میں کہا۔

”بہترین اگر نہیں تو بہر حال امکانی حل ضروری ہے۔ جب تک وہ مشیزی سامنے نہ ہو۔ بلاسٹنگ اسٹیشن کے کمپیوٹر کو فیڈ کیے گئے

زیادہ بھی لگ سکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔
 ”شاگل کیسے پچھے لگ جائے گا۔..... بلیک زیرو نے کہا۔
 ”شاگل نے یہ بیپ من لیا ہے۔ صدر اور پرائم منسٹر سے بھی اس نے مل لیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ صدر یا پرائم منسٹر سے کسی صورت بھی کوئی ایسا مشن نہیں سونپ سکتے جس سے انہیں خطرہ پیدا ہو سکے کہ مجھے اس مشن کا عالم ہو سکتا ہے۔ پہلے بھی پرائم منسٹر نے اس مشن کو نہ صرف شاگل بلکہ ایسی دوسری ۶ جنسیوں سے بھی خفیہ رکھا ہے جن کا کسی طرح بھی تعلق ہم سے ہو سکتا ہے اور پھر انہوں نے ان خفیہ ۶ جنسیوں کے سربراہوں کی ہلاکت۔ ماہرین اور حتیٰ کہ غیر ملکی ماہرین کی ہلاکت کا انتہائی اقدام بھی اس لئے کیا ہے کہ اس مشن کی بھنک کسی طرح ہمارے کانوں تک نہ پہنچ سکے اور شاگل کا تعلق سب سے زیادہ ہم سے ہے۔ انہیں خدشہ ہو سکتا ہے کہ اگر شاگل کو اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی گئیں یا اسے کسی ایسی جگہ حفاظتی ذیوٹی دے دی گئی جس کا تعلق اس مشن سے ہو تو لامحالہ ہم تک بات پہنچ جائے گی اس لئے انہوں نے لامحالہ شاگل کو کہا ہو گا کہ وہ ہم پر نظر رکھیں اور ہم جیسے ہی کافرستان میں داخل ہوں وہ ہمیں ختم کرنے کے مشن پر کام کرے۔ اور یہ بات ہمیں بھی معلوم ہے کہ ہماری اور خاص طور پر میری کافرستان میں موجودگی کا کسی نہ کسی طرح بہر حال شاگل کو علم ہو ہی جاتا ہے۔ اس کی سیکرت سروس کے ہمارا یہ تیز رفتار مشن مقابلے کی زد میں آجائے گا اور اس طرح وقت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

محضوں کو ڈرچیک نہیں کیے جا سکتے اور جب تک وہ چیک ہو کر بدلتے نہ جائیں اس وقت تک بلاستنگ اسٹیشن کو چھڑا بھی نہیں جا سکتا۔ چنانچہ جب تک کافرستانی ماہرین دوسری مشیزی تیار کر کے اسے نصب کریں گے اس وقت تک ہم کمپیوٹر فیڈنگ تبدیل کر چکے ہوں گے اور اس کے بعد بلاستنگ اسٹیشن تو بہر حال ہمارے ہی علاقے میں ہے اسے آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اب انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا ہو گا۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں میں ان چھ روز کے اندر ہر صورت میں نہ صرف یہ مشیزی حاصل کرنا چاہتا ہوں بلکہ اس دوران بلاستنگ اسٹیشن کو بھی کمپیوٹر کے لحاظ سے ناکارہ کر دینا چاہتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں ایسا ہی ہونا چاہیے تو پھر آج ہی روایہ ہو جائیں۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ ایکشن میں نہیں بلکہ سیکرت سروس کی ٹیم کرے گی۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب کیا آپ ٹیم کے ساتھ نہیں جائیں گے۔..... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”میں اگر جاؤں گا تو شاگل میرے پیچے لگ جائے گا۔ اس طرح ہمارا یہ تیز رفتار مشن مقابلے کی زد میں آجائے گا اور اس طرح وقت

مخربوں کو ارت کر دیا ہو گا کہ وہ ہم پر خاص طور پر نظر رکھیں اس لئے میں نے جسیے ہی کافرستان کا رخ کیا شاگل ہمارے راستے میں دیوار بننے کی کوشش کرے گا اس طرح یہ اہتمامی محض وقت ختم ہو سکتا ہے اور پرائم منسٹر صاحب کے دورے سے واپس آجائے کے بعد ظاہر ہے اس پلاتنگ پر کسی صورت بھی عمل نہیں کیا جا سکتا اس لئے پہاڑی لیبارٹری سے مشین حاصل کرنے کا مشن سیکرٹ سروس کے وہ سمبران کریں گے جو باہر کم جاتے ہیں جن سے شاگل یا اس کے آدمی کم واقف ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ یہ مشن صدقی چوبان نعمانی اور خاور کے ذمے لگایا جائے لیکن یہ دیکھ لیجئے کہ یہ اہتمامی اہم ترین مشن ہے۔

کافرستان نے اس مشیزی کو سرراہ نہ رکھا ہوا ہو گا اور نہ ہی وہ لیبارٹری جس میں اس مشیزی کو رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہو گا۔ کوئی عام سی لیبارٹری ہوگی۔..... بلیک زیرونے کہا۔

”جن سمرز کے تم نے نام لئے ہیں انہیں بھی شاگل جانتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر۔..... بلیک زیرونے حیران ہو کر کہا۔

”اس اہم ترین اور سپیشل مشن کے لئے چیف آف سیکرٹ سروس کو خود جانا چاہئے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ میں تیار ہوں۔ میری تو اپنی بھی خواہش تھی لیکن میں نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس لئے بات نہ کی تھی کہ آپ انکار کر دیتے ہیں۔..... بلیک زیرونے اہتمامی سرت بھرے لجے میں کہا۔

”تجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے ظاہر۔ یہاں چونکہ تمہاری موجودگی ملک و قوم کے مفاد میں ہوتی ہے اس لئے میں تمہیں جانے سے روک دیتا ہوں۔ لیکن موجودہ مشن میں یہ بات اہتمامی ضروری ہے کہ کوئی ایسا آدمی اس مشن کو مکمل کرے جبے شاگل یا کوئی بھی وہاں کا اسجست نہ جانتا ہو اور پھر وہ آدمی ایسا بھی ہو جس میں اس اہم ترین مشن کو مکمل کرنے کی صلاحیتیں بھی موجود ہوں اس لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ تم جوزف کو اپنے ساتھ لے جاؤ گے اور یہ مشن تم نے اپنے طور پر مکمل کرنا ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا پھرہ سرت سے کھل اٹھا۔

”بہت شکریہ عمران صاحب میں انشاء اللہ یہ مشن مکمل کر کے ہی آؤں گا۔“..... بلیک زیرو کے لجے میں ایسی سرت تھی جسیے کسی دیہاتی بچے کو اچانک میلے چر جانے کی اجازت دے دی جائے۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آگئی تھی اور پھرہ سرت کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

”میں ٹیم کے ساتھ کافرستان جاؤں گا تاکہ شاگل کو بھا سکوں۔“ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ بھی جائیں گے تو پھر یہاں دانش میز میں کون رہے گا۔“ بلیک زیرو نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

اس کے لئے بہترین موقع ہو گا البتہ وہ میری بے حد عمت کرتا ہے۔..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”او کے پھر تم اپنا پلان بنالو۔ جس پہاڑی کے بارے میں ناڑان والی ٹیپ میں ذکر ہے اسے نقشے میں مارک کر کے اپنا پلان بنالو۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ مجھے اس لیبارٹی کی جباہی نہیں چاہئے بلکہ اس میں موجود آپریشنگ مشیری چاہئے جس کے ذریعے بلاسٹنگ اسٹیشن کو فائر کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا لیکن آپ اپنے پیش نظر کیا مشن رکھیں گے۔..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”میری کوشش ہو گی کہ پرائیم منسٹر کی عدم موجودگی میں وہ آپریشنل سوچ حاصل کر کے اس کی جگہ کوئی ایسا سوچ رکھ دوں کہ جس میں مختلف فیڈنگ ہوتا کہ جب تک بلاسٹنگ اسٹیشن ختم ہو جائے اس وقت تک یہ سوچ بھی بہر حال بیکار رہے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن جب آپریشنگ مشیری ہی ختم ہو جائے گی پھر اس آپریشنل سوچ کا تبدیلی سے کیا فائدہ ہو گا۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ انتہائی جدید سائنسی دور ہے ضروری نہیں کہ آپریشنل سوچ سے انکار کر دیا۔ تو ”عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار نہیں پڑا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”سلیمان کو مہماں شفت کر دیا جائے گا۔ - بظاہر وہ میری عدم موجودگی میں اپنے گاؤں گیا ہوا ہو گا لیکن وہ مہماں رہے گا۔ سرسلطان کو اطلاع دے دی جائے گی اور سلیمان کو بھی ضروری ہدایات دے دوں گا مجھے یقین ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں سلیمان معاملات کو آسانی سے سنبھال لے گا اور اگر کوئی ایرجنسی ہوئی تو وہ مجھے خصوصی ٹرانسیسیپر کال کر کے بھی مجھے سے ہدایات لے لے گا۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار نہیں پڑا۔

”مطلوب ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی با اختیار چیف سلیمان ہو گا۔..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بھی بے اختیار نہیں پڑا۔

”تم نے تو عدم موجودگی کی بات کی ہے مجھے تو خطرہ ہے کہ کہیں وہ موجودگی میں بھی چیف نہ بن جائے۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

”موجودگی میں کیا مطلب۔..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لجھ میں پوچھا۔

”اگر میری اور تمہاری واپسی کے باوجود اس نے سیٹ چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ تو ”عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار نہیں پڑا۔

”آپ کی حد تک تو یہ بات سچ ہو سکتی ہے کیونکہ اس نے آپ سے سابقہ تنخوا ہوں اور بونسوں کی وصولی کرنی ہے اور ظاہر ہے یہ

بہر حال سلمنے تو رکھنا ہی پڑے گا۔..... عمران نے کہا تو بلیک زورو نے اثبات میں سر بلادیا۔

”آپ کم از کم مجھے اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دیں گے کیونکہ قاہر ہے اس لیبارٹری میں ایک مشین تو نہ ہوگی۔..... بلیک زورو نے کہا۔

”اپریشنگ مشین بس چھوٹی سی ہوگی ایک چھوٹے سے باکس جتنی اسے اب وہ لیبارٹری کی کسی مشین میں چھپا کر رکھتے ہیں اس بارے میں تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ المتباہ لیبارٹری کے انچارج کو اس کے بارے میں لازماً معلوم ہوگا۔..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں۔..... بلیک زورو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہیں یہ بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ حکومت کافستان اس لیبارٹری کی حفاظت سے غافل نہیں ہوگی۔ ہو سکتا ہے انہوں نے خفیہ طور پر اس لیبارٹری کے گرد کسی بھنسی کو رکھا ہوا ہو۔ اور وہاں اس کے علاوہ لیبارٹری کے اندر داخلے کے لئے بھی خصوصی انتظامات کیے جاسکتے ہیں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کوئی تردد سرے سے ہی نہ کیا ہو۔ تاکہ اس کی اصل اہمیت کا اندازہ نہ لگایا جاسکے اس لئے تمہیں دونوں صورتیں ذہن میں رکھ کر اقدامات کرنے ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب اس قدر اہم پروجیکٹ کی آپریشنگ مشینزی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کی وجہ ہے وہ اس کی حفاظت سے کہیے غافل ہو سکتے ہیں۔..... بلیک زورو نے کہا۔

”یہ انسانی نفیات ہے کہ وہ ہمیشہ اس چیز کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے جس کی اہمیتی حفاظت کی جانی ہو۔ کافی عرصہ پہلے مجھے کافستان میں ایک ریل گاڑی کی عام مسافر کلاس میں سفر کرنا پڑا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک تاجر نے اپنی جیب سے بھاری رقم نکال کر ایک عام سے تھیلے میں ڈالی اور اس تھیلے کو اپنی سیٹ پر ایک طرف رکھ دیا جیسے اس کی کوئی اہمیت نہ ہو اور خود اس نے بریف کمیں کو اپنے سر کے نیچے رکھا اور اس کے گرد اس طرح بازوؤں کا حلقة کر لیا جسیے اس کے اندر اہمیتی قسمیتی چیز ہو اور پھر وہ اطمینان سے سو گیا۔ آدمی رات کے وقت میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے سب کو سوتا ہوا اور اوٹھتا ہوا سمجھ کر اس تاجر کے سر کے نیچے سے وہ بیگ کھکانے کی کوشش کی حالانکہ رقم والا تھیلا ساتھ ہی بغیر کسی حفاظت کے پڑا تھا لیکن اس نے اس کی طرف توجہ تک نہ کی۔ میرے کھنکارنے پر وہ آدمی تیزی سے پلت گیا اور کسی اور ڈبے میں چلا گیا۔ صبح کو جب میں نے اس سافر کو بتایا کہ رات اس کا بریف کمیں تھیں کی کوشش کی کوئی ہبے میں نے ناکام بنادیا تو اس نے مسکراتے ہوئے میرا شکریہ ادا کیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ میں نے اسے تھیلے میں رقم ڈلتے ہوئے دیکھ لیا تھا تو وہ یقینت بے حد پریشان ہو گیا مگر جب میں نے اسے تسلی دی کہ مجھے اس رقم کی

ضرورت نہیں ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے کہ جس چیز کو چھپانے کی ضرورت ہو اسے کسی عام سی چیز میں ڈال کر بغیر کسی حفاظت کے رکھ دیتا ہے اور جس چیز میں کوئی قیمتی چیز نہیں ہوتی اس کی حفاظت کا مظاہرہ زیادہ کرتا ہے۔ اس طرح بے شمار باروں لشنا نے پُج گیا ہے تو میں بھی گیا کہ وہ انسانی نفیيات کا درست استعمال کرتا ہے۔ عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو بلیک زورو نے اشبات میں سر ملا دیا۔

آپ کی بات واقعی درست ہے۔ انسانی نفیيات کو اسی انداز میں ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلیک زورو نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”رانا ہاؤس“ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں جوزف۔ تم نے طاہر صاحب کے ساتھ ایک خصوصی مشن پر کافرستان جانا ہے۔ تم ایسا کرو کہ رانا ہاؤس کا چارج جوانا کے حوالے کر کے یہاں دانش میزل میں آجائے تاکہ طاہر کے ساتھ جا سکو۔“ عمران نے سنبھیڈہ لمحے میں کہا۔

”آپ نہیں جا رہے بس۔“ جوزف نے کہا۔

”میں علیحدہ شیم کے ساتھ جاؤں گا۔“ عمران نے کہا۔

”میں بس لیکن جوانا کو کیا کہنا ہو گا۔“ جوزف نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”وہ اس وقت کہاں ہے۔“ عمران نے پوچھا۔
”مارکیٹ تک گیا ہے۔ تھوڑی در بعد واپس آجائے گا۔“ جوزف نے جواب دیا۔

”تم اس کے نام رقہ لکھ کر چھوڑ جاؤ کہ تم میرے کسی کام سے ملک سے باہر جا رہے ہو۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے بس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”جوزف تو زخمی تھا ایسا نہ ہو کہ۔“ بلیک زورو نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

”وہ افریقہ کا پرنس ہے اور بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں کا شاگرد رہا ہے اس لئے اسے زخموں کو مندل کرنے کا طریقہ آتا ہے۔ تم فکر نہ کرو وہ اب نہ صرف خود پوری طرح فٹ ہے بلکہ اس نے جوانا کو بھی فٹ کر دیا ہے۔“ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”اگر مشن کے دوران آپ سے رابطہ کی ضرورت پڑ جائے تو۔“ بلیک زورو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”سپیشل نرنسسیئر ساتھ لے جانا۔ لیکن بات چیت کے لئے اسٹر کوڈ استعمال ہو گا۔ البتہ یہ بتا دوں کہ سوائے اشد ترین ضرورت کے رابطہ مت کرنا۔“ عمران نے کہا۔ تو بلیک زورو نے اشبات میں سر ملا دیا۔

"خدا حافظ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مز
کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کافستان کے پرائم منسٹر مخصوص آفس میں کرسی پر بیٹھے ایک
فائل کے مطالعے میں صروف تھے کہ میز پر پڑے ہوئے کئی مختلف
رنگ کے شیلی فون سیٹ میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی متزم
انداز میں بجتے لگی۔ پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔
"یہ"..... پرائم منسٹر صاحب نے فائل پر نظریں جماتے ہوئے
سپاٹ لججے میں کہا۔

"سرآپ سے ملاقات کے لئے کیپشن کرش منظر ہے"..... دوسری
طرف سے اہتمائی مودبانہ لججے میں کہا گیا۔

"اے میرے آفس میں بھجواد لویں پہلے اس کی مکمل چینگ
ضروری ہے"..... پرائم منسٹر نے کہا۔

"چینگ پہلے ہی کر لی گئی ہے جتاب آپ کے احکامات کے مطابق
میک اپ تک چیک کیا گیا ہے"..... دوسری طرف سے اہتمائی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مودبادہ لجھے میں کہا گیا۔
 ”پھر بھجوادو۔ اور جب تک کیپشن کرشن میرے آفس میں رہے
 اس وقت تک مجھے کسی صورت بھی دستrib نہ کیا جائے۔“ پرائم منسر
 نے بار عرب لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھا اور
 پھر فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ کر انہوں نے تالانگا دیا۔
 چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد لیکن چھیرے جسم کا
 خوش نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوت تھا لیکن اس نے
 اندر داخل ہوتے ہی فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔
 ”اوہ کیپشن کرشن بیٹھو۔“..... وزیر اعظم نے سپاٹ لجھے میں کہا تو وہ
 میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی ایک کرسی پر اہتمامی مودبادہ انداز میں
 بیٹھ گیا۔
 ”کیا رپورٹ ہے۔“..... پرائم منسر صاحب نے تھس بھرے لجھے
 میں پوچھا۔

”حکم کی تعمیل ہو گئی ہے سر۔“..... کیپشن کرشن نے اہتمامی
 مودبادہ لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوئی کوٹ کی جیب
 سے دو سیلز لفافے نکالے اور مودبادہ انداز میں اٹھ کر پرائم منسر کے
 سمنے رکھ دیئے۔ پرائم منسر نے اسے دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر
 ایک لفافہ انھا کر اس کی ہمراں پچیک کیں اور قدمدان سے چیپ کڑا انھا
 کر انہوں نے لفافے کو سائیڈ سے کھولا اور پھر اندر موجود ایک کاغذ
 نکال کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد کاغذ انہوں نے دوبارہ

لفافے میں ڈالا اور پہلے لفافے کی طرح دوسرا لفافہ کھولا اور اس میں
 موجود کاغذ نکال کر اسے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے پر
 اہتمامی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ انہوں نے کاغذ کو دوبارہ لفافے
 میں ڈالا اور پھر دونوں لفافے میز کی دراز میں رکھ دیئے۔

”مشین کی شفشنگ میں کوئی پر اب لم تو نہیں ہوا۔“..... پرائم منسر
 نے پوچھا۔

”نو سرتام کام آپ کی ہدایت کے مطابق ہو گیا ہے۔“..... کیپشن
 کرشن نے مودبادہ لجھے میں جواب دیا۔

”گذشتہ تم جاسکتے ہو۔“..... پرائم منسر نے مسکراتے ہوئے
 کہا تو کرشن انھا اس نے ایک بار پھر فوجی انداز میں سلیوٹ کیا اور پھر
 مژ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو
 پرائم منسر صاحب نے سیاہ رنگ کے فون کار سیور اٹھایا اور نمبر ڈائل
 کرنے شروع کر دیئے۔

”کرنل ہو تو راسپیکنگ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرے طرف
 سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”پرائم منسر سپیکنگ۔“..... پرائم منسر نے باوقار لجھے میں کہا۔
 ”یہ سر۔“..... دوسری طرف سے بولنے والے کا ہجھہ یکھنٹ مودبادہ
 ہو گیا۔

”کیپشن کرشن کے سلسلے میں تمہیں خصوصی ہدایات دی گئی
 تھیں۔“ پرائم منسر نے سرد لجھے میں کہا۔

"لیں سر"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان ہدایات پر فوری طور پر عمل کیا جائے اور مجھے رپورٹ دی جائے"..... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا اور میز کی دراز سے فائل نکال کر سامنے رکھی اور اسے کھول کر پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ اسی دوران انہوں نے مختلف فون بھی اشندہ کیے اور آفس درک کرتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد سیاہ فکر کے فون کی گھنٹی بجی تو انہوں نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر باقاعدہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"پرائم منسٹر اشندنگ یو"..... پرائم منسٹر نے سرد لبجے میں کہا۔
"کرنل سہوترا بول رہا ہوں سر"..... دوسری طرف سے مودبانہ لججے میں کہا گیا۔

"لیں کیا رپورٹ ہے"..... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"آپ کی ہدایت پر عمل ہو گیا ہے سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرائبم"..... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نو سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"..... پرائم منسٹر نے کہا اور فون کا رسیور رکھ کر انہوں نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود صرف الکوتا بن پریس کر دیا۔

"لیں"..... دوسری طرف سے صدر مملکت کی باوقار آواز سنائی

دی۔

"سر آپ کو اہم رپورٹ دینی تھی"..... پرائم منسٹر نے کہا۔

"لائن کو چیک کر لیا گا ہے"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"لیں سراب اسے ہر لحاظ سے محفوظ رکھنے کے خصوصی انتظامات کر لئے گئے ہیں"..... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے کیا رپورٹ ہے"..... صدر مملکت نے اس بار مطمئن لججے میں پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے جانے کے بعد آپ سے جو معاملات ڈسکس ہوئے تھے اس بارے میں بات کرنی تھی"..... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا بلاسٹنگ اسٹیشن کے سلسے میں ہاں کیا ہوا"..... صدر نے چونک کر پوچھا۔

"آپریٹنگ مشین کو چھپے والی لیبارٹری سے خفیہ طور پر شفت کر دیا گیا ہے اور اب یہ مشین سپر لیبارٹری میں ہنچا دی گئی ہے"..... پرائم منسٹر نے کہا۔

"گذشو کس انداز میں یہ کام ہوا ہے"..... صدر نے صرت بھرے لججے میں کہا۔

"دونوں لیبارٹری انچارجز کو میں نے ذاتی طور پر فون کر کے ہدایات دیں پھر ماڈٹین ڈویژن کے کیپشن کرشن کو بلا کر اسے بھی خصوصی ہدایات دی گئیں۔ کیپشن کرشن نے ان ہدایات کے مطابق

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مشین شفت کر دی اور دونوں لیبارٹری کے انچارجز کو یہ معلوم نہیں کہ پہنچائیے۔..... پرائم منسٹر نے کہا۔

”گذلیکن کیپشن کرشن کون ہے اسے اس اہم کام کے لئے کس بنیاد پر منتخب کیا گیا تھا۔..... صدر نے پوچھا۔

”عام کیپشن ہے۔..... ماڈلین ڈویٹن کے دس افسران جن میں کیپشن کرشن بھی شامل تھا، ہبھاں دارالحکومت میں ایک خصوصی کورس کر رہے تھے ان کے انچارج کرنل سہوترا ہیں۔ میں نے ان سے بات کی کہ ایک انتہائی اہم مشیزی کو انتہائی خفیہ طور پر شفت کرانا ہے اس کے لئے ایسا آدمی منتخب کیا جائے جو اس کا پوری طرح اہل ہو اñھوں نے کیپشن کرشن کا نام تجویز کر دیا۔ پھر اے اسے میں نے کال کر سکو رٹی کے خلاف تھی۔..... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

”اوہ کے گذ بانی۔..... دوسری طرف سے صدر مملکت نے کہا اور اñھوں نے کیپشن کرشن کا نام تجویز کر دیا۔ پھر اے اسے میں نے کال کر سکو رٹی کے خلاف تھی۔..... پرائم منسٹر نے کہا۔

”لیکن یہ کیپشن کرشن تو اب انتہائی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”کر گیا تھا سر۔ ہے نہیں وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ خصوصی ہدایات کے مطابق ایک بلڈنگ کی سریعیات اترتے ہوئے اس کا پیر پھسلنا اور اس کی گردن ثوٹ گئی۔..... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

”اوہ اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گیا لیکن اس کرنل سہوترا کو اصل بات کا تو علم نہیں ہے۔..... صدر نے کہا۔

”نوسراء سے صرف اتنا معلوم ہے کہ کیپشن کرشن سے خصوصی کام

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ختم شد

بلائلنگ سٹڈیشن

(حصہ دوم)

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

○ کیا بلیک زیرو عمران کی موجودگی میں ٹیم کالیڈر بن گیا۔ سیکرت سروس

کے ممبران نے اس پر کس عمل کا اظہار کیا۔؟

○ وہ لمحہ جب سلیمان نے ایکشو کا چارج سنچالا اور پھر عمران اور بلیک

زیرو دونوں ہی اس کے عتاب کا شکار ہو گئے۔

○ وہ لمحہ جب جولیا اور توری نے بلیک زیرو کو گولی مار دینے کی کھلے عام

دھمکی دے دی۔ کیا انہوں نے اس دھمکی پر عمل بھی کیا۔ یا؟

○ ایک ایسا مشن جس میں عمران اور سیکرت سروس کے مقابل آنے والے شاگل اور مادام ریکھا ایک دوسرے سے مکرا گئے اور ہر طرف

موت کے سامنے پھیلتے چلے گئے۔ کس کی موت۔؟

○ کیا عمران اس حیرت انگیز اور ناقابل عمل مشن کو مکمل کرنے میں

کامیاب ہو گیا۔ یا؟

○ لمحہ بہ لمحہ بدلتی ہوئی انتہائی دلچسپ کہانی۔ ایک ایسی کہانی جس میں

سپنس اپنے عروج پر نظر آتا ہے۔

منفرد انداز میں لکھا گیا ایک یادگار اور انتہائی دلچسپ ناول

— شائع ہو گیا ہے۔☆—

یوسف برادرز - پاک گیٹ، ملٹان

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سنسدھن سکھش مکمل ناول

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

پیشہ سکھش — یہودی اور ایکرینین ایجنٹوں پر مشتمل ایک ایسا سیکشن جس نے پورے ملک پر آکٹوپس کی طرح اپنے پنجے پھیلا رکھے تھے۔

پیشہ سکھش — جس کے ہیڈ کو اڑ میں موجود انتہائی جدید ترین مشینری سے پورے ملک کی اہم شخصیات سیاستدانوں اور عوامی لیڈروں کی نگرانی کی جاتی تھی۔

ایسی مشینری جو نہ رہاں پر دوں کے پیچھے ہونیوالی کارروائی کو بھی مارکر کر لیتی تھی۔

پیشہ سکھش — جس کے ہیڈ کو اڑ کی تباہی کے لئے عمران اپنی پوری ٹیم سمیت میدان میں اُتر آیا۔

— وہ لمحہ — جب پہاڑی میں واقع ہیڈ کو اڑ کو بہوں سے اٹھا دیا گیا اور عمران

اور سیکرت سروس کے تمام ارکان ہیڈ کو اڑ میں موجود تھے۔ کیا عمران سمیت پوری سیکرت سروس موت کے گھاٹ اُتر گئی۔

— عمران سیکرت سروس اور پیشہ سکھش کے ایجنٹوں کے میان انتہائی عصا بشکن مقابلے۔

— تیز فراریکشن اعصاب شکن سپنس پر مشتمل ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول۔

لیسف برادرز پاک گیٹ ملٹان

عمران سیریز

بلائنڈسٹشن

حصہ دوم

منظہر کلیم جم ایم، کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

عمران نپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ دہان خود بول رہا ہوں“..... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں عمران جیئے“..... دوسری طرف سے سلطان کی آواز سنائی دی۔

”آپ بولا نہ کیجئے بلکہ فرمایا کیجئے۔ کچھ تو سلطان ہونے کا بھرم رکھ لیا کریں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس دور میں سلطان کہاں اور اس کا بھرم کہاں۔ بہر حال میں نے وزارت دفاع کے سیکرٹری سے کافرستانی ۶ جنسی کی فائل کی بات کی تھی۔ انہوں نے معلوم کر کے بتایا ہے کہ وہ یہ روپورٹس پندرہ دن بعد واش کر دیتے ہیں اور اتفاق سے یہ واشگ ڈے ایک روز پہلے کا تھا

البته انہوں نے بتایا کہ دو روز میں جو رپورٹس موصول ہوتی ہیں ان کی فائل بھجوائی جا سکتی ہے۔ میں نے سوچا کہ پہلے تم سے معلوم کر لوں۔..... سرسلطان نے کہا۔

”ان دنوں میں آج کا دن بھی شامل ہوگا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے جب وہ کمپیوٹر سے پرنٹ تکالیں گے تو اس وقت تک جو کچھ بھی کمپیوٹر میں ہوگا وہ فائل میں آجائے گا۔..... سرسلطان نے جواب دیا۔

”پہلے یہ تو معلوم کر لیں کہ ان دو دنوں میں کوئی رپورٹس آئی بھی ہیں یا نہیں ایسا شد کہ وہ خالی کاغذ فائل میں لگا کر بھجوادیں۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”میں نے معلوم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ روزانہ دس بارہ رپورٹس موصول ہوتی ہی ہیں کبھی زیادہ بھی ہو جاتی ہیں لیکن اتنی تو بہر حال ہوتی ہیں۔..... سرسلطان نے جواب دیا۔

”اوے کے پھر وہی بھجوادیں شاید کہ بہار آئے۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے خدا حافظ کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”جو لیا بول رہی ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو لیا کی آواز سنائی دی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”یہ گندم چنے جو وغیرہ لینے کا زمانہ گزر گیا ہے مس صاحبہ۔ ماذر دن دور ہے اس لئے اب تم اپنا یہ پرانا نام جو لیا بدلت کر دل لیا رکھ لو۔..... عمران کی زبان روشن ہو گئی۔

”اگر ایسا ہے تو پھر تمہیں بھی اپنا نام بدلتا پڑے گا۔..... جو لیا نے دوسری طرف سے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے مجھے اپنا نام بے دل رکھنا ہوگا۔ تاکہ لوگوں کو تپہ چل جائے کہ تم نے کس کا دل لیا ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”پھر تو مجھے اپنا نام دل لیا کے بجائے پھر یا رکھنا پڑے گا۔ میرا مطلب نام بدلنے سے یہ تھا کہ تمہیں بھی اپنا نام عمران کی بجائے بکرا ران رکھنا ہوگا۔..... جو لیا نے کہا تو عمران نے اس کے اس خوبصورت جواب پر دل کھول کر تھقہہ لگایا۔

”واہ بہت خوب اگر ایسا ہی ہے تو پھر خالی بکرا ران کی بجائے بکرا ران روست زیادہ مناسب رہے گا۔ کیونکہ ان معاملات میں دل واقعی بکرا ران روست ہو جاتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر جو لیا ہنس پڑی۔

”کن معاملات کی بات کر رہے ہو۔..... جو لیا کے لجھے میں شرات تھی۔

”معاملات دل۔.....“ عمران نے جواب دیا۔

”دل کے تو واقعی معاملات ہو سکتے ہیں لیکن پھر کے معاملات کیسے ہوں گے۔..... جو لیا نے کہا۔

"ہمیرے جواہرات جو کسی خاتون کے لئے دل سے بھی زیادہ قیمتی ہوتے ہیں"..... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا اور جو لیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"بہر حال بے دل صاحب فرمائیے کیسے فون کیا ہے"..... جو لیا نہ ہستے ہوئے پوچھا۔

"میں نے سوچا یچارے دل کا حال احوال ہی معلوم کر لون کہیں فیل نہ ہو گیا ہو۔ کیونکہ آج کل دل جس کثرت سے فیل ہو رہے ہیں اس کثرت سے تو طالب علم بھی فیل نہیں ہوتے"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اپنے گریبان میں جھانک کر پوچھ لو مجھے فون کرنے کی کیا ضرورت تھی"..... جو لیا نے جواب دیا۔

"گریبان میں جھانکا تھا مگر وہاں سرے سے دل ٹائب کی کوئی چیز ہی نہیں ہے"..... عمران نے کہا تو جو لیا اس طرح ہنسی جسیے اس کے دل کی تاروں کو عمران کی اس بات نے چھیڑ دیا ہو۔

"اچھا اب ان فضول باتوں کو چھوڑوں اور اصل بات کرو ورنہ میں رسیور رکھ رہی ہوں"..... جو لیا نے کہا۔

"اصل ہو تو اس کی بات بھی کروں یہی تو بات ہے کہ اصل مع منافع غائب ہے"..... عمران نے اصل کو ایک اور معنی پہناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجھی رہی مگر کسی نے رسیور نہیں اٹھایا تو عمران مسکرا دیا وہ سمجھ گیا کہ جو لیا اچھے موڑ میں ہے اس لئے اس نے جان بوجھ کر اسے ٹنگ کرنے کے لئے رسیور علیحدہ رکھ دیا ہو

گا اور اب وہ خود ہی فون کرے گی چنانچہ عمران نے رسیور رکھ دیا "صاحب شربت بزوری کا گلاس بنوا لاؤں حکیم صاحب کی دکان سے"..... اچانک دروازے سے سلیمان کی اہتمامی مودبانتہ آواز سنائی دی۔

"شربت بزوری وہ کیا ہوتا ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔ "مفرح بھی ہوتا ہے اور اس کی تاثیر بھی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ آپ مس جو لیا سے دل روست وغیرہ کی باتیں کر رہے تھے اس لئے ظاہر ہے آپ کو شربت بزوری کی تو ضرورت پڑے گی"..... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سلیمان کی گہری بات سمجھ گیا تھا۔

"لیکن اماں بی نے تو منع کیا ہوا ہے کہ سوائے دودھ کے اور کوئی مشروب نہیں پینا پھر"..... عمران نے ثراہت بھرے لبھے میں کہا۔

"ان کا تو حکم ہے کہ آپ کو باقاعدگی سے خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا

کھلایا جائے تاکہ آپ کا دل مضبوط رہے اور آپ ڈریں نہ لیکن مسئلہ تو دل کا ہے۔ وہ تو ہے ہی نہیں اس لئے خمیرہ یچارہ کیا کرے گا۔"

سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تم نے حکمت کے خاص نسخے کہاں سے معلوم کر لئے ہیں یہ حکیم ارشد کون صاحب ہیں۔ کیا اس بلڈنگ میں ان کی دکان

ہے۔..... سلیمان نے جواب دیا۔

”مطلوب ہے کہ یہ خمیرے۔ مسجونیں تم روزمرہ استعمال کرتے ہو۔“..... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے تب ہی تو مجھے یاد ہیں۔“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم ان ادویات کو روزانہ استعمال کرتے ہو مگر کیوں کیا تم بیمار ہو۔“..... عمران نے پریشان سے لمحے میں کہا۔

”یہ ادویات صرف بیماری کے لئے نہیں بنائی گئیں انہیں جذل نانک کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہردار دماغ کی طاقت کے لئے انتہائی مفید دوا ہے اور میری مجبوری یہ ہے کہ مجھے آپ سے وصول کرنے والی رقمات یاد کرنے کے لئے اسے مسلسل استعمال کرنا پڑتا ہے۔“..... سلیمان نے کہا۔

”یعنی میری جو قیمتی میرے ہی سر۔ مجھ سے رقمیں لیتے کے لئے تم میری ہی رقم سے یہ خمیرہ بھی کھاتے ہو۔“..... عمران نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”آپ کو معلوم ہے کہ حساب کتاب رکھنے والا کمپیوٹر کتنے کا آتا ہے۔“..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے خاصا مہنگا آتا ہوگا کیوں۔“..... عمران نے چونک کروچھا۔

”اس خمیرے سے تو بہر حال بہت ہی مہنگا ہوگا اس لئے میں تو آپ کی بچت کرتا ہوں مگر آپ اللہ مجھ پر غصہ کھار ہے ہیں۔“..... سلیمان

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”یہ کوئی مشہور حکیم صاحب تھے جنہوں نے خمیرہ ابریشم کا خصوصی نسخہ ترتیب دیا اس لئے اس کو خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا کہتے ہیں۔“..... سلیمان نے اس طرح کہا جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھا رہا ہو۔

”تو تم آج کل ان حیروں کے ساتھ ساتھ خمیرے بھی کھار ہے ہو اس لئے ہر وقت پیسوں کی کمی کارونا روئے رہتے ہو۔“..... عمران نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے تو مجبوراً خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہردار کھانا پڑتا ہے مجبوری ہے۔“..... سلیمان نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

”یہ آج چکر کیا ہے کیا کوئی حکمت کی کتاب تمہارے ہاتھ لگ گئی ہے اور تم نے تو ظاہر ہے آگ جلانے کے لئے اس کے صفحے پھاڑے ہوں گے اور پھر یہ نام بھی پڑھ لئے ہوں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کو ایلو پیٹھک ادویات کے نام یاد نہیں ہیں کہ سر درد ہو تو یہ گولی۔ بخار ہو تو یہ مکسحہ اور یہ ہو تو یہ دوا اور یہ ہو تو یہ انجلشن یاد ہوتے ہیں نا۔“..... سلیمان نے کہا۔

”ہاں روزمرہ استعمال کی ادویات تو بہر حال یاد رہ جاتی ہیں۔“ عمران نے اشتباہ میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

”اسی طرح اگر حکمت کی ادویات کو روزمرہ استعمال کیا جائے تو وہ بھی یاد ہو جاتی ہیں۔ اس میں حکمت کی کتاب پڑھنے کی کون سی بات

نے بڑے معصوم سے لجے میں کہا۔

”ارے ارے بس بس میں سمجھ گیا تم یہ خمیرہ ہی کھاؤ۔ کمپوٹر
واقعی بے حد مہنگا ہوتا ہے۔..... عمران نے جدی سے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ سلیمان کچھ کہتا ٹیلیفون کی گھنٹی نجٹھی۔

”آپ نے اجازت دے کر میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ خاصا
مہنگا آرہا ہے آج کل یہ خمیرہ۔ اب میں اطمینان سے اسے کھاؤ گا اسی
خوشی میں آپ کو چائے پلواتا ہوں۔..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے
کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا جب کہ عمران نے رسیور انٹھایا۔

”خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہردار کھانے والے باورچی کا یچارہ مالک
بول رہا ہوں۔..... عمران نے کہا۔
”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کون سی زبان ہے۔..... دوسری طرف سے
جو لیانے اہتمائی حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”اسے حکمت کی زبان کہتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔
”حکمت۔ یعنی دانائی۔..... جو لیانے کہا تو عمران بے اختیار ہنس
پڑا۔

”حکمت واقعی دانائی کو ہی کہتے ہیں لیکن جب یہ خمیرے بازار سے
لینے جاؤ تو ان کی قیمت سن کر آدمی دانائی کی ”دا“ بھول جاتا ہے۔
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”اچھا اب بتاؤ کہ کس لئے فون کیا تھا۔..... جو لیانے کہا۔
”تمہارے اس نقاب پوش چیف کا حکم آیا تھا کہ کافرستان میں

کوئی مشن مکمل کرنا ہے اس لئے میں ٹیم لے کر جاؤں۔..... عمران
نے کہا۔

”ہاں مجھے بھی انہوں نے اس بارے میں ہدایات دی ہیں۔ پھر
کب روائی ہے۔..... جو لیانے کہا۔

”میں نے تو انکار کر دیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”انکار کر دیا ہے وہ کیوں۔..... جو لیا کے لجے میں بے پناہ حیرت
تھی۔

”اس لئے کہ اس ٹیم میں تم شامل نہ تھیں۔ تمہارے چیف کا حکم
تحکمکہ اس بار جو لیا کے بجائے صالحہ جائے گی۔ میں نے تمہاری سفارش
کی تو اس نے عادت کے مطابق صاف انکار کر دیا۔ اب اتنا تو بہر حال
تم بھی جانتی ہو کہ میری رگوں میں چنگیزی خون دوڑ رہا ہے اس لئے
تمہارے چیف نے صاف انکار کیا تھا تو میں نے صاف بلکہ شفاف انکار
کر دیا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”بکواس مت کرد مجھے تو چیف نے کہا ہے کہ میں جا رہی
ہوں۔..... جو لیانے کہا۔

”وہ تو میری وجہ سے وہ مجبور ہو گیا ہو گا۔ تم جانتی تو ہو کہ میرے
بغیر یچاری سیکرٹ سروس کچھ کرہی نہیں سکتی۔..... عمران نے کہا۔

”اچھا یہ بات ہے تو میں چیف سے بات کرتی ہوں کہ اس بار
تمہارے بغیر ٹیم بھیج دے۔..... جو لیانے غصیلے لجے میں کہا۔

”کہہ کر دیکھ لو۔ تمہیں خود ہی میری اہمیت کا پتہ چل جائے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

گا۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لجھے میں کہا۔
”میں کرتی ہوں بات“۔۔۔ دوسری طرف سے جو یا نے اسی طرح
غصیلے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”سلیمان۔ جتاب آغا سلیمان پاشا صاحب وہ سپیشل فون یہاں
لے آؤ جلدی جو لیا کی کال آنے والی ہے۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے
ہی اوپھی آواز میں کہا کیونکہ بلکہ زیر و مشن پر جانے کے لئے تیار یوں
میں مصروف تھا اس لئے عمران نے دانش منزل کے فون کار ابٹھ فلیٹ
پر موجود سپیشل فون سے کر دیا تھا تاکہ اس کی عدم موجودگی میں اگر
کوئی فون آئے تو سلیمان اسے بطور ایکسٹوائنڈ کر سکے۔ پہلے عمران کا
خیال تھا کہ سلیمان کو مستقل طور پر دانش منزل شفت کر دے۔
لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا اور سلیمان کو وہاں بھیجنے کی بجائے
دانش منزل کے فون کار ابٹھ یہاں کر دیا تھا۔

”میں اینڈ کر لوں گا۔۔۔ سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”ارے ارے میرے سلمی نے تو اینڈ کر دتا کہ میں بھی دیکھوں کہ تم
کیا کہتے ہو کہیں ایسا نہ کہ تم جو لیا کو بھی کسی خمیرے۔۔۔ مجنون یا
اطریفل اور اس کی خاصیت سمجھانی شروع کر دو۔۔۔ عمران نے کہا
اور اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس
فون تھا۔ اس کارڈ لیس فون کا لنگ سپیشل فون سے ہی تھا۔ ابھی
سلیمان کرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج انجھی اور عمران
مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کال جو لیا کی طرف سے ہو گی۔ اتنی دیر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بھی اس نے یہ سوچنے میں لگادی ہو گی کہ چیف کو اس بارے میں فون
کرے یا نہیں۔

”لیں۔۔۔ سلیمان نے ایکسٹو کے مخصوص لجھے میں کہا۔

”جو لیا بول رہی ہوں سر۔۔۔“ دوسری طرف سے جو لیا کی آواز
سنائی دی کیونکہ سلیمان نے کارڈ لیس فون میں موجود لاڈر کا بٹن آن
کر رکھا تھا اس لئے عمران کو جو لیا کی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

”لیں کیوں کال کی ہے۔۔۔ سلیمان کا لجھے بے پناہ سرد تھا۔

”وہ۔۔۔ سروہ۔ عمران نے فون کیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے بغیر
سیکرٹ سروس کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ سر۔۔۔ جو لیا نے بچپن سے
ہوئے کہا۔

”اہمیت کیا ہوتی ہے۔۔۔ سلیمان نے انتہائی سرد لجھے میں کہا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”وہ وہ جتاب اس کا مطلب تھا کہ اگر وہ مشن پر نہ جائے تو پا کیشیا
سیکرٹ سروس مشن مکمل ہی نہ کر سکے گی۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”تو پھر۔۔۔ سلیمان کا لجھے اور سرد ہو گیا۔

”اس نے پا کیشیا سیکرٹ سروس کی توہین کی ہے سر۔ اس لئے
میری درخواست ہے کہ اسے اس بار مشن پر ہمارے ساتھ نہ بھیجا
جائے۔۔۔ جو لیا نے آخر کار وہ بات کہہ ہی دی جو وہ کہنا چاہتی تھی۔

”ٹھیک ہے اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی ہو گا لیکن اس مشن کی
تمام ذمہ داری تم پر آجائے گی اور یہ مشن پا کیشیا کے دفاع اور سلامتی
مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کال جو لیا کی طرف سے ہو گی۔ اتنی دیر

کے لئے اہتمائی اہم ترین مشن ہے اس میں ناکامی کا مطلب پاکیشیا کے کروڑوں افراد کی ہلاکت یا غلامی بھی ہو سکتی ہے سلیمان نے تیز لمحے میں کہا۔

”پھر۔ پھر تو سر آپ اسے بھج دیں لیکن سروہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی توبین کرتا ہے سر جو لیانے گھبرائے ہوئے لمحے میں کہا۔
اگر وہ ایسا کرتا ہے تو پھر اسے اس کی سزا ملنی چاہئے سلیمان نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا۔

”اوہ نہیں سر۔ ٹھیک ہے سر میں اسے بھجالوں گی سر۔ میری ذمہ داری سر جو لیا ایکسٹو کے منہ سے سزا کا لفظ سنتے ہی خوفزدہ ہو گئی تھی۔

”اسے آخری دار تنگ دے دواب اگر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے ادارے کی توبین کی تو اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔

”یعنی اب تم مجھے سزا دو گے اور وہ بھی ایسی کہ میری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی کیوں عمران نے عصیلے لمحے میں کہا۔

”میں نے زیر کے ساتھ بلبلانا کہا ہے ورنہ میں زبر کے ساتھ بھی بلبلانا کہہ سکتا تھا سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”زبر کے ساتھ بلبلانا کیا مطلب عمران نے حیران ہو کر کہا۔
”زیر کی بجائے زبر کے ساتھ اس لفظ کو بولا جائے تو مطلب اونت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کی آواز ہوتی ہے اور اونت ایک ایسا جانور ہے جس کی کوئی کل سیدھی نہیں ہوتی۔ اب یہ آپ سوچ لیں کہ آپ کی کون سی کل سیدھی ہے۔

آپ سوچیں میں اس دوران آپ کے لئے چائے لے آؤں سلیمان نے کہا اور تیزی سے مذکر کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا چند لمحوں بعد سلیمان نے چائے کا ایک کپ لا کر عمران کے سامنے رکھا اسی وقت دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”سر سلطان کا آدمی ہو گا۔ جا کر اس سے فائل لے آؤ عمران نے کہا تو سلیمان سر ملاتا ہوا امرا اور باہر چلا گیا تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا جس پر سر سلطان کے آفس کی مخصوص مہر لگی ہوئی تھی۔ عمران نے لفافہ لے کر اسے کھولا تو اندر سے تہہ شدہ فائل نکلی۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر اسے پڑھنا شروع کر دیا پڑھتے پڑھتے جب وہ آخر میں ہمچا تو بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو۔ یہ تو عمران نے بڑباڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہاتھ اٹھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کراؤ فوراً عمران نے تیز اور سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”یہ سر دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو سلطان بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

آپ کا آدمی ابھی ملڑی ہجھنٹوں کی رو رٹس والا لفافہ دے گیا ہے اس میں ایک احتیائی اہم رو رٹ اسجنت تحری ایکس تحری کی طرف سے دی گئی ہے۔ آپ فوراً معلوم کریں کہ یہ اسجنت اصل میں کون ہے اور کیا اس سے فوری طور پر ٹرانسیسیٹر رابطہ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی خصوصی فریکونسی وغیرہ معلوم کریں میں فوری طور پر اس اسجنت سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں۔“..... عمران نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

”یہ بات کس سے معلوم ہو گی کیونکہ ظاہر ہے سیکرٹری دفاع کو تو اس کا علم نہ ہو گا۔“..... سر سلطان نے پوچھا۔

”ملڑی انسٹیلی جنس کے فارن ڈیسک کا انچارج یہ تفصیل بتا سکتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”میں معلوم کرتا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر اس کاغذ کی پی کو اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔

”سلیمان۔“..... عمران نے اوپنی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

”جی صاحب۔“..... دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر آگر احتیائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ٹرانسیسیٹر لے آؤ جلدی۔“..... عمران نے کہا۔

”جی صاحب۔“..... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مزگیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا اور اس نے ایک جدید ساخت کا ٹرانسیسیٹر لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے ٹرانسیسیٹر یا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو عمران کالنگ اور۔“..... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”یہی طاہر بول رہا ہوں اور۔“..... چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

”تم اس وقت کہاں ہو اور۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ایر پورٹ پر اور۔“..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”کس وقت تمہارا اھیارہ جانا ہے اور۔“..... عمران نے پوچھا۔

”فلائنٹ دو گھنٹے لیٹ ہے۔ خیریت اور۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”فی الحال نہیں کینسل کر اکر واپس آ جاؤ کیونکہ ٹیپ کے مطابق جس لیبارٹری میں آپریشنگ مشین موجود تھی۔ مجھے خدا شہ ہے کہ اسے

وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ میں اس بات کو کنفرم کر رہا ہوں۔ کنفرم ہونے کے بعد تمہیں خود ہی ٹرانسیسیٹر کال کر لوں گا اور۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے پھر میں جوزف کو واپس بھیج کر خود داش مزل چلا جاتا۔

ہوں اور..... بلکیک زیر و نے جواب دیا۔
”ٹھیک ہے لیکن فون کا رابطہ ہہاں فلیٹ پر ہے اس لئے میں
ٹرانسیٹری استعمال کروں گا اور اینڈآل۔“..... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج
انٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

”وہ اہتمائی اہم ایجنت ہے جتاب۔ اس کا نام سدھارا م ہے وہ
کافستان دار الحکومت میں ملٹری آفیسر زاکریڈی میں ڈائیکٹر ہے۔ اس
سے فون پر ہی رابطہ ہو سکتا ہے اور اہتمائی ایم جنسی کی صورت میں
ٹرانسیٹر پر بھی۔“..... کرنل شہباز نے جواب دیا۔
”کیا وہ غیر مسلم ہے۔“..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”جی نہیں مسلمان ہے لیکن اصل آدمی سدھارا م کی جگہ لے چکا
ہے۔ اس کا اصل نام ہدایت علی ہے۔“..... کرنل شہباز نے کہا۔
”اوہ ٹھیک ہے آپ فون نمبر بتا دیں اور ٹرانسیٹر فریکونسی
بھی۔“..... عمران نے کہا تو کرنل شہباز نے اسے فون نمبر اور فریکونسی
بتادی۔

”کیا آپ کو یہ سب کچھ زبانی یاد ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔
”اوہ نہیں سر سیکرٹری خارجہ جتاب سر سلطان سے میری بات ہوئی
تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ آپ اس ایجنت کے بارے میں بات کرنا
چاہتے ہیں تو میں نے اس کی فائل منگوا کر لپنے سامنے رکھ لی
تھی۔“..... کرنل شہباز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
آپ اس سے رابطہ کر کے اسے ہدایت دے دیں کہ وہ مجھے میری
کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے سخنیدہ لمحے میں کہا۔
”سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹھے سیکرٹری دفاع کے ذریعے ملٹری
انٹھی جنس کے فارن ڈیسک کے انچارج کرنل شہباز سے بات ہوئی
ہے۔ تمہارے متعلق اسے بتا دیا ہے ویسے بھی وہ تمہیں جانتا ہے۔ تم
اس سے براہ راست بات کر لو۔“..... سر سلطان نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی انہوں نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے ان کا شکریہ ادا کر
کے کریڈل دبایا اور پھر ان آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دی۔
”کرنل شہباز پیکنگ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں ہناتھدہ خصوصی چیف آف سیکرٹ
سرودس۔“..... عمران نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
”یہ سر میں دیسے بھی آپ کو جانتا ہوں سر۔ فرمائیے کیا حکم
ہے۔“..... دوسری طرف سے کرنل شہباز نے قدرے مودبانہ لمحے میں
کہا۔

”ایک فون پوری طرح محفوظ ہے اس کا نمبر میں بتا دیتا ہوں اور..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر عمران کے ہاں کہنے پر اس نے فون نمبر بتا دیا۔

”اوے اور ایڈ آل“..... عمران نے کہا اور ٹرانسیسیٹر کا لکھنے کا کھل کر بات نہ کر سکتا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ ملڑی انتیلی جنس نے یقیناً ٹرانسیسیٹر کا لپچینگ کا کوئی نہ کوئی سسمیت اپنارکھا ہو گا اس لئے اس نے محفوظ فون کے بارے میں پوچھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ تحری ایکس تحری اہم استجنبت ہے تو یقیناً اس نے کوئی فون محفوظ رکھا ہو گا سچندے لمبے تھہر کر عمران نے رسیور انٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”سدھارام بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی سدھارام کی آواز سنائی دی۔

”کنگ بول رہا ہوں کیا کھل کر بات ہو سکتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں بالکل بے فکر ہو کر بات کریں“..... دوسری طرف سے سدھارام نے مطمئن اور باعتمتاد لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے آج ہی کیپشن کرشن کے بارے میں رپورٹ دی ہے اس میں لوگاری پہاڑی کی خفیہ لیبارٹری کا ذکر آیا ہے“..... عمران نے کہا

”جی ہاں میں نے آج ہی رپورٹ دی ہے۔ کیپشن کرشن سہماں ملڑی اکیڈمی میں ٹریننگ لے رہا تھا۔ اس کا تعلق ماڈشین ڈویژن سے تھہارا فون محفوظ ہے یا نہیں اور“..... عمران نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مطلوبہ تفصیلات مہیا کر دے۔ میں اس سے کنگ کے کوڈ نام پر بات کروں گا“..... عمران نے کہا۔

”آپ کس سلسلے میں اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں“۔ کرنل شہباذ نے پوچھا۔

”اس نے ایک شخص کیپشن کرشن کے بارے میں آج ہی آپ کے رپورٹ کو رپورٹ دی ہے۔ اس رپورٹ کے سلسلے میں“۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں اسے کہہ دیتا ہوں آپ آدھے گھنٹے بعد اس سے رابطہ کر لیں“..... کرنل شہباذ نے کہا تو عمران نے اوے کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”پھر اس نے آدھے گھنٹے بعد ٹرانسیسیٹر انٹھایا اور اس پر سدھارام کی فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو کنگ کانگ اور“..... عمران نے آواز بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سدھارام بول رہا ہوں اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سدھارام تم سے کرنل ایس نے کوئی بات کی ہو گی اور“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں ابھی تھوڑی دیر ہے بات ہوئی ہے اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”چہارا فون محفوظ ہے یا نہیں اور“..... عمران نے پوچھا۔

تحا۔ اس گروپ کے انچارج کرنل سہوترا نے کیپشن کرشن کو بلو اکر بند کمرے میں ہدایات دیں تو کیپشن کرشن چلا گیا۔ اور پھر چار روز تک وہ غائب رہا۔ مجھے تشویش ہوئی تو میں نے معلومات حاصل کیں تو تپہ چلا کہ کیپشن کرشن نے پرائم منسٹر صاحب سے ان کے آفس میں علیحدہ ملاقات کی اور پھر چلا گیا۔ میں کل لیخ کرنے قربی ہوئی میں گیا تو وہاں مجھے کیپشن کرشن بھی لیخ کرتا ہوا مل گیا جونکہ میرے اس گروپ کے ساتھ خاصے گہرے تعلقات ہیں اس لئے اس کی میز پر بیٹھ گیا۔ پھر لیخ کے دوران باتوں میں جب میں نے اس کی گم شدگی کے بارے میں کریڈا تو تپہ چلا کہ وہ پرائم منسٹر صاحب کے ایک اہم ترین مشن کے سلسلے میں لوگاری پہاڑی پر گیا تھا اور اب لیخ کے بعد وہ پرائم منسٹر ماوس میں پرائم منسٹر سے ایک بار پھر علیحدگی میں ملاقات کرے گا وہ اپنی اس اہمیت پر بے حد نازار تھا کہ پرائم منسٹر صاحب نے اہمیت اہم اور خفیہ کام کے لئے اس کا انتخاب کیا ہے۔ اسے امید ہی کہ اب اس کی ترقی کی راہیں کھل جائیں گی۔ پھر لیخ کر کے وہ چلا گیا۔ دوسرے روز مجھے اطلاع ملے کہ کیپشن کرشن اکیڈمی کی سیڑھیاں اترتے ہوئے گرا ہے اور اس کی گردن ثبوت گئی ہے جب کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ اکیڈمی آیا ہی نہیں چونکہ یہ اہم مسئلہ تھا اس لئے میں نے ابتدائی رپورٹ بھجوادی اور اب میں اس پر مزید کام کروں گا۔ سدھا رام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کیا اس نے واقعی لوگاری پہاڑی کا نام لیا تھا۔ عمران نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پوچھا۔

”یہ سر لوگاری پہاڑی کا نام یا تھا جب میں نے اس نام سے ناواقفیت کا اظہار کیا تو اس نے بتایا کہ یہ پہاڑی بالا پرست کے سلسلہ ہائے کوہ میں واقع ہے۔“ سدھارام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس نے یہ بتایا تھا کہ وہ اس کے علاوہ اور کہاں کہاں گیا تھا عمران نے پوچھا۔

”جی نہیں جب میں چہنچا تھا وہ تقریباً لیخ کر چکا تھا۔ اس لئے مختصر سی گفتگو ہوئی اور وہ بھی اس کے کافی پینے کے دوران پھر وہ چلا گیا۔“ سدھارام نے جواب دیا۔

”اس کی رہائش اکیڈمی میں ہی تھی۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں ہماں باقاعدہ ہوشل بننا ہوا ہے۔ ٹریننگ پر جو آتے ہیں وہ اس ہوشل میں ہی رہتے ہیں وہ بھی ہوشل میں ہی رہتا تھا۔“ سدھارام نے جواب دیا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ مرنے سے بھلے پنے کرے میں گیا ہو۔“ عمران نے کہا۔

”جی ہو سکتا ہے کیونکہ ہوشل اکیڈمی سے علیحدہ عمارت میں ہے۔“ سدھارام نے جواب دیا۔

”کیا تم فوری طور پر ہوشل میں اس کے کمرے کی تلاشی لے سکتے ہو۔ وہ ڈائری لکھنے کا عادی ہو یا کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ لوگاری پہاڑی کے علاوہ اور کہاں کہاں گیا۔“

دائرہ ڈال کر اس کے اندر ساکڑی کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ نقش لگتا ہے کسی پہاڑی علاقے کا ہے لیکن اہمیٰ تھا ہے۔ دوسری طرف سے سدھارام نے کہا۔

”کیا یہ نقش تمہارے پاس ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ سر میں ساتھ لے آیا ہوں چونا سا کاغذ ہے لگتا ہے کہ باقاعدہ روم میں اس نے بیٹھے بیٹھے اسے بنایا اور پھر کاغذ مردود کر دیں پھینک دیا۔“..... سدھارام نے کہا۔

”یہ کاغذ تم فوری طور پر کرنل شہباز کو بھجو سکتے ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ سر سپیشل فیکس پر بھجو دیتا ہوں۔“..... سدھارام نے کہا۔

”لکنی دیر لگ جائے گی۔“..... عمران نے پوچھا۔

”سپیشل فیکس سنٹر تک جانا پڑے کا زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ۔“..... سدھارام نے جواب دیا۔

”اوے بھجو دو۔ ابھی اور اسی وقت۔“..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”کرنل شہباز سپیکنگ۔“..... کرنل شہباز کی آواز سنائی دی شاید ان کا براہ راست نمبر تھا۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ سرت۔“..... دوسری طرف سے کرنل شہباز کا لمحہ مودبانہ ہو گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”تمہا۔“..... عمران نے کہا۔ ”میرا تو خیال ہے کہ اس کا سامان اس کے آبائی گاؤں چلا گیا ہے لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں چیک کر دیتا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تمہیں کتنی دیر لگ جائے گی۔“..... عمران نے پوچھا۔ ”ایک گھنٹہ تو بہر حال لگ ہی جائے گا۔“..... سدھارام نے جواب دیا۔

”اوے میں ایک گھنٹے بعد پھر فون کروں گا تم نے پوری ہوشیاری سے تلاشی لیں ہے کیونکہ یہ اہمیٰ اہم ملکی سلامتی کا معاملہ ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ سر آپ بے قکر ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزار کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کیے۔

”سدھارام بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سدھارام کی آواز سنائی دی۔

”کنگ بول رہا ہوں کیا پورٹ ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔ ”صاحب کمرے میں کوئی سامان نہیں ہے آج صبح ہی کیپشن کرشن کے بھائی اگر اس کا سامان لے گئے ہیں لیکن غسل خانے میں موجود رول فلاش پیپر کی نوکری کی تلاشی کے دوران ایک مژا ترا کا گذ ملا ہے جس میں بال پوست سے ایک نقشہ بنایا گیا ہے اور درمیان میں گول

"میری سدھارام سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ وہ ایک کاغذ جس پر نقشہ بنایا ہوا ہے سپیشل فیکس پر آپ کو بھجو ارہا ہے جیسے ہی یہ نقشہ آپ کو ملے آپ اسے سپیشل میسنجر کے ذریعے فوری طور پر سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو بھجوادیں"..... عمران نے کہا۔

جیسے آپ کا حکم۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو براہ راست آپ کے فلیٹ پر بھی بھجوایا جاسکتا ہے۔ میں نے دیکھا ہوا ہے آپ کا فلیٹ۔ کرنل شہباز نے کہا۔

یہ نقشہ چیف آف سیکرٹ سروس کے پاس جانا ہے میرے پاس نہیں آتا۔ سر سلطان ہی اسے انہیں بھجو سکتے ہیں اس لئے آپ یہ انہیں ہی بھجوائیں"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل شہباز خود کاغذ لے کر ہمہ آجائے گا اور پھر اس کا وقت ضائع کرے گا اس لئے اس نے سر سلطان کی ٹپ دے دی تھی۔

"سلیمان"..... عمران نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"..... دوسرے لمبے سلیمان نے دروازے پر آکر جواب دیا۔

سپیشل روم کی الماری سے کافستان کا تفصیلی نقشہ مکال کر لے آؤ"..... عمران نے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا مڑ گیا۔ عمران نے رسیور انھا بآور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

پی اے نو سیکرٹری وزارت خارجہ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کرائیں۔"..... عمران نے سخنیدہ لمحے میں کہا۔

"صاحب اہتمائی ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں ان کا حکم ہے کہ اس دوران انہیں ڈسٹرپ نہ کیا جائے"..... پی اے نے قدرے معدورت بھرے لمحے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو سمجھے ورنہ اپنے صاحب سمیت کسی کچرے کھر میں پڑے نظر آؤ گے"..... عمران کا لمحہ یقینت اہتمائی سرد ہو گیا۔

"یہ سر۔ یہ سر"..... دوسری طرف سے پی اے نے اہتمائی گھبراۓ ہوئے بلکہ بو کھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

"ہیلو عمران بیٹے خیریت"..... چند لمحوں بعد سر سلطان کی پریشانی آواز سنائی دی۔

"پہلے تو آپ اپنے پی اے کو سمجھا دیں کہ اگر میں اس سے مذاق کرتا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سمجھے جو اب ایسے بتانا شروع کر دے کہ صاحب میٹنگ میں ہیں اور وہ ڈسٹرپ نہیں کر سکتا۔"..... عمران کا لمحہ اسی طرح سرد تھا۔

"میں اسے سمجھا دوں گا۔ آئندہ غلطی نہیں کرے گا۔ اصل میں اسے میں نے سختی سے کہا تھا بہر حال تم بے فکر ہو۔ آئندہ ایسی بات نہیں ہوگی"..... سر سلطان نے جواب دیا۔

”کرنل شہباز آپ کو فیکس پر آیا ہوا ایک کاغذ پہنچائے گا اس پر ہاتھ سے کوئی نقشہ بننا ہوا ہے۔ آپ نے یہ کاغذ فوری طور پر میرے فلیٹ بھجوانا ہے۔..... عمران نے اسی طرح سپاٹ لججے میں کہا۔ اس کا مودہ الجھی تک آف تھا۔

”ٹھیک ہے بھجادوں گا اور کچھ۔“ سر سلطان نے جواب دیا۔

”نہیں شکریہ۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔“..... عمران نے ناسنس کسی بات کی اہمیت کو سمجھتے ہی نہیں۔..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے نقشہ لیا اور پھر اسے کھول کر میز پر بھجا دیا۔

”چائے لے آؤ صاحب۔..... سلیمان نے پوچھا۔

”نہیں۔..... عمران نے جواب دیا تو سلیمان خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے جھک کر نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ خاص طور پر پہبازی سلسلوں کو چیک کر رہا تھا لیکن کہیں بھی اسے ساکڑی یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ لکھا ہوا نظر نہ آیا۔ لیکن وہ مسلسل چیک کرتا رہا لیکن جب کافی دیر تک اہتمامی باریک بینی سے چینگ کے باوجود الیسا لفظ یا اس سے ملتا جلتا لفظ اس کی نظر وہ میں نہ آیا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نقشہ تہہ کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی۔ تو عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کا آدمی ہو گا کیونکہ اس کے ساتھ یہ خصوصی طور پر طے تھا کہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

وہ کال بیل کے بجائے دستک دے گا اور یہی اس کی نشانی ہوتی تھی۔
”سلیمان سر سلطان کا آدمی ہو گا جا کر اس سے لفافہ لے آؤ۔“ عمران نے اوپنچی آواز میں کہا۔

”جی صاحب۔..... سلیمان کی آواز سنائی دی۔“ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا جس کے کونے پر سر سلطان کے مخصوص دستخط تھے۔ عمران نے لفافہ کھولا اس کے اندر ایک چھوٹا سا کاغذ تھا جس پر شیری میزدھی میزدھی سی لکریں بنی ہوئی تھیں۔ درمیان میں گول دائرے کے اندر واقعی لفظ ساکڑی لکھا ہوا تھا۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا جب ایک لکری کے آغاز میں اس نے مدھم سا لکھا ہوا سیتا پور دیکھ لیا۔ یہ لفظ مدھم بھی تھا اور لکری کے آغاز کی وجہ سے وہ نمایاں بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے غور سے اس لکری کو دیکھا جو اس لفظ سے نکل کر آگے جا رہی تھی اور ایک بار پھر اس نے نقشہ کھول لیا۔ دوسرے لمحے سیتا پور کا نام وہ چیک کر چکا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکڑی کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ لفظ ساکڑی کے بجائے نقشے پر اسے سائے کڑی لکھا گیا تھا جو کاڑی ہی لگتا تھا جہلے وہ اسے اس نے نظر انداز کر گیا تھا کہ یہ لفظ کاڑی ہے لیکن اب سیتا پور کی وجہ سے وہ سائے کڑی پڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے پنسل انٹھا کر اس کے گرد گول دائرہ ڈالا اور پھر نقشے کے مطابق اس نے لکریں ڈالنی شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد وہ نقشے کو سمجھ چکا تھا۔ کیپشن کر شن نے ساکڑی تک یا سائے کڑی تک پہنچنے کے لئے سیتا پور سر سلطان کا آدمی ہو گا کیونکہ اس کے ساتھ یہ خصوصی طور پر طے تھا کہ

سے رکست کو مارک کیا تھا جو کافی میز ہے انداز میں کھومتا ہوا ساکڑی تک چلا گیا تھا۔ عمران نے نقشہ میں لوگاری پہاڑی کو چیک کیا تو وہ اس سے کافی دور تھی۔ ان کے درمیان کم از کم چار پانچ سو میل کا فرق تھا۔

”یہ جگہ تو اہتمائی دشوار گزار ہے“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور نقشے کو تہہ کر کے اہس نے میز پر رکھا، ہواڑا نسیڑاٹھایا اور اس پر دانش منزل کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

”ہیلو، ہیلو عمران کانگ ظاہر اور“..... عمران نے بٹن آن کر کے کال دننا شروع کر دی۔

”ظاہر بول رہا ہوں عمران صاحب اور“..... دوسری طرف سے بلیک زیر و کی آواز سنائی دی۔

”یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ آپرینگ مشین کو لوگاری پہاڑی والی لیبارٹری سے نکال کر وہاں سے سینکڑوں میل دور کیلانگ پہاڑی سلسلے کے اندر ساکڑی کی کسی لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے اور“ عمران نے کہا۔

”لیکن کیوں عمران صاحب انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے جب کہ ان کا پلان تو اہتمائی محفوظ ہے“..... بلیک زیر و نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”جہاں تک میرا آئندی یا ہے۔ ایسا شاگل کی وجہ سے ہوا ہے۔ شاگل

نے وہ بیپ جا کر صدر اور پرائم منسٹر کو سنوا دیا۔ اس میں لوگاری پہاڑی والی لیبارٹری اور وہاں موجود آپرینگ مشین کا ذکر تھا۔ اب ان کے سامنے دو صورتیں تھیں پہلی تو یہ کہ وہ باقی لوگوں کی طرح شاگل کو بھی ہلاک کر دیتے لیکن شاگل سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے اور چھٹے صرف صدر اس کے حامی تھے اب جو پرائم منسٹر ہیں ان سے ان کے خاندانی تعلقات ہیں اس لئے اسے ہلاک کرنے کی بجائے دوسری صورت یہ بنائی گئی کہ خاموشی سے وہاں سے مشین کسی اور لیبارٹری میں شفت کر دی جائے تاکہ اگر شاگل کے ذریعے یہ بات ایک آٹ بھی ہو جائے تب بھی ہم اس تک نہ پہنچ سکیں اور“..... عمران نے کہا۔

”لیکن آپ کو کیسے علم ہو گیا اور“..... بلیک زیر و نے کہا تو عمران نے اسے روپورٹس سے لے کر نقشہ چیک کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

”اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ قدرت بھی آپ پر مہربان ہے ورنہ تو کسی کے تصور میں بھی نہ آسکتا تھا کہ اس طرح اس قدر اہم راز آپ تک پہنچ سکتا اور“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور“..... عمران نے تشكراں لجھے میں کہا۔

”اب میرے لئے کیا حکم ہے میں اب ساکڑی جاؤں اور“۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”یہ علاقہ اہتمائی دشوار گزار ہے۔ اس کے علاوہ یہ علاقہ شوگران سے بھی قریب پڑتا ہے اس لئے وہاں جو لیبارٹری ہوگی اس کی حفاظت کے لئے اہتمائی اقدامات کیے گئے ہوں گے اس لئے ایک یادداہی وہاں مشن مکمل نہیں کر سکتے۔ اب مجھے باقاعدہ نیم لے کر وہاں جانا ہو گا اور”..... عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میرا معاملہ پھر ختم ہے اور“..... بلیک زیرو نے اہتمائی مایوسانہ لمحے میں کہا۔

”ارے ارے اتنا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم نے تیاری کر لی ہے تو تم ساتھ جاؤ گے اور“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کس حیثیت سے اور“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کافرستان میں فارن ایجنت ہو اور“..... عمران نے کہا۔

”لیکن وہ تو ناٹران ہے اور اس کا اسٹینٹ فیصل جان ہے۔ اس بارے میں تو سارے ممبرز جلتے ہیں اور“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”تمہارا کام کافرستان کی ملڑی انسٹیلی جنس کے ساتھ ہے۔ تمہارا سیٹ اپ ناٹران وغیرہ سے ہٹ کر ہے اور تم ہم سے کافرستان میں ہی ملوگے۔ ہم لوگاری پہاڑی کی طرف ہی جائیں گے لیکن یہ تم اُکر بتاؤ گے کہ تم نے یہ بات ٹریس کی ہے کہ مشین اب لوگاری کی بجائے ساکڑی لیبارٹری میں چہنچا دی گئی ہے اور تمہیں چیف نے حکم دیا ہے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ اور سلیمان بھی بطور چیف ہمیں اس بارے میں بربیف کر دے گا اور“..... عمران نے کہا۔

”شکر یہ عمران صاحب بہر حال آزادی سے کام کرنے کا موقع تو نہ ملے گا لیکن بہر حال فیلڈ میں کام تو ہو گا اور“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو پھر ایسا کر لیتے ہیں کہ چیف سے درخواست کرتے ہیں کہ اس باروہ تمہیں نیم لیڈر بنادے۔ مجھے امید ہے کہ چیف کم از کم اتنی ہی درخواست تو مان ہی لے گا اور“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ”ارے نہیں عمران صاحب آپ تو واقعی بڑے ظرف کے مالک ہیں لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران شاید یہ بات پسند نہ کریں اور“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ کیسے نہیں مانیں گے سچیف با اختیار ہے وہ چاہے تو سلیمان کو لیڈر بنانا کر بھیج دے۔ اس کے سامنے ملک و قوم کا مفاد ہوتا ہے کسی کی ذات نہیں ہوتی ویسے اصل احتجاج تو میں کروں گا ٹھیک ہے اب ایسا ہی ہو گا تاکہ ممبرز کو یہ تجربہ بھی ہو جائے کہ چیف کا حکم ہر حالت میں سلیمان کرنا پڑتا ہے اور“..... عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب آپ کی موجودگی میں میرا تو ذہن ہی کام نہیں کرے گا اور“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس بار تو ذہن کو کام کرنا ہی پڑے گا بلیک زیرو۔ اور یہ بھی سوچ لو کہ یہ اہتمائی اہم مشن ہے پہلے بھی جو یا سلیمان سے اس بات پر جھاڑ کھا چکی ہے اور“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو یا سلیمان سے جھاز کھا پکی ہے کیا مطلب آپ کی موجودگی میں سلیمان نے کیسے بات کر لی اور" بلیک زیرونے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"پھر تو سلیمان آپ کو بھی اسی طرح ڈانٹ دے گا اور" بلیک زیرونے ہنسنے ہوتے ہوئے کہا۔

"میری تو خیر ہے میں تو عادی ہوں تم اپنی فکر کرو سلیمان ان معاملات میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے پھر تم ایسا کرو کہ اکیلے ہیلے کافستان پہنچ جاؤ۔ تم نے جان پور پہنچ کر کسی ہوٹل میں رہنا ہے کیونکہ جان پور سے لوگاری بھی پہنچا جاسکتا ہے اور ساکڑی بھی۔ پھر وہیں سے تم ہمیں لے کر چلو گے میں سلیمان کو سب بھاہوں گا اور" عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے اور" بلیک زیرونے کہا۔

"اس بار تم نے جو میک اپ کرنا ہے وہی میک اپ آئندہ بھی استعمال ہونا ہے اس لئے نیچرل میک اپ کرنا زیادہ سیدیلی کی ضرورت نہیں ہے میک اپ ناکسن سپیشل کرنا تاکہ کسی مشین سے چیک نہ ہو سکے اور آج سے فیلڈ میں جہارا مستقل نام فراز ہو گا۔ باقی تفصیلات تم خود سوچ لینا اور ایڈ آں" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیسیٹر آف کر دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کافستان کے دارالحکومت کے ایک میرج ہال میں اس وقت بے پناہ رش تھا۔ شہر کا تقریباً تمام اعلیٰ طبقہ سہاں موجود تھا و سیع و عریض پارکنگ رنگ برلنگی گاڑیوں سے بھر گئی تھی۔ اس کے علاوہ بیرونی سڑکوں کے کنارے پر دور دور تک گاڑیوں کی طویل قطاریں نظر آ رہی تھیں۔ اس میرج ہال میں اس وقت دارالحکومت کے سب سے بڑے تاجر سینھ نریمان کے بیٹے کی شادی کا فنکشن ہو رہا تھا۔ سینھ نریمان شاگل کا کلاس فیلو بھی رہا تھا اور شاگل کے ساتھ اس کے اب تک نہ صرف دوستہ تعلقات تھے بلکہ گھر یلو تعلقات بھی تھے اس لئے شاگل بھی نیا سوت پہنچنے فنکشن میں موجود تھا۔ چونکہ اس شادی میں صدر مملکت نے بھی شریک ہونا تھا اس لئے سہاں باقاعدہ پولیس اور سکورٹی کے انتہائی سخت انتظامات تھے۔ صدر صاحب کی وجہ سے وی وی آئی پی اور وی آئی پی نشستوں کو علیحدہ رکھا گیا تھا جو نکہ شاگل

سینچہ نریمان کے دوست اور کلاس فیلیو ہونے کے علاوہ سیکرت سروس کا چیف بھی تھا اس لئے وہ اس وقت دی دی آئی پی نشست پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی صوفی پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو اپنے حلے اور لباس سے کوئی سائنس دان نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید بیزاری چھائی ہوئی تھی جسیے اسے احساس ہو رہا ہو کہ یہاں اس کا اہتمامی قیمتی وقت صائع ہو رہا ہے اس نے شاید وقت گزارنے کے لئے ساتھ بیٹھے ہوئے شاگل سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”آپ کا اسم شریف“..... اس بوڑھے نے شاگل سے کہا۔

”میرا نام شاگل ہے اور میں کافستان سیکرت سروس کا چیف“..... شاگل نے بڑے فخرانہ لمحے میں کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ اوہ تو آپ ہیں وہ جن کے بارے میں صدر صاحب نے بات کی تھی“..... اس بوڑھے نے چونکتے ہوئے کہا تو شاگل بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

”میرے بارے میں صدر صاحب نے بات کی تھی کیا مطلب“..... شاگل نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”میرا نام ڈاکٹر پرتاپ ہے میں سائنس دان ہوں اور لوگاری پہاڑی میں واقع ایک لیبارٹری کا انچارج ہوں۔ میری لیبارٹری برہا راست صدر صاحب کے چارج میں ہے کیونکہ صدر صاحب نیشنل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سائنس ریسرچ کے سربراہ ہیں اور یہ لیبارٹری ان چند لیبارٹریوں میں سے ہے جو نیشنل سائنس ریسرچ نے قائم کی ہیں۔ پر ام منسٹر صاحب نے ایک خفیہ مشیزی وہاں ایک مشین میں رکھوائی جس کا صرف مجھے یہ علم تھا اور انہوں نے بتایا کہ یہ اہتمامی اہم ترین مشیزی ہے اس کا تعلق ملکی دفاع سے ہے جس پر میں نے صدر صاحب سے بات کی کہ میری لیبارٹری میں تو حفاظتی انتظامات ایسے نہیں ہیں کہ وہاں ایسی اہم مشیزی رکھی جائے اور چونکہ اس مشیزی کا تعلق ملکی دفاع سے ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ غیر ملکی ایجنسٹ اس کے خلاف ہمہاں کام کریں۔ جس پر صدر صاحب نے مجھے تسلی دیتے ہوئے بتایا کہ اول تو کسی کو اس مشیزی کا علم نہیں ہے لیکن اگر کبھی ضرورت پڑی تو کافستان سیکرت سروس اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے طلب کی جاسکتی ہے اور پھر انہوں نے مجھے ایک فون نمبر بھی دیا کہ ایم جنسی کی صورت میں اگر میں چاہوں تو اس فون نمبر پر سیکرت سروس کے چیف شاگل سے بات کر سکتا ہوں۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر ہی لوں کیونکہ مجھے ہر وقت یہ خدشہ رہتا تھا کہ کسی بھی وقت کوئی ایجنسٹ نہ آجائے لیکن پھر پر ام منسٹر صاحب کی وجہ سے میں خاموش ہو جاتا کیونکہ انہوں نے حکم دیا تھا کہ میرے علاوہ اور کسی کو اس مشیزی کے بارے میں علم ہی نہ ہو لیکن پھر وہ مسئلہ ہی ختم ہو گیا اور میں نے سکون کا سائز لیا۔ سینچہ نریمان میرا دور کار شستہ دار ہے۔ میری والف ہمہاں دار الحکومت میں ہی رہتی ہے اس کی وجہ سے مجھے اس شادی میں

شرکت کے لئے خصوصی طور پر آناؤڑا ہے۔ اب یہ میری خوش قسمت ہے کہ میری آپ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ ڈاکٹر رتاب نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”مسئلہ کیسے ختم ہو گیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے تو سرکاری طور پر ہی بتایا گیا ہے کہ اب بھی وہ مشیزی آپ کی لیبارٹری میں موجود ہے اور آپ کو علم نہیں ہے جب کہ میرے چند امتحنے آپ کی لیبارٹری والے علاقے میں موجود ہیں تاکہ اگر کوئی دشمن امتحنے وہاں نظر آئے تو وہ فوری مجھے اطلاع دیں اور میں اس کی حفاظت اور دشمن بھجنٹوں کے خاتمے کے لئے وہاں فوری طور پر پہنچ سکوں۔ شاگل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اوے اب ان ضرورت نہیں رہی کیونکہ چھلے دنوں پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی حکم سے وہ مشیزی وہاں سے ہٹالی گئی ہے۔ ملٹری کا ایک کیپشن کرشن اسے وہاں سے نکال کر لے گیا ہے۔ میری اس سے بات ہوئی تھی اس نے مجھے بتایا کہ ایسا حفاظتی انتظامات کے تحت کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر رتاب نے کہا۔

”کیپشن کرشن۔ کیا آپ نے اس کی تصدیق کر لی تھی۔ شاگل نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خدشہ ابھرا تھا کہ کہیں عمران کیپشن کرشن کے زوب میں ہی مشیزی تو ازا نہیں لے گیا۔

”ظاہر ہے بغیر تصدیق کے میں استابردا اقدام کیسے کر سکتا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ڈاکٹر رتاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”لیکن پھر مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی گئی۔ شاگل نے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ یہ تو سرکاری معاملات ہیں۔ ڈاکٹر رتاب نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی صدر صاحب تشریف لے آئے اور وہ سب ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاگل دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ لیکن وہ شادی کے فنکشن کی وجہ سے مجبور تھا۔ بہر حال جب صدر صاحب تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد واپس چلے گئے تو شاگل بھی انھا اور تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پارکنگ سے کار نکالی اور سیدھا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اسے شادی اور سینیجہ نریمان وغیرہ سب بھول گیا تھا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہور ہے تھے۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ دار دات عمران نے کی ہو گی۔ یہ بوڈھا سائنس دان اس شاطر کا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ اس نے یقیناً ایسے انتظامات کر لئے ہوں گے کہ تصدیق بھی ہو سکتی ہو۔ اس لئے وہ جلد از جلد صدر صاحب سے اس معاملے میں بات کرنا چاہتا تھا۔ دفتر پہنچ کر اس نے جلدی سے فون کار سیور انھا یا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس۔ شاگل نے

تیز لجے میں کہا حالانکہ وہ بھی جانتا تھا کہ ملٹری سیکرٹری اس کے نام اور عہدے سے اچھی طرح واقف ہے لیکن ظاہر ہے وہ اپنی عادت سے باز نہ آسکتا تھا۔

”جی فرمائیے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”صدر صاحب شادی سے واپس پہنچ گئے ہیں۔“..... شاگل نے کہا۔

”جی ہاں۔“..... ملٹری سیکرٹری نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان سے میری فوراً بات کراؤ اٹ از ناپ ایم جنسی۔“..... شاگل نے تیز لجے میں کہا۔

”ہولڈ کریں میں پوچھتا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“..... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

”شاگل بول رہا ہوں جتاب۔“..... شاگل نے احتیاً مود باند لجے میں کہا۔

”کہاں سے بات کر رہے ہیں آپ۔“..... صدر صاحب نے کہا۔

”لپنے آفس سے جتاب۔“..... شاگل نے جواب دیا۔

”لیکن ابھی تو میں نے آپ کو سیرج ہال میں دیکھا تھا۔“..... صدر صاحب نے کہا۔

”لیں سر میں وہاں موجود تھا لیکن ایک ایسی بات کا مجھے علم ہوا ہے کہ آپ سے بات کرنے کے لئے شادی چھوڑ کر آفس آنا پڑا ہے۔“

شاگل نے جواب دیا۔

”اوہ کیا بات ہے۔“..... صدر صاحب کے لجے میں ہلکی سی تشویش

کی پر چھائیاں ابھر آئی تھیں۔

”سر آپ کو معلوم ہے کہ لوگاری پہاڑی والی لیبارٹری سے بلاسٹنگ اسٹیشن کی آپریشنگ مشین نکال لی گئی ہے۔“..... شاگل نے لپنے طور پر دھماکہ کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کو کیسے علم ہوا۔“..... صدر صاحب کے لجے میں حیرت تھی۔

”مجھے جتاب لوگاری لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر پرتاب نے خود بتایا ہے وہ بھی شادی میں شرکیک تھے اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تعارف ہونے پر انہوں نے یہ بات بتائی ہے۔ اسی لئے تو میں بے چینی سے آپ کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا تاکہ آپ کو روپورٹ دے سکوں۔ یہ کام یقیناً اس علی عمران کا ہو گا جتاب۔“..... شاگل نے تیز تیز لجے میں کہا۔

”عمران کو اس کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔“..... صدر صاحب نے کہا۔

”جباب وہ عفریت ہے۔ ما فوق الفطرت آدمی ہے۔ اس تک ایسی خبریں خود بخود پہنچ جاتی ہیں۔“..... شاگل نے کہا۔

”نہ ہی وہ عفریت ہے اور نہ ہی ما فوق الفطرت وہ بھی آپ کی طرح انسان ہے۔ مجھے سلیم ہے کہ آپ بھی اسی طرح فہیں ہیں۔ اور آپ کی

کار کردگی بھی اسی کی طرح شاندار ہے۔ سو اے اس وقت کے جب آپ کا مقابلہ عمران سے ہوتا ہے تو وہ اپنی فہانت استعمال کر کے آپ کو

جز باتی بنادیتا ہے۔ جو کچھ آپ کو ڈاکٹر پرتاب نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ مشین لوگاری لیبارٹری سے ہٹائی گئی ہے لیکن کہاں رکھی گئی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے یہ بات نہیں بتائی جا سکتی اور الیسا پر ام منسٹر صاحب نے سیکورنی کے تحت کیا ہے۔ آپ بھی اس بارے میں خاموش رہیں گے۔ اٹ از مائی آرڈر..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاگل نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کو اس طرح کریڈل پر پنجا حصے سارا غصہ فون پر نکال رہا ہو۔

”ہونہہ سیکرت سروس کا چھیف جذباتی ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے اصل معاملات سے آگاہ کیا جائے اس احمد بوڑھے ڈاکٹر سائنس دان کو سپہ ہے اور شاگل کو سپہ نہیں ہے۔ وہ کیپشن کرشن جو یہ مشین لے گیا ہے اسے علم، ہو گا لیکن شاگل کو علم نہیں، ہونا چاہئے۔ ہونہہ خواہ نخواہ شادی کا فنکشن بھی غراب کیا اور سینیٹھ نریمان وہ علیحدہ میری جان کھائے گا۔..... شاگل نے غصے سے بُردا تھے ہوئے کہا اور کہی سے انھا ہی تھا کہ میزپر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نجٹھی۔ اب کون آمرانا ننسس۔..... شاگل نے غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور انھا لیا۔ یہ..... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

”جان پور سے ڈبلیو الیون نرائن بول رہا ہوں باس۔..... دوسری طرف سے ایک موڈبائی آواز سنائی دی تو شاگل چونک پڑا کیونکہ ڈبلیو اس کے مخربوں کا کوڈ نمبر تھا جو انہائی اعلیٰ سطح پر کام کرتے تھے اور سب سے زیادہ معاوضہ بھی لیتے تھے اور ان کی بھیجی، ہوئی معلومات بہت حتیٰ تھیں۔ یہ اسجنت برادر راست شاگل کو ہی روپورث دیتے

تھے۔

”یہ کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے۔..... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جناب ہبھاں جان پور میں علی عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس موجود ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے ختیار اچھل پڑا۔

”کیا کیا کہہ رہے ہو جان پور میں عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس۔..... شاگل نے اہتمائی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ باس میں اپنے ایک ذاتی کام کی وجہ سے ہبھاں جان پور آیا ہوا تھا۔ ہبھاں میرے رشتے دار رہتے ہیں۔..... نرائن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گولی مارو اپنے رشتے داروں کو کیا اب میں اس لئے بیٹھا ہوا ہوں کہ تمہارے رشتے داروں کی رام کہانیاں سنتا رہوں۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس کو تم نے کہاں دیکھا ہے اور کس طرح پہچانا ہے۔ کیا انہوں نے تم سے اُکر اپنا تعارف کرایا تھا۔..... شاگل نے غصے سے چھپتے ہوئے اس کی بات کاشتے ہوئے کہا۔

”باس وہ ہوٹل ناپ سن کے ڈاٹنگ ہال میں کھانا کھا رہے تھے۔ میں بھی اپنے رشتے دار کے ساتھ ان کے قریب ٹیبل پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا کہ اچانک میرے کانوں میں عمران کا لفظ پڑا۔ میں چونک پڑا کیونکہ ڈبلیو پھر میں نے توجہ سے ان کی باتیں سننی شروع کر دیں اور باس پھر یہ بات حتیٰ طور پر معلوم ہو گئی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور ان کا ارادہ کسی پہاڑی علاقے ساکڑی جانے کا ہے جو اہتمامی دشوار گزار علاقے میں ہے۔..... نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ساکڑی وہ کہاں ہے اور وہاں وہ کیوں جا رہے ہیں۔ کیا ان میں عمران بھی شامل تھا تم نے اسے دیکھا ہے۔..... شاگل نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”ان میں عمران کے قدومہ کا تو کوئی نہیں تھا لیکن انہوں نے دو تین بار عمران کا نام لیا جس پر ایک آدمی نے انہیں منع کیا کہ وہ یہ نام نہ لیں۔..... نرائن نے جواب دیا۔
”وہ کہاں ملھرے ہوئے ہیں۔..... شاگل نے پوچھا۔

”ٹاپ سن ہوٹل میں ہی ان کے کمرے بک ہیں۔ کمرہ نمبر بارہ سے لے کر کمرہ نمبر اٹھارہ تک ان کے نام بک ہیں سہاں انہوں نے اپنے آپ کو مقامی سیاح ظاہر کیا ہوا ہے اور نام بھی مقامی ہیں۔..... نرائن نے جواب دیا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ساکڑی جانے کی ہی بات کر رہے تھے۔..... شاگل نے کہا۔

”لیں سرانہوں نے کمی باریہ نام لیا ہے اور ایک بار تو انہوں نے ساکڑی لیبارٹری اور کسی آپرینٹنگ مشین کی بھی بات کی تھی۔۔۔ نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم وہیں ان کی نگرانی کرو لیکن پوری طرح محاط رہنا انہیں اس نگرانی کا علم نہیں ہونا چاہیے۔ تمہارے پاس ٹرانسپیرٹ تو ہو گا۔۔۔ شاگل

نے تیز لمحے میں کہا۔
”لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”میں اب تم سے ٹرانسپیرٹ پر رابطہ کروں گا اگر یہ لوگ کہیں جائیں تو تم نے ان کی نگرانی کے لئے ان کے پیچھے جانا ہے میرا مطلب ہے جان پور سے باہر کچھ گئے ہو۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”لیں سر میں کچھ گیا ہوں۔۔۔ نرائن نے جواب دیا۔

”اور اس بات کو حقی طور پر معلوم کرو کہ اس گروپ میں عمران بھی ہے یا نہیں۔ اور یہ کتنے آدمیوں کا گروپ ہے۔۔۔ شاگل نے بات کرتے کرتے چونک کر پوچھا جسیے اسے بات کے دوران تعداد پوچھنے کا خیال آیا ہو۔

”تین مرد تھے اور دو عورتیں۔۔۔ نرائن نے جواب دیا۔

”دو عورتیں کیا وہ بھی مقامی تھیں۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔
”لیں بس۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے تم خیال رکھنا میں تم سے رابطہ کروں گا۔۔۔ شاگل نے کہا اور جلدی سے ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

”ملڑی سیکرٹری نو پریزیڈنٹ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس۔ صدر صاحب سے فوراً بات کراؤ اہم بات کرنی ہے جلدی فوراً اور مت کرو۔۔۔ شاگل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے تیز لجھے میں کہا۔

"لیں سر، ہولڈ آن کریں"..... ملڑی سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی لیکن لجھے میں خاصی ناگواریت موجود تھی۔

"شاگل بول رہا ہوں جتاب"..... شاگل نے اہتمائی مودبانہ لجھے میں کہا۔

"اب کیا ہو گیا ہے پھر کیوں کال کی ہے"..... صدر صاحب نے کھل کر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"جباب لوگاری لیبارٹری سے جو مشین کیپشن کرشن کے ذریعے نکالی گئی تھی کیا اسے ساکڑی لیبارٹری میں تو شفت نہیں کیا گیا۔" شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی جیسے رابطہ ختم ہو گیا ہو۔

"سر، سر"..... شاگل نے کہا۔

"میں سن رہا ہوں۔ تھیں یہ نام کس نے بتایا ہے"..... صدر صاحب کے لجھے میں حیرت تھی۔

"عمران اور اس کے ساتھی جان پور میں ٹریس ہوئے ہیں۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ساکڑی جا رہے ہیں جو اہتمائی دشوار گزار علاقہ ہے اور وہاں لیبارٹری بھی ہے اور انہوں نے آپریٹنگ مشین کا بھی ذکر گیا ہے اس لئے مجھے خیال آیا کہ کہیں وہ مشین ساکڑی تو شفت نہیں ہو گئی"..... شاگل نے کہا۔

"کیا تمہیں درست اطلاع ملی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"..... صدر نے پوچھا۔

"یہ سر مریرے جس نے اطلاع دی ہے اس کی اطلاعات حتیٰ ہوتی ہیں بھر اس نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو قریب سے نوٹ کی ہے اس گفتگو کے دوران عمران کا نام بھی دو تین بار لیا گیا ہے اور یہ سب باتیں بھی"..... شاگل نے جواب دیا۔

"اطلاع تو واقعی درست ہے اب تمہیں بتانے میں بھی کوئی عرج نہیں ہے کہ تمہاری وجہ سے ہی مشن لوگاری لیبارٹری سے ساکڑی شفت کیا گیا تھا کیونکہ تم نے اس ہاتھ لائیں میپ میں اس بارے میں میری اور پرائم منسٹر صاحب کی گفتگو سن لی تھی اس لئے ہمارے پاس دو صورتیں تھیں یا تو تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا مشین خاموشی سے شفت کر دی جائے۔ چنانچہ میں نے دوسری صورت اختیار کی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کو خفیہ رکھنے کی تمام کارروائیاں بے بنیاد ثابت ہوئی ہیں۔ اس عمران کو اگر یہ معلوم ہے کہ آپریٹنگ مشین لوگاری سے ساکڑی شفت کر دی گئی ہے تو پھر اس پورے سیٹ اپ کا بھی علم ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ ان کے میزاں اڈے کے نیچے ہم نے بلاسٹنگ اسٹیشن قائم کیا ہے جس کی آپریٹنگ مشین بھی ہے اور اس کا آپریٹنگ سوچ پرائم منسٹر صاحب کے پاس ہے تاکہ جس وقت بھی اس میزاں اڈے کو اڑانے کو فیصلہ کیا جائے پرائم منسٹر صاحب وہ سوچ پریس کر دیں اور بلاسٹنگ فائر ہو جائے"..... صدر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ گو آپرینٹنگ مشین۔ سونچ اور بلاسٹنگ اسٹیشن کے بارے میں وہ ہاث لائیں ٹیپ میں پرائم منسٹر اور صدر کے درمیان ہونے والی گفتگو سن چکا تھا لیکن اسے اس کی درست صورت اب معلوم ہوتی تھی۔

”مگر جتاب انہیں تو بلاسٹنگ اسٹیشن تباہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ وہ ان کے علاقے میں ہی ہے۔ پھر وہ اس آپرینٹنگ مشین کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں۔“..... شاگل نے کہا۔

”گذ تھماری اس فہافت کی وجہ سے تھماری قدر کرتا ہوں۔ یہ بلاسٹنگ اسٹیشن چونکہ پاکیشیا کے علاقے میں بنایا گیا ہے اس لئے ہم نے اس میں ایسے جدید سسٹم نصب کر دیئے ہیں کہ اگر اس میزائل اڈے سے یا کسی بھی اور طریقے سے اس کو ختم کرنے کی معمولی سی کوشش بھی کی گئی تو یہ خود بلاست ہو جائے گا اس طرح ان کا اپنا میزانلوں کا اڈہ بھی ختم ہو جائے گا۔“..... صدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے جتاب میں سمجھ گیا وہ اس آپرینٹنگ مشین کو تباہ کر کے اس کا سسٹم ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن جتاب اگر ایسا ہے تو اس آپرینٹنگ مشین کو بھی اس بلاسٹنگ اسٹیشن کے اندر ہی فٹ کر دیا جاتا یا پھر اسے آپرینٹنگ سونچ کی طرح اسے بھی پرائم منسٹر صاحب اپنی تحویل میں رکھتے اسے اتنی دور لیبارٹیوں میں رکھنے میں کیا مصلحت تھی۔“..... شاگل نے کہا۔

”یہ تکنیکی مجبوری تھی جس کی وجہ سے فاصلہ دینا ضروری تھا۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

صدر نے جواب دیا۔

”پھر جتاب اب میرے لئے کیا حکم ہے۔“..... شاگل نے کہا۔

”تم اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمه کرو۔ ہم نے تمہیں پہلے ہی اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”یہ سر لیکن اس ساکڑی لیبارٹری کی حفاظت بھی تو ضروری ہے۔“..... شاگل نے کہا۔

”اس کی حفاظت کی فکر مت کرو۔ یہ اہمیتی محفوظ لیبارٹری ہے اور پھر پرائم منسٹر صاحب بیرونی دورے پر جاتے ہوئے پاور ہجنسی کو خصوصی طور پر وہاں تعینات کر گئے ہیں۔ ساکڑی لیبارٹری کا علاقہ اہمیتی دشوار گزار ہے۔ پاور ہجنسی وہاں نمیرانی کے علاقے میں اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہے۔ تم اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر سکتے ہو تو نمیرانی تک کر سکتے ہو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی نمیرانی پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر تمہیں لامحالہ پیچھے ہٹانا ہو گا پھر یہ کام پاور ہجنسی کرے گی اور تم نے اس کے کام میں کسی طرح بھی مداخلت نہیں کرنی اگر تم نے ایسا کیا تو تھمارا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا۔“..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”ہونہہ کریڈٹ پاور ہجنسی لے جائے۔ یہ کیسے ممکن ہے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی جانبیں جان پور میں ہی نکال لوں گا۔

”شاگل نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مذکر عقبی دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس کے اندر تکنیکی مجبوری تھی جس کی وجہ سے فاصلہ دینا ضروری تھا۔“

رکھا ہوا ایک بڑا سالانگ ریخ ٹرانسیمیٹر اٹھا کر اس نے اسے میز رکھا اور پھر خود کری پر بیٹھ کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو شاگل چیف آف سیکرٹ سروس کانگ اور“۔ شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سر زائن اینڈنگ یو اور“..... تھوڑی در بعد زائن کی آواز ٹرانسیمیٹر سے نکلی۔

”کیا پوزیشن ہے اور“..... شاگل نے پوچھا۔

”وہ لوگ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اب عمران بھی پہنچ گیا ہے۔ میں نے اس کے مخصوص قد و قامت سے پہچان لیا ہے وہ کمرہ نمبر بارہ میں مقیم ہے اور“..... زائن نے کہا۔

”اوکے خیال رکھنا میں ٹیم کے ساتھ خود پہنچ رہا ہوں اور اینڈ آل“..... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیمیٹر آف کیا اور پھر ماٹھ بڑھا کر اس نے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یہ بھائیو بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”شاگل بول رہا ہوں“..... شاگل نے اپنی فاخرانہ لنجے میں کہا۔

”یہ سر۔ یہ سر“..... دوسری طرف سے بھائیو کی آواز سنائی دی جو ہجہ حد درجہ موڈ بانہ بلکہ کسی حد تک خوشامد انہوں نے اس قدر تیز فتار

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ولف گروپ کو فوری طور پر جان پور بھجواؤ سپیشل ہیلی کا پڑھ ز پر اور خود میرا خصوصی ہیلی کا پڑھ تیار کراؤ میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔“ ہم نے فوری طور پر جان پور پہنچتا ہے وہاں کسی ثاپ سن ہوٹل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹھہری ہوتی ہے۔ ہم نے اس پورے ہوٹل کو ہی میزاں لوں سے اڑا دینا ہے کچھے۔..... شاگل نے تیز اور تحکما نہ لجھے میں کہا۔

”یہ سر حکم کی تعییل ہو گی سر“..... دوسری طرف سے بھائیو نے اسی طرح موڈ بانہ بلکہ خوشامد انہوں نے بھائیو کے ساتھ مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے بھائیو کا یہ انداز ہمیشہ سے پسند تھا۔ اس لئے بھائیو جو سیکرٹ سروس میں بطور سب انسپکٹر بھرتی ہوا تھا اب ایک لمحاظ سے اس کا دایاں ہاتھ بنانا تھا۔ اس نے بھائیو کی سربراہی میں پوری سیکرٹ سروس کے اپنی تیز اور فعال ہمجنوں سے انتخاب کر کے ایک گروپ بنایا تھا۔ اس گروپ کا انچارج بھائیو تھا جو شاگل کے سامنے تو بھیز بین جاتا تھا لیکن شاگل کے حکم کی تعییل اس قدر سفا کی اور بے رحمی سے کرتا تھا کہ جنگلی بھیزیتے بھی شاید اس قدر سفا کی کامظاہرہ نہ کر سکتے ہوں۔ اس کے علاوہ اس گروپ کے سب ممبرز بھی بے حد سفا کی اور بے رحم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی تربیت یافتہ اور جدید ترین اسلحے لیں تھے اسی لئے شاگل نے اس گروپ کا نام ولف گروپ رکھا ہوا تھا۔ یہ گروپ ابھی حال ہی میں قائم کیا گیا تھا لیکن اس گروپ نے اتنے کم وقت میں اس قدر تیز فتار

کار کر دگی کا مظاہرہ کیا تھا کہ اس کی شاندار کارکردگی کی تعریف صدر اور پرائم منسٹر کو بھی کرنی پڑی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس بار شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں وولف گروپ کو ہی لانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وولف گروپ سے عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی نہ پچ سکیں گے اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر شہر سے باہر ایک وسیع و عریض عمارت میں بنایا گیا تھا جہاں تین خصوصی ہیلی کا پڑ بھی موجود رہتے تھے۔ شاگل بھی ایر جنسی میں جو ہیلی کا پڑ استعمال کرتا تھا وہ ہیلی کا پڑ بھی وولف گروپ کے ہیڈ کوارٹر کا ہی تھا۔ چنانچہ شاگل اپنے دفتر سے نکلا اور پھر اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے وولف گروپ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی وولف گروپ کے اس ہیڈ کوارٹر کا نام وولف ہاؤس تھا۔ آدھے گھنٹے کی تیزی سے وولف ہاؤس کے بڑے پھانک پر پہنچ گیا۔ پھانک کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو دربان موجود تھے۔ شاگل نے جیسے ہی کار روکی وہ اس کی طرف بڑھ آئے۔

”یہ سر“..... ان میں سے ایک نے غور سے شاگل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم اندھے تو نہیں ہو۔ بجائے پھانک کھولنے کے بھے سے پوچھ رہے ہونا نہیں“..... شاگل کو یہ لخت غصہ آگیا۔

”سوری سر سپیشل کو ڈبائے بغیر آپ اندر نہیں جا سکتے۔“..... اسی دربان نے مودبانہ لمحے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ولف“..... شاگل نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

”یہ سر“..... دربان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھانک کھل گیا اور شاگل کا راندر لے گیا۔ بورچ میں اس نے جیسے ہی کار روکی وہاں موجود ایک ٹھوس جسم اور گھنگریا لے بالوں والا نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بڑی پھرتی سے کار کا دروازہ کھولا اور اس طرح گردن جھکا کر سلام کیا جیسے بادشاہ کی آمد پر کوئی اہتمامی حقیر غلام اسے سلام کرتا ہے۔ یہ بھائیہ تھا وولف گروپ کا انچارج۔

”یہ تم نے میرے لئے بھی کوڈ بنارکھے ہیں کیوں اب سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ان دو نئے کے دربانوں کو کوڈ بتائے گا۔“ شاگل نے پھنکا رتے ہوئے کہا۔

”آپ نے خود حکم دیا تھا جتاب اور آپ نے خود ہی اپنے لئے کوڈ تجویز کیا تھا جتاب ورنہ میری یا میرے گروپ کے کسی آدمی کی جرأت ہے جتاب کہ آپ کے سامنے نظریں تک اٹھاسکے۔“..... بھائیہ نے اہتمامی خوشامد اندماز میں کہا۔

”دیا ہو گا لیکن اب میں اس حکم کو منسوخ کرتا ہوں اب اگر تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے مجھ سے کوڈ پوچھا تو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا کچھے۔“..... شاگل نے اہتمامی تیز لمحے میں کہا۔ ظاہر ہے اس نے جذبات میں آکر کوڈ کی پابندی اپنے اوپر ہی لا گو کر لی ہو گی لیکن اب جب اس سے کوڈ پوچھا گیا تو اسے اس نے اپنی توہین سمجھا۔

”یہ سر حکم کی تعمیل ہو گی۔ سر میں دربانوں کو ابھی حکم دیتا

ہوں سر۔۔ بھائیہ نے جواب دیا اور پھر اس طرح گیٹ کی طرف بھاگنے لگا جیسے اس کے مجھے کتے لگ گئے ہوں اور شاگل کی گردن بڑے فخریہ انداز میں تین گئی۔ تھوڑی در بعد بھائیہ اسی طرح بھاگتا ہوا اپس آیا۔

”حکم کی تعاملی ہو گئی ہے سر۔۔۔۔۔ بھائیہ نے کہا تو شاگل ایک بار پھر سلام کرتے ہوئے کہا۔

”گذشت مجھے تمہاری یہ تیز رفتار کار کر دی اور حکم کی فوری تعاملی پسند ہے۔۔۔۔۔ تمہارا اگر وہ چلا گیا ہے جان پور۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”لیں سروہ تو وہاں ہمچنے والا بھی ہو گا۔۔۔۔۔ بھائیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مرآپ کے متعلق نہیں سراپنے متعلق کہہ رہا ہوں سر۔۔۔۔۔ بھائیہ نے بڑی طرح گھبرائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”لیکن کیوں جب تم نے اس سے مقابلہ ہی نہیں کیا تو پھر تم پنے متعلق کیسے کہہ سکتے ہو کیا تم مجھے احمد سمجھتے ہو۔۔۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ کافستان سیکرٹ سروس کا چیف بیوقوف ہے۔۔۔۔۔ احمد ہے پاگل ہے۔۔۔۔۔ شاگل نے اور زیادہ چھینٹے ہوئے کہا۔

”سر میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے آپ پائلن سیٹ سنبحالیں میں نیچے چھلانگ لگا کر خود کشی کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔ بھائیہ نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

”خود کشی وہ کیوں کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔۔ شاگل نے چونک کر حریت بھرے لجھے میں کہا۔۔۔۔۔ اس کے چھرے سے غصے کے تاثرات یلکھت غائب ہو گئے تھے اور اب ان کی جگہ حریت نے لے لی تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہوں سر۔۔۔ بھائیہ نے جواب دیا اور پھر اس طرح گیٹ کی طرف بھاگنے لگا جیسے اس کے مجھے کتے لگ گئے ہوں اور شاگل کی گردن بڑے فخریہ انداز میں تین گئی۔ تھوڑی در بعد بھائیہ اسی طرح بھاگتا ہوا اپس آیا۔

”حکم کی تعاملی ہو گئی ہے سر۔۔۔۔۔ بھائیہ نے قریب آنے کے بعد ایک بار پھر سلام کرتے ہوئے کہا۔

”گذشت مجھے تمہاری یہ تیز رفتار کار کر دی اور حکم کی فوری تعاملی پسند ہے۔۔۔۔۔ تمہارا اگر وہ چلا گیا ہے جان پور۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”لیں سروہ تو وہاں ہمچنے والا بھی ہو گا۔۔۔۔۔ بھائیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سروہ طرح سر۔۔۔۔۔ ہر لحاظ سے سر۔۔۔۔۔ بھائیہ نے اسی طرح خوشامد اسے لجھے میں کہا۔

”اوے کے پھر چلو۔۔۔ در کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور تھوڑی در بعد ان کا ہیلی کا پڑھنا میں بلند ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ پائلن سیٹ پر بھائیہ تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر شاگل اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہمہیے تمہارا کبھی نکراو ہوا ہے بھائیہ۔۔۔۔۔ شاگل نے بھائیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نو سر۔۔۔۔۔ بھائیہ نے جواب دیا۔

”یہ عمران حد درجہ شاطر اور چالاک آدمی ہے۔۔۔۔۔ اس کی فطرت بالکل لو مژی کی طرح ہے۔۔۔۔۔ بے شمار بار میں نے اس پر قابو پالیا لیکن ہر

”اس لئے سر کہ آپ کی ناراضگی کے بعد مجھے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں“..... بھائیہ نے روتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”اوہ اوہ تم میری ناراضگی کی خاطر خود کشی بھی کر سکتے ہو مجھے تمہاری یہ وفاداری پسند آئی ہے اس لئے اب خود کشی کی ضرورت نہیں ہے لیکن آئندہ محاذ رہنا“..... شاگل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”لیں سر آپ کی بے حد ہربانی سر آپ نے یہ لفظ کہہ کر مجھے نی زندگی دی ہے سر“..... بھائیہ نے جواب دیا۔

”ہم جان پور کے اڈے پر اتریں گے ارے ہاں تمہارا گروپ کہاں اترے گا“..... شاگل نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

”سر میں نے انہیں ہوائی اڈے پر ہی اترنے کا کہا تھا کیونکہ شہر میں اترنے سے عمران اور اس کے ساتھی چونک بھی سکتے تھے۔ پھر جان پور تو چھوٹا سا شہر ہے اور ہمارے ہیلی کا پڑز پر سیکرٹ سروس کے مخصوص نشانات بھی موجود ہیں“..... بھائیہ نے وضاحت سے جواب دیا۔

”گذ تمہاری ذہانت مجھے پسند آئی ہے بالکل میری طرح تم بھی ذہین ہو۔ اڈے پر اتر کر میں اپنے مخبر سے ان کی پوزیشن معلوم کروں گا اور اگر یہ لوگ وہاں ہوئے تو ہم اس ہوٹل کو ہی میزانلوں سے ازادیں گے“..... شاگل نے کہا۔

”لیں سر یہ نہیک رہے گا سر“..... بھائیہ نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل فلاست کے بعد وہ ایک چھوٹے سے شہر کے ہوائی اڈے پر اتر گئے۔ بھائیہ گروپ وہاں پہلے سے موجود تھا۔ اڈے کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میجر شاگل کے استقبال کے لئے خود موجود تھا۔

”جتاب آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے اعزاز ہے سر“..... میجر نے بڑے خوشامدانہ لجھے میں کہا۔

”تمہینک یو لیکن آپ اب جائیں ہم ہاں تفریح کرنے نہیں آئے ہم نے اہم کام کرنے ہیں“..... شاگل نے کہا اور میجر کا ان دبائے خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

”ٹرانسیسٹر لے آؤ بھائیہ“..... شاگل نے بھائیہ سے کہا تو بھائیہ کے اشارے پر اس کے ایک آدمی نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسیسٹر نکال کر شاگل کی طرف بڑھا دیا۔ شاگل نے اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر بہن دبادیا۔

”ہیلو ہیلو شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کانگ اور“..... شاگل نے بار بار کاں دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر نرائن اشنڈنگ یو سر اور“..... چند لمحوں بعد نرائن کی آواز سنائی دی۔

”ہم جان پور چکے ہیں اور اس وقت جان پور کے اڈے سے ہی بول رہا ہوں۔ روپرٹ دو عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اور“..... شاگل نے بڑے فاغرانہ لجھے میں کہا۔

”اس وقت وہ سی بazar میں چهل قدمی کرتے پھر رہے ہیں۔ میں ان کی نگرانی کر رہا ہوں لیکن عمران ان کے ساتھ نہیں اور“..... نرائن نے جواب دیا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واپس ہوٹل ہی جائیں گے اور شاگل نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”لیں سروہ کھانا کھانے کے بعد جہل قدمی کرتے پھر رہے ہیں اس لئے ان کی واپسی تو بہر حال ہو گی لیکن کس وقت اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا اور“..... نرائن نے جواب دیا۔

”میں ایک گھنٹے بعد پھر تم سے رابطہ کروں گا زران کیونکہ جب تک یہ سب لوگ ہوٹل میں نہ پہنچ جائیں اس وقت تک ہم کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے لیکن تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے اور“..... شاگل نے کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی شاگل نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرالسیز آف کر دیا۔

”باس وہ بازار میں موجود ہیں وہاں انہیں زیادہ آسانی سے گویوں سے اڑایا جاسکتا ہے“..... بھائیہ نے کہا۔

”عمران ان کے ساتھ نہیں ہے اور اصل آدمی وہی ہے اس لئے فی الحال ہم وہاں پہنچ کر انتظار کریں گے کیا کاروں کا بندوبست کر لیا گیا ہے“..... شاگل نے پوچھا۔

”لیں سر چار کاریں باہر تیار کھڑی ہیں ان میں میزاں ل گنیں اور دوسرا اسلجہ رکھوا دیا گیا ہے“..... ایک آدمی نے مودبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوے کے چلو پھر وہاں تک پہنچیں۔ یہ جیسے ہوٹل پہنچیں گے ان کا

خاتمه ہو جائے گا۔..... شاگل نے صرت بھرے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھنے لگا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ساري تفصيلات معلوم کر لی تھیں - حتیٰ کہ اسے اس لیبارٹری کے بارے میں بھی معلومات مل گئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ پوری طرح مطمئن نہ ہوا تھا اس لئے اس نے سلیمان سے ٹرانسیور بات کی اور اسے کہا کہ وہ لپنے طور پر اس سارے علاقے کا سرسری جائزہ لینے جا رہا ہے تاکہ جب وہ شیم کو لید کرے تو سلیمان اسے اس کی وجہ تسلیم بھی بتائے کہ چونکہ بلیک زیر و اس سارے علاقے کے بارے میں اچھی طرح واقف ہے اس لئے اسے شیم کا سربراہ مقرر کیا جا رہا ہے - اس علاقے میں بڑا شہر نمیرانی تھا جو مشہور صحت افزام مقام بھی تھا اور وہاں اسی سروس بھی تھی پھر انچہ بلیک زیر وہ ای جہاز کے ذریعے وہاں پہنچ گیا اور پھر وہاں اس نے لپنے طور پر اس سارے علاقے کے بارے میں مکمل معلومات بھی حاصل کر لیں اور ایک دن وہاں گزارنے کے بعد بلیک زیر وہاں آگیا اور اس نے ایک بار پھر سلیمان سے ٹرانسیور رابطہ کر کے اسے تفصیل بتادی - اس کا خیال تھا کہ وہ اب ہوٹل جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کرے گا لیکن سلیمان نے اسے بتایا کہ عمران نے اسے کال کر کے کہہ دیا ہے کہ جب تک وہ کال کر کے اسے اجازت نہ دے اس وقت تک سلیمان بلیک زیر وہ کی سربراہی کے بارے میں شیم سے کوئی بات نہیں کرے گا اور اگر بلیک زیر وہ کی کال آئے تو اسے بھی کہہ دیا جائے کہ جب تک اسے عمران کال کر کے نہ کہہ دے اس وقت تک وہ شیم سے رابطہ نہ کرے لیکن بلیک زیر وہ کوئی فارغ تھا اس لئے اس نے مستقل میک اپ پر ماسک میک نے نقشے کو سامنے رکھ کر وہاں کی ایک ایک پہاڑی کے بارے میں

اپ کیا اور ہوٹل آگیا تاکہ وہ شیم کی نگرانی کرے اور اس صورت حال کو بھی چھیک کرے جس کی وجہ سے عمران نے بلیک زیرو کی شیم میں شمویت کو روک رکھا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ عمران نے اس سلسلے میں کوئی خاص بات ہی محسوس کی ہوگی اس لئے اس نے سلیمان کو روک دیا ہوا گا۔ ہال میں داخل ہو کر وہ اس طرف بڑھنے لگا جدر سیکرت سروس کے ممبران بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے اس میز سے کچھ فاصلے پر ایک میرخالی تھی۔ بلیک زیرو اس میز پر جا کر بیٹھ گیا لیکن ابھی وہ پوری طرح بیٹھا ہے تھا کہ اس نے ممبران کو انھستے دیکھا تو وہ چونک پڑا وہ سب آپس میں باتیں کرتے ہوئے باہر چھل قدمی کے لئے جا رہے ہیں لیکن عمران ان کے ساتھ نہ تھا۔ ابھی بلیک زیرو سوچ ہی رہا تھا کہ وہ بیٹھا جائے کہ اچانک اس نے ان کی میز کے قریب سے ایک مقامی آدمی کو اٹھ کر ان کے بیچے جاتے ہوئے دیکھا۔ ویسے تو کمی لوگ اٹھ بھی رہے تھے اور بیٹھ بھی رہے تھے لیکن اس آدمی کا انداز ایسا تھا کہ بلیک زیرو اسے دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ شخص تربیت یافتہ آدمی ہے اور عمران کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے دیز بھی آن پہنچا۔

”سوری مجھے ایک ضروری کام نیا دیا گیا ہے پھر آؤں گا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ایک چھوٹا نوٹ جیب سے نکال کر دیڑ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نگرانی کرنے والے کے بیچے چلتا ہوا وہ ہوٹل سے باہر آگیا۔ سیکرت سروس کے ممبران پیدل ہی کمپاؤند گیٹ کی طرف بڑھے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چلے جا رہے تھے اور وہ آدمی بھی پیدل ہی ان کے بیچے جا رہا تھا اس لئے بلیک زیرو کو بھی ان کے بیچے پیدل ہی جانا پڑا۔ پھر وہ سب ہوٹل کے کمپاؤند گیٹ سے نکل کر دائیں طرف فٹ پاٹھ پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو پوری طرح کنفرم ہو گیا کہ یہ آدمی واقعی ممبران کی نگرانی کر رہا ہے وہ آدمی اکیلا تھا۔ جب کہ ممبران کو اس کا احساس ہی نہیں تھا۔ شاید ان کے خیال کے مطابق چونکہ ابھی مشن کا آغاز ہی نہ ہوا تھا اس لئے انہوں نے نگرانی کا خیال ہی نہ کیا تھا ویسے وہ آدمی جس تربیت یافتہ انداز میں نگرانی کر رہا تھا اسے دیکھتے ہوئے اس کا چھیک ہونا خاصا محال تھا۔ اگر بلیک زیرو کی بھی اچانک اس پر نظر نہ پڑ جاتی تو شاید بلیک زیرو بھی اس نگرانی کو چھیک نہ کر سکتا۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ آدمی کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا یہ شاگل کا آدمی ہے یا کسی اور بجنسی سے اس کا تعلق ہے۔ ابھی وہ یہ باتیں سوچ رہا تھا کہ اچانک اس نے اس آدمی کو چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دیکھا اور پھر وہ آدمی تیزی سے دو قدم بڑھا کر ایک تنگ سی گلی میں داخل ہو گیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے وہ جلد از جلد کسی خاص جگہ پر ہبھنچا چاہتا ہے۔ بلیک زیرو بھی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ گلی کے موڑ پر جا کر رک گیا۔ اس نے سر آگے بڑھا کر دیکھا تو یہ بند گلی تھی جس کے آخر میں کوڑا ڈلنے کے چار بڑے بڑے ڈرم پڑے نظر آ رہے تھے۔ گلی ذرا سالم کھا کر آگے جا رہی تھی اور گلی میں کسی مکان کا بھی کوئی دروازہ نہ تھا وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دبے

قدموں چلتا ہوا ایک ڈرم کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے اسے آخری ڈرم کے پیچے سے باتیں کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی اور وہ آواز سے ہی سمجھ گیا کہ ٹرانسیور بات ہو رہی ہے اور وہ آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی کسی کو روپرٹ دے رہا تھا اور پھر وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے آواز ہبھان لی تھی۔ دوسری طرف سے شاگل خود بات کر رہا تھا۔

”میں ایک گھنٹے بعد تم سے رابطہ کروں گا زانن کیونکہ جب تک یہ سب لوگ ہوٹل واپس نہ پہنچ جائیں اس وقت تک ہم کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے لیکن تم نے پوری طرح محاط رہنا ہے اور“۔ شاگل کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

”لیں سراور“..... اس آدمی کی آواز سنائی دی جس کا نام زانن یا گیا تھا۔

”اوہ اینڈ آل“..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور بلیک زیرو ذرا سا کھسک کر ڈرم کی گولائی کی آڑ میں ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے آخری ڈرم کے پیچے سے اس آدمی کو نکل کر دوبارہ سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جیسے ہی وہ آدمی قدم بڑھاتا ہوا اس ڈرم کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھا جس کی سائیڈ پر بلیک زیرو موجود تھا۔ بلیک زیرو نے یک لمحت آگے بڑھ کر دونوں ہاتھ بڑھائے اور دوسرے لمحے وہ آدمی ایک جھٹکا کھا کر اس کے سینے سے لگ چکا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھا ہوا تھا جب کہ دوسرا ہاتھ اس نے اس کی کمر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے گرد ڈالا ہوا تھا۔ اس آدمی نے جذو جہد کرنے کی کوشش کی۔ ”خبردار اگر ذرا سی حرکت کی تو ایک لمحے میں موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ مجھے رقم چلہئے جتنی بھی رقم، ہو تمہاری جیب میں لیکن اگر تم نے مزاحمت کی تو ہلاک کر دوں گا۔“..... بلیک زیرو نے غاثتے ہوئے مقامی لمحے میں کہا تو جذو جہد کرتے ہوئے آدمی کا جسم یکخت ڈھیل پڑ گیا اسی لمحے بلیک زیرو نے اس کے منہ سے ہاتھ ہنا کہ اس کی گردن کے گرد گھما دیا۔

”تھت۔ تم رقم لے لو۔ مجھے مت مارو رقم لے لو“..... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”چہلے وعدہ کرو کہ کوئی حرکت نہیں کرو گے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”مم مم وعدہ کوتا ہوں۔“..... اس آدمی نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے پلک جھپکنے میں اسے آگے کی طرف دھکیل دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا بلیک زیرو کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور وہ آدمی چھینتا ہوا اچھل کر نیچے تھا کہ بلیک زیرو نے لات گھما دی اور نیچے گر کر لا شوری طور پر انٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی ایک بار پھر چخ نار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

”بلیک زیرو اسے گھسیتا ہوا ڈرموں کی اوٹ میں لے گیا اور پھر اس نے اس کی تکالیشی لینی شروع کر دی۔ جلد ہی اس کی جیب سے وہ جدید ساخت کا ٹرانسیور اس نے نکال لیا۔ ٹرانسیور کو جیب میں ڈال کر

اس نے اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کیا اور اسے انھا کر دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ ایک سائیڈ پر اس نے نانگ رکھ کر اسے گرنے سے بچایا جب کہ دوسری طرف ڈرم کی وجہ سے وہ گرنہ سکتا تھا پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ جب اس کے جسم میں معمولی سی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو بلیک زیر دنے ایک جیب سے ریوالور نکالا اور دوسری جیب سے سائیلنسر نکال کر ریوالور کی نال پر چڑھانے لگا۔ اسی لمجھے وہ آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آگیا ہوش میں آتے ہی اس نے انھنے کی کوشش کی لیکن کوٹ پشت سے نیچے ہونے کی وجہ سے وہ انھنہ سکا۔ اسی لمجھے بلیک زیر دنے سائیلنسر لگے ریوالور کی نال اس کی کنپی سے لگادی۔

”خبردار اگر ذرا سی حرکت کی تو ایک لمجھے میں ٹریگر دباؤں گا۔ سائیلنسر کی وجہ سے آواز باہر سڑک تک نہ جائے گی اور مہماں صحیح تک تمہاری لاش کا تپہ بھی کسی کو نہ لگ سکے گا۔“..... بلیک زیر دنے غرستے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ تم رقم لے لو۔ اور کیا چلہتے ہو۔“..... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے اور قدرے خوفزدہ لمجھے میں کہا۔

”تمہارا نام نرائن ہے اور تم شاگل کے آدمی ہو۔ ابھی تھوڑی در پہلے شاگل نے تمہیں کال کی تھی اور کہا تھا کہ وہ ایک گھنٹے بعد تم سے دوبارہ رابطہ کرے گا۔ میرا تعلق پاور ہجنسی سے ہے لمجھے۔ مادام ریکھا سن میں کھانا کھانے آیا تو وہاں۔“..... نرائن نے تیزی سے تفصیل کی پاور ہجنسی سے۔ اس نے میں تم سے صرف معلومات حاصل کرنا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چاہتا ہوں تاکہ مادام ریکھا کو صورت حال بتا سکوں اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم مجھے سب کچھ بتا دو کہ کب سے تم پا کیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کر رہے ہو۔ کس طرح تم نے انہیں ٹریس کیا اور اس شاگل نے تمہیں کیا ہدایات دی ہیں۔ سب کچھ تفصیل سے بتا دو تو میں خاموشی سے چلا جاؤں گا ورنہ۔“..... بلیک زیر دنے غرستے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ تو تم پاور ہجنسی کے آدمی ہو لیکن۔“..... نرائن نے اس بار قدرے مطمئن لمجھے میں کہا۔

”یہ سب سرکاری کھیل ہے نرائن۔ تمہارا شاگل اور میری مادام ریکھا ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور اعلیٰ احکام کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لئے ہمیں استعمال کرتے ہیں۔ اس نے تم اپنی جان پر کھینچنے کی حماقت مت کر دے۔ جب میں چلا جاؤں تو بے شک اپنے باس شاگل کو روپرٹ دے دینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن اگر تم نے حماقت کی تو پھر نہ ہی تمہاری موت کو شاگل روک سکے گا اور نہ ہی اسے تمہاری لاش یا تمہارے جذبے سے کوئی دلچسپی ہو گی۔“..... بلیک زیر دنے تیز لمجھے میں کہا۔

”میں بتاتا ہوں پلیز لمجھے مت مارو، ہم دونوں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں میں سیکرٹ سروس کا مخبر ہوں۔ میرا کوڈ ڈبلیو الیون ہے۔ میں ایک رشته دار سے ملئے جان پور آیا تھا میں اس کے ساتھ ہو میں ٹاپ کی پاور ہجنسی سے۔ اس نے میں تم سے تیزی سے تفصیل

زیرو نے پوچھا۔
 ”نہیں“..... نرائن نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے یقینت ٹریگر دبا دیا۔ کرج کی آواز کے ساتھ ہی گولی نرائن کی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی اور کھوپڑی بے شمار نکڑوں میں تبدیل ہو کر زمین پر بکھر گئی۔ بلیک زیرو نے اس قدر اچانک ٹریگر دبا دیا تھا کہ نرائن کے منہ سے چیخ نتک نہ نکل سکی تھی۔ بلیک زیرو تیزی سے یچھے ہٹا۔ اس نے تیزی سے سائیلنسر کھول کر واپس ایک جیب میں رکھا اور ریوالور دوسری جیب میں کیونکہ سائیلنسر سمیت ریوالور کی موجودگی باہر سے نمایاں ہو جاتی تھی اس لئے اس نے اسے کھول کر علیحدہ علیحدہ رکھا تھا۔ پھر اس نے ایک بار پھر نرائن کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور اس کی جیب میں سوانے بٹوے کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس نے بٹوانکال کر اپنی جیب میں رکھا کیونکہ اس کے اندر کچھ کاغذات اسے نظر آگئے تھے۔ اس نے سوچا کہ اطمینان سے ان کا جائزہ لے گا۔ بٹوہ جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مزا اور بزرک کی طرف بڑھنے لگا۔ بٹوہ کر وہ ایک بار پھر ہوٹل کی طرف مڑ گیا۔ کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران واپس چلے گئے ہیں یا ابھی تک باہر ہی ہیں اس لئے وہ ہوٹل پہنچ کر چیک کرنا چاہتا تھا۔ ابھی وہ ہوٹل سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ اس نے ہوٹل کے میں گیٹ سے سرک کے دسرے کنارے کھڑی ہوئی ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار میں شاگل کو بیٹھے دیکھ لیا چونکہ عمران کے ساتھ ایک مشن کے دوران وہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بتانی شروع کر دی۔ اس نے شاگل کو اطلاع دینے شاگل کی طرف سے نگرانی کا حکم اور پھر تھوڑی دیر چہلے شاگل کی طرف سے کی جانے والی کال کے بارے میں پوری تفصیل اس طرح بتا دی جسیے وہ اپنے باس کو تفصیل سنارہا ہو۔
 ”تو شاگل یہاں جان پور کے ہوائی اڈے پر پہنچ چکا ہے۔“۔ بلیک زیرو نے کہا۔
 ”ہاں اس نے کال کے بھی کہا ہے۔ وہ اس انتظار میں ہے کہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل میں پہنچیں وہ کارروائی کر کے ان کا خاتمه کر دے۔“..... نرائن نے جواب دیا۔
 ”عمران کہاں ہے اس ٹیم میں اہم آدمی تو وہی ہے۔ تم نے اس کی نگرانی نہیں کی۔“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔
 ”وہ ایک گھنٹہ چہلے ہوٹل سے نکل کر ایک شیکسی میں بیٹھ کر گیا۔ چونکہ میرا کام صرف نگرانی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے واپس ہوٹل ہی آنا ہے اس لئے میں نے اس کے یچھے جانا مناسب نہ سمجھا تھا۔“..... نرائن نے جواب دیا۔
 ”شاگل کب کارروائی کرے گا۔ کیا وہ بھرے ہوٹل میں فائر کھول دے گا۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔
 ”وہ اس پورے ہوٹل کو ہی میزائلوں سے ازا سکتا ہے وہ اس قسم کا ہی آدمی ہے۔“..... نرائن نے جواب دیا۔
 ”تمہیں معلوم ہے کہ اس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔“..... بلیک

شاگل سے نکرا چکا تھا اس لئے وہ شاگل کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ شاگل سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور سائیڈ سیٹ سڑک کی طرف تھی جب کہ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک آدمی موجود تھا اور عقبی سیٹ پر بھی دو آدمی موجود تھے۔ اس کار سے تھوڑا بیچھے دو اور سیاہ رنگ کی بڑی بڑی کاریں بھی موجود تھیں جن میں چار چار آدمی بیٹھے ہوتے تھے شاگل کی نظریں ہوٹل کے میں گیٹ پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ بلیک زردو تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ پھر میں گیٹ کراس کرتا ہوا وہ آگے بڑھ گیا اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونکہ پڑا سچونک اس کا قد و قامت عمران جیسا تھا اس لئے اسے خیال آیا تھا کہ میں شاگل اسے عمران نہ سمجھ لے اور ایسا نہ ہو کہ جذباتی شاگل وہیں کار سے ہی اس پر فائز کھول دے اس لئے وہ اس کے شک کو ختم کرنے کے لئے پھانک کراس کر کے تھوڑا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کافی آگے جانے کے بعد اس نے سڑک کراس کی اور پھر دوسری طرف پہنچ کر وہ واپس مڑا اور لوگوں کے ہجوم میں چلتا ہوا شاگل کی کار کی طرف بڑھ گیا جب وہ شاگل کی کار اور پھر اس کے عقب میں موجود دونوں کاروں کے قریب سے گزراتا ہے دیکھ کر بے اختیار چونکہ عقبی دونوں کاروں میں میزاں لگنیں کاروں میں موجود افراد نے پکڑی ہوئی تھیں اور ان پر کپڑے ڈال رکھتے تھے لیکن میزاں لگنوں کی مخصوص ساخت کی وجہ سے بلیک زردو انہیں پہچان گیا تھا اور اب اسے نرائن کی بات سچ دکھاتی دے رہی تھی کہ شاگل عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کرنے کے لئے پورے ہوٹل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کو بھی میراٹلوں سے اڑانے سے دریغ نہ کرے گا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اسی لمحے اسے اپنی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ بلیک زردو تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ایک گلی میں داخل ہو گیا۔ یہ گلی بھی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور وہاں بھی کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔ بلیک زردو سمجھ گیا کہ جان پور میں یہ سسٹم خاص طور پر بنایا گیا ہے کہ جگہ جگہ بند گلیاں بنائے کر دہاں کوڑے کے ڈرم رکھ دیئے گئے ہیں تاکہ شہر کو صاف سحرار کھا جاسکے۔ وہ تیزی سے ڈرموں کے اوٹ میں پہنچ گیا اور اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر کالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو شاگل کالنگ اور“..... بٹن آن ہوتے ہی شاگل کی تیز آواز سنائی دی۔

”یہ سر نرائن بول رہا ہوں سر اور“..... بلیک زردو نے حتی الوضع نرائن کی آواز اور لمحے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

”یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے اور“..... یکخت شاگل کی آواز سنائی دی۔

”سر عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کے دوران مجھے مجبوراً ایک جگہ آنس کریم کھانی پڑی ورنہ نگرانی چیک ہو سکتی تھی اور سر آنس کریم سے مجھے الرجی ہے اس لئے گلا خراب ہو گیا ہے اور“۔ بلیک زردو نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کے علاوہ وہ اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔

”کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی اور۔۔۔۔۔ شاگل نے سخت لمحے میں پوچھا۔

”سرودہ اپر بازار میں موجود ہیں۔۔۔۔۔ میں بھی وہیں سے کال اشناز کر رہا ہوں اور۔۔۔۔۔ بلیک زیرونے سے کافی فاصلے پر موجود ایک بازار کا نام لیتے ہوئے کہا۔

”اپر بازار۔۔۔۔۔ وہ کہا ہے اور یہ لوگ وہاں کیوں گئے ہیں ”شاگل کے لمحے میں حیرت تھی۔۔۔۔۔ سہماں کا ایک مشہور بازار ہے وہاں اسلحہ کی خفیہ دکانیں ہیں اور۔۔۔۔۔ بلیک زیرونے کہا۔

”اوہ اچھا تو یہ بات ہے۔۔۔ کیا عمران ان کے ساتھ ہے اور۔۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

”نو سر عمران ان کے ساتھ نہیں ہے اور۔۔۔۔۔ بلیک زیرونے جواب دیا۔

”میں ہوٹل کے سامنے موجود ہوں ابھی مجھے عمران کی قد و قامت کا آدمی نظر آیا ہے لیکن وہ ہوٹل میں جانے کے بجائے آگے چلا گیا ہے۔۔۔۔۔ کہیں انہیں تمہاری نگرانی پر شک تو نہیں، ہو گیا اور۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”نہیں جتاب وہ پوری طرح مطمئن ہیں۔۔۔ جب سے وہ ہوٹل سے نکلے ہیں عمران ان سے نہیں ملا سر اور۔۔۔۔۔ بلیک زیرونے کہا۔۔۔۔۔ اچھا تم ایسا کرو کہ ان کے یچھے مارے مارے پھرنے کی بجائے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوٹل واپس آجاو اور آکر چک کرو۔۔۔ اگر عمران، ہوٹل کے اندر موجود ہے تو مجھے اطلاع دو اصل آدمی تو یہ عمران ہے اگر یہ ہلاک ہو گیا تو اس کے ساتھیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”لیں سر جیسے آپ کا حکم سرا اور۔۔۔۔۔ بلیک زیرونے کہا۔

”ہوٹل پہنچ کر عمران کو چک کرو اور مجھے اطلاع دو میں ہوٹل کے پاس موجود ہوں سیاہ رنگ کی کار میں۔۔۔۔۔ ٹرانسیسٹر کی بجائے خود اگر اطلاع دو تاکہ میں کارروائی کا آغاز کر سکوں۔۔۔۔۔ میں سہماں بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا ہوں اور۔۔۔۔۔ شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سرا اور۔۔۔۔۔ بلیک زیرونے جواب دیا۔

”اوہ اینڈ آں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرونے تیزی سے ٹرانسیسٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھا اور پھر گلی سے باہر آگیا۔۔۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ شاگل بے چین، ہو رہا ہے اور اسے اس پر ہی شک پڑ گیا تھا اس لئے اگر اس نے اسے دوبارہ ہوٹل جاتے دیکھا تو ہو سکتا ہے وہ یہی کچھے کہ عمران جا رہا ہے۔۔۔۔۔ اس لئے اس نے فون کرنے کا پروگرام بنایا۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور پھر اسے ایک پبلک فون بوتھ نظر آگیا۔۔۔۔۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر جیب سے سکے نکالے اور بوتھ میں ڈال کر رسیور اٹھایا۔۔۔۔۔ ہوٹل کا نمبر اسے پہلے سے معلوم تھا اس لئے اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ٹاپ سن ہوٹل۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”اسٹٹ پولیس کمپنیز بول رہا ہوں۔ کمرہ نمبر بارہ میں اسد صاحب رہائش پذیر ہیں ان سے بات کراؤ اور اگر وہ کمرے میں نہ ہوں تو ان کے ساتھی کمرہ نمبر تیرہ سے اٹھا رہا تک میں رہائش پذیر ہیں ان میں سے کسی سے بات کراؤ۔..... بلیک زیرو نے کہا۔
”یہ سر ہولڈ آن کریں میں معلوم کرتی ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور فون پر خاموشی چھا گئی۔
”ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں۔..... چند لمحوں بعد آپ سیریز لڑکی کی آواز سنائی دی۔
”یہ۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اسد صاحب کمرے میں موجود ہیں ان سے بات کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو کیا میری بات اسد صاحب سے ہو رہی ہے۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”جی ہاں لیکن پولیس کو شیر سے بات کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔..... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی مگر وہ لہجہ بدل کر بات کر رہا تھا لیکن بلیک زیرو بہر حال اسے پہچان گیا تھا۔

”میں ظاہر بول رہا ہوں کیا آپ کمرے میں آکیلے ہیں۔..... بلیک زیرو نے آہستہ سے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

”اوہ تم خیریت۔ میں اکیلہ ہوں۔ کیا بات ہے۔..... اس بار دوسری طرف سے عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اے نرائن کو چیک کرنے سے لے کر اب تک کی ساری رپورٹ بتا دی

”ٹھیک ہے میں ٹرانسیمیٹر ساتھیوں سے بات کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میں بھی یہ ہوٹل چھوڑ رہا ہوں۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ سلیمان سے بات کر کے تمہیں پیغام بھجوائیں۔ بہر حال تم ایسا کرو کہ ہوٹل سن ریز جو کہ سراج کالونی میں ہے وہاں پہنچ جاؤ میں نے وہاں کمرے بک کر التے ہیں۔ کمرہ نمبر چھیس سے اٹھا تھیں۔ نام تھی ہی ہیں۔
تم نے اس وقت تک ہم سے رابطہ نہیں کرنا جب تک میں تم سے خود رابطہ نہ کر لوں۔ تم نے ہوٹل کے ہال میں موجود ہنا ہے میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب میں نیرانی ہو آیا ہوں۔ ہمیں یہاں سے وہیں پہنچنا ہے۔ شاگل اور اس کے ساتھی لازماً ہیلی کا پڑوں پر ہی آئے ہوں گے اگر ہم ان سے ان کے ہیلی کا پڑ حاصل کر لیں تو ہم آسانی سے نیرانی پہنچ سکتے ہیں۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں اس طرح اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہم نیرانی گئے ہیں۔
ابھی اسے معلوم نہیں ہو گا کہ ہمارا ارادہ کس طرف جانے کا ہے۔
جیسے میں نے کہا ہے دیسی ہی کرو۔..... دوسری طرف سے عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتارا اور اسے مروڑ کر ایک طرف پھینکا اور پھر بو تھے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم

امحاتا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک خالی شیکسی میں بیٹھا سراج کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سراج کالونی کے آغاز میں ہی اس نے شیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ تیز تیز قدم امتحاتا آگے بڑھنے لگا۔ چھوڑی در ب بعد وہ سن ریز ہو ٹل کے سامنے پہنچ گیا۔ خاصاً بڑا ہو ٹل تھا۔ بلیک زیر وہ ہو ٹل میں داخل ہوا تو ہال آدھے سے زیادہ خالی تھا۔ بلیک زیر وہ ایک خالی شیکل کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیشستہ ہی ایک دیڑھاں کے سر بر پہنچ گیا تو اس نے اسے کھانے کا آرڈر دے دیا۔ اس کی میزائی جگہ تھی کہ وہ ہو ٹل میں داخل ہونے والوں کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سے پہلے سہماں نہیں پہنچ سکتے اس لئے اس نے سوچا کہ اس دوران وہ کھانا بھی کھالے اور اس بات کا بھی یقین کر لے کہ عمران اور اس کے ساتھی پہنچ گئے ہیں۔ چھوڑی در بعد دیڑھ نے کھانا لگا دیا تو وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی اس نے کھانا ختم ہی کیا تھا کہ اس کی جیب میں موجود ٹرانسیسٹر سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دیئی گئی۔ وہ تیزی سے اٹھا اور باقاعدہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ کال اسٹڈی ہی نہ کرے لیکن پھر اس نے سوچا کہ جب تک عمران اپنے ساتھیوں سمیت سہماں نہ پہنچ جائے اس وقت تک شاگل کو کسی بھی ممکنہ کارروائی سے روکنا ضروری ہے پھر اپنے باقاعدہ روم میں پہنچ کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر اپنارخ دروازے کی طرف کر کے اس نے جیب سے ٹرانسیسٹر نکال لیا۔ دروازے کے اوپر والے حصے میں گول شیشہ لگا، ہوا تھا اس لئے وہ اس شیشے میں سے باہر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بھی دیکھ رہا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس دوران ہو ٹل میں آئیں تو وہ انہیں چیک کر سکے۔ ٹرانسیسٹر باہر نکال کر اس نے بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو شاگل کالنگ اور“..... شاگل کی غرأتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میں نرائن بول رہا ہوں سرا اور“..... بلیک زیر وہ نرائن کی آواز میں جواب دیا۔

”کہاں مر گئے ہو تم۔ اب تک پہنچ کیوں نہیں سہماں میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارے انتظار میں سو کھ رہا ہوں اور“..... شاگل نے احتیاتی غصیلے لمحے میں کہا۔

”سر میں واپس آ رہا تھا کہ میں نے عمران کو دیکھ لیا۔ وہ میں مارکیٹ کی ایک دکان سے نکل رہا تھا۔ میں اس کے پیچے لگ گیا وہ اس وقت رافٹ روڈ پر موجود ایک رہائشی پلازا کے اندر گیا ہے۔ میں سیٹی کی آواز سنائی دیئی گئی۔ وہ تیزی سے اٹھا اور باقاعدہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ کال اسٹڈی ہی نہ کرے لیکن پھر اس نے سوچا کہ جب تک عمران اپنے ساتھیوں سمیت سہماں نہ پہنچ جائے اس وقت تک شاگل کو کسی بھی ممکنہ کارروائی سے روکنا ضروری ہے پھر اپنے باقاعدہ روم میں پہنچ کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر اپنارخ دروازے کی طرف کر کے اس نے جیب سے ٹرانسیسٹر نکال لیا۔ دروازے کے اوپر والے حصے میں گول شیشہ لگا، ہوا تھا اس لئے وہ اس شیشے میں سے باہر

”ایس سر لیکن اگر وہ ہو ٹل واپس نہ آیا تو پھر سرا اور“..... بلیک

زیرونے کہا۔

”کیوں نہیں آئے گا لازماً آئے گا تم ہو مل ہی چہنچ سمجھے اور“
شاگل نے چھنتے ہوئے کہا۔

”لیں سرٹھیک ہے سرا اور“..... بلیک زیرونے جواب دیا اور
دوسری طرف سے اوورائینڈآل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسیمیٹر اف
کیا اور اسے جیب میں ڈال کر دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ عمران اور اس
کے ساتھی اپر کی منزل پر موجود رہائشی کمروں میں جا چکے تھے بلیک
زیرو قدم بڑھاتا و اپس اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔ ویزبرتن اٹھا کر لے جا
چکا تھا۔ بلیک زیرونے اسے بلا کر کافی لانے کا آرڈر دیا اور خاموشی سے
بیٹھ گیا۔ اب اسے عمران کی طرف سے رابطے کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر
بعد اس کی میز پر کافی سرو کر دی گئی۔ ابھی بلیک زیرونے کافی پی ہی
تھی کہ اسے عمران سیدھیاں اتر کر نیچے آتا ہوا دکھائی دیا۔ ہال میں پہنچ
کر وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ کہ بلیک زیرونے ہاتھ اٹھا کر مخصوص
اشارہ کیا تو عمران تیزی سے اس کی میز کی طرف بڑھ آیا۔

”پھر شاگل کی دوبارہ کال تو نہیں آئی“..... عمران نے میز کے گرد
موجود خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”آئی تھی“..... بلیک زیرونے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے تفصیل بتا دی۔

”میں نے ساتھیوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ سب نئے میک اپ کر لیں
کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شاگل نے نرائن سے ان کے حلیے معلوم کرنے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوں لیکن کیا تم نے نرائن سے تفصیلی بات کی تھی کہ اس نے شاگل
کو پوری رپورٹ کیا دی ہے“..... عمران نے کہا۔

”اس نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق ممبر زنے آپس میں
گفتگو کے دوران آپ کا نام دو بار لیا۔ اس پر وہ چونکا اور اسے شک ہوا
پھر ممبر زنے ساکڑی اور آپرینگ مشین کے الفاظ بھی بولے۔ اور
نرائن نے بتایا ہے کہ اس نے شاگل کو یہ ساری رپورٹ دے دی تھی
اس کے بعد ہی اس نے نگرانی کا حکم دیا تھا“..... بلیک زیرونے کہا۔
”ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہماری منزل
ساکڑی ہے“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے ویسے میں اپنے طور پر نمیرانی
ہو آیا ہوں“..... بلیک زیرونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
یہاں ایک آدمی سے معلومات حاصل کرنے اور نمیرانی جانے اور آنے
کی بھی ساری رپورٹ دے دی۔

”میں نے بھی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ساکڑی یہاں تری کے
گرد پاور ہجنسی کا گھیرا مو جود ہے اور مادام ریکھا خود نمیرانی میں موجود
ہے۔ میں یہی معلوم کرنے کے لئے گیا ہوا تھا“..... عمران نے کہا۔

”اوہ اسی لئے شاگل آپ کا خاتمہ یہیں جان پور میں ہی کرنا چاہتا
تھا“..... بلیک زیرونے کہا۔

”ہاں میرا خیال ہے کہ نمیرانی کے بعد ہمارا نکرا اور پاور ہجنسی سے
ہو گا لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ شاگل نے لا محالہ صدر سے اس سارے

معاملے کی بات کی ہوگی اور ایسا نہ ہو کہ شاگل کی رپورٹ پر صدر ہمارے ہمچنے سے پہلے ساکڑی سے آپرینگ مشین کھیں اور شفت کرا دے یا پھر واپس پہلے والی لیبارٹری میں ہمچا دے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی یہ کام بھی ہو سکتا ہے پھر۔۔۔ بلیک زیرو نے پیشانی سکیرتے ہوئے کہا۔

"اس باریہ کیس گور کھدھنہ بن گیا ہے۔ اگر زائن ہمیں چیک نہ کرتا تو یہ ساری لمحن پیدا نہ ہوتی۔ بہر حال جہلے یہ کنفرم کرنا ہو گا کہ آپرینگ مشین ساکڑی سے شفت تو نہیں کر دی گئی۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیسے کنفرم کریں گے۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سہی تو سوچ رہا ہوں کہ کیسے کنفرم کیا جائے۔۔۔ عمران نے کہا
"ایسے ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت ہبھا سے نمیرانی پہنچ جائیں میں خود اپنے طور پر وہاں کام کرتا ہوں اور اس بات کو کنفرم کرتا ہوں پھر آپ سے آملوں گا۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"کیسے کنفرم کرو گے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لیبارٹری میں خوراک وغیرہ تو نمیرانی سے ہی جاتی ہوگی وہاں سے لازماً کوئی نہ کوئی آدمی ایسا مل جائے گا جس کے ذریعے رابطہ کیا جا سکے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اندر تو کسی صورت بھی نہ جاسکو گے۔ النسبہ اگر کسی طرح

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس کے انچارج کی ٹرانسیور فریکونسی کا تپہ چل جائے تب اس سے بات کی جاسکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ بجائے نمیرانی جانے کے تم واپس دارالحکومت ٹپے جاؤ ایسی تمام لیبارٹریوں کا چارج کافرستان وزارت دفاع کے پاس ہوتا ہے وہاں جا کر معلوم کرو کہ ساکڑی لیبارٹری کی ٹرانسیور فریکونسی کیا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کام تو میرا خیال ہے کہ ناڑان زیادہ آسانی سے کر سکتا ہے۔ اس کے رابطے لا محالہ ہوں گے جب کے مجھے نئے سرے سے کام کرنا پڑے گا۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں آؤ باہر سے فون کرتے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا۔ اسی لمحے ویژنے بل لا کر دیا تو بلیک زیرو نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر پلیٹ میں ڈالا اور باقی ویژن کو رکھنے کا کہہ کر عمران کے مجھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہوشی کے باہر برآمدے میں ہی دو بلک فون بوتھ موجود تھے عمران نے ایک بوتھ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے جیب سے سکے نکال کر بوتھ میں ڈالے اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ کافرستان کے اندر کال پورے ملک میں آسانی سے کی جاسکتی تھی اس لئے عمران نے صرف دارالحکومت کا رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر ناڑان کے مخصوص نمبر ڈائل کر دیئے اور دوسری طرف سے گھنٹی بخشنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور اٹھانے کی آواز کے ساتھ ہی

ناڑان کی آواز سنائی دی۔

”پرنس بول رہا ہوں ناڑان“..... عمران نے کہا۔

”اوہ آپ فرمائیے“..... دوسری طرف سے ناڑان کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میں ٹیم کے ساتھ جان پور میں موجود ہوں۔ مجھے فوری طور پر معلوم کرنا ہے کہ کہ ساکڑی میں واقع لیبارٹری کا انچارج کون ہے اور اس کے انچارج کی مخصوص ٹرانسیسیٹر یونیٹ کیا ہے۔ کافرستان میں تمام لیبارٹریاں وزارت دفاع کے تحت ہیں کیا تم فوری طور پر یہ معلومات حاصل کر سکتے ہو؟“..... عمران نے کہا۔

”صرف انچارج کا نام اور اس کی ٹرانسیسیٹر یونیٹ کی معلوم کرنی ہے یا کوئی اور بات بھی معلوم کرنی ہے؟“..... دوسری طرف سے ناڑان نے کہا۔

”فی الحال یہی معلوم کرنا ہے لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔“..... عمران نے کہا۔

”معلوم ہو جائے گا پرنس۔ آپ مجھے نصف گھنٹے بعد فون کر لیں۔“..... دوسری طرف سے ناڑان نے کہا۔

”اوکے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ناڑان نے جس اعتماد سے کہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہ معلومات حاصل کر لے گا۔“..... عمران نے رسیور رکھ کر بوتھ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

”آپ اس انچارج سے کیسے معلوم کریں گے؟..... بلیک زیرد نے کہا۔

”صدر مملکت کی آواز میں مجھے براہ راست کال کرنی پڑے گی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرد نے اشبات میں سر بلادیا ”آؤ یہ نصف گھنٹہ باہر گزار لیں۔ ہو سکتا ہے کہ ساتھیوں میں سے کوئی نیچے آجائے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری انڑی دھماکہ خیز ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرد نے اشبات میں سر بلادیا۔ اور پھر نصف گھنٹہ سے بھی زائد انہوں نے قربی پارک میں گزارا۔ شاگل کی کال ایک بار پھر آئی تھی لیکن عمران کے کہنے پر بلیک زیرد نے کال امنڈنہ کی تھی اس لئے کافی دیر تک سیٹی بجنہ کے بعد آخر کار خاموشی ہو گئی۔

”شاگل کی حالت دیکھنے والی ہو گی۔ اس کا بس نہ چل رہا ہو گا کہ نرائن اس کے سامنے آجائے اور وہ لپٹنے داتتوں سے اس کی گردن ادھیز دے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرد نے بھی مسکراتے ہوئے اشبات میں سر بلادیا۔ پارک کے ساتھ ہی پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ اس لئے عمران نے اس بار اس فون بوتھ میں سے ڈالے اور رسیور انٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”لیں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ناڑان کی آواز سنائی دی۔

”پرنس بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”پرنس میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ انچارج کا نام ڈاکٹر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سریندر ہے۔ دوسری طرف سے نائزان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بھی بتا دی۔

”اطلاع کنفرم ہے نا۔ عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں وزارت دفاع میں جو آدمی لیبارٹریوں کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے اس کا سیکرٹری میرا خاص آدمی ہے۔ میں نے اس کو فون کر کے اس سے معلومات حاصل کی ہیں اس لئے یہ حتیٰ ہیں۔ - دوسری طرف سے نائزان نے کہا تو عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور کھو دیا۔

”اب ذرا باہر کا خیال رکھنا۔ میں ڈاکٹر سریندر سے بات کر میں سر بلادیا۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات لیکن جدید ساخت کالائیگ ریچ ٹرانسیسیٹر کالا اور اس پر نائزان کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ کالائیگ اور۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کرنے کے بعد عمران نے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز میں کال دینا شروع کر دی۔

”لیں ڈاکٹر سریندر ایشٹنگ اور۔ چند لمحوں بعد ٹرانسیسیٹر سے ایک بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

”پریزیڈنٹ صاحب سے بات کریں اور۔ عمران نے ملٹری سیکرٹری کی آواز میں کہا۔

”ہیلو پریزیڈنٹ سپیکنگ اور۔ عمران نے ایک لمحے کی

خاموشی کے بعد بہن دباتے ہوئے کافرستان کے صدر کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیں سرڈاکٹر سریندر بول رہا ہوں سرا اور۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لمحہ مودباش تھا لیکن اس میں حریت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

”ڈاکٹر سریندر آپریٹنگ مشین جو آپ کی لیبارٹری میں ہنچائی گئی تھی پوری طرح محفوظ ہے نا اور۔ - عمران نے کہا۔

”لیں سر پرام منسٹر صاحب کی طرف نے جو مشین بھجوائی گئی تھی وہ پوری طرح محفوظ ہے اور۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر سریندر نے کہا۔

”آپ نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے اور ایسٹنڈ آل۔ عمران نے کہا اور ٹرانسیسیٹر اف کر دیا۔

”ایسا بھی تو ہو سکتا تھا عمران صاحب کہ آپ بھیت صدر اسے حکم دے دیتے کہ وہ یہ مشین کسی کے ذریعے کسی بھی جگہ ہنچا دے۔ - بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈاکٹر سریندر بغیر کنفرم کیے مشین شفت کر دیتا۔ اسی لئے تو میں نے بات نہیں کی ورنہ یقیناً صدر کو خود کال کر کے اس کال کو کنفرم کرتا کیونکہ لا محلہ اسے اس کے بارے میں خصوصی ہدایات دی گئی ہوں گی۔ عمران نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو وہ اب بھی کنفرم کر سکتا ہے۔ بلیک

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

زیرو نے تشویش بھرے لجے میں کہا۔
”نہیں اس کال میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے اسے تشویش پیدا ہو۔ اس لئے ڈاکٹر سریندر صدر کو از خود کال کرنے کا رسک نہیں لے گا۔ ویسے بھی اس کی بات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ ساری کارروائی پرائم منسٹر کی طرف سے ہو رہی ہے اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ یہی سمجھئے گا کہ صدر نے حفاظتی اقدامات کے بارے میں تسلی کی ہے۔“
عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”اب میرے بارے میں کیا حکم ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔
”میرا خیال ہے تم فوری طور پر نیرانی ہنجو سہماں سے ہیلی کا پڑ سروں وہاں جاتی ہے سہماں شامل موجود ہے اور ہو سکتا ہے اس نے ہیلی کا پڑبک کرایا گیا تو اسے اطلاع مل جائے گی جب کہ اکیلے اس پر وہ توجہ نہیں کریں گے ہم علیحدہ علیحدہ ہو کر عام فلاٹس میں وہاں ہنجیں گے۔ تم ہم سے پہلے وہاں پہنچ کر مادام ریکھا اور اس کے آدمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ اتنی سپ میرے پاس موجود ہے کہ مادام ریکھا نیرانی میں ٹمپل روڈ پر ایک سرخ رنگ کی عمارت میں موجود ہے اس نے اس عمارت کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنار کھا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جب آپ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہیں تو پھر میں وہاں جا کر کیا معلومات حاصل کروں گا۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم نے مادام ریکھا سے آفیشل ملاقات نہیں کرنی تم نے وہاں جا کر ساکڑی لیبارٹری کو جانے والے راستوں پر اس کی پکنگ کے بارے میں تمام معلومات حاصل کرنی ہیں تاکہ ہم اس کے آدمیوں کی نظروں میں آئے بغیر لیبارٹری تک پہنچ سکیں اور یہی تمہارا کریڈٹ ہو گا اور اسی کریڈٹ کی بنا پر چیف تمہیں لیڈر بنائے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”میرا خیال ہے کہ آپ اب اپنے اس فیصلے پر بھتار ہے ہیں کہ آپ کی موجودگی میں مجھے سربراہی مل جائے اس لئے آپ مجھے مسلسل ٹال رہے ہیں۔ مجھے سربراہی کی قطعاً ضرورت نہ ہے۔ میں آپ کے ساتھ بطور ٹیم ممبر ہی شامل ہو سکتا ہوں۔“..... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں ٹال نہیں رہا بلکہ تمہاری سربراہی کا کوئی ایسا جواز پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ جس سے ٹیم کسی حد تک مطمئن رہے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ تمہارا میری موجودگی میں بہرہ باہ رہنا ٹیم کے لئے کس قدر دھماکہ خیز ثابت ہو گا اور یہ لوگ عام مجھے بوجھ کے لوگ نہیں ہیں۔ یہ اس بات کا انتہائی گہرا ای میں تجزیہ کریں گے۔ پھر تمہارا قد و قامت بھی مجھ سے ملتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”قد و قامت کی بات تو چھوڑیں میں پہلے بھی آپ کے ساتھ ٹیم میں مختلف حیثیتوں میں شامل ہو کر کام کرتا رہا ہوں۔ باقی رہا جواز تو میرا خیال ہے اب اس کی ضرورت نہیں رہی آپ یا تو مجھے بطور ممبر شامل

کر لیں یا پھر مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے طور پر اس مشین کی تکمیل کے لئے کام کروں۔ آپ اپنے طور پر کریں۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ارے تم تو باقاعدہ ناراض ہو گئے ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے تم ایک گھنٹے بعد آ جانا۔ اس دوران بے شک نیچے ہال میں بیٹھے رہنا۔ میں سلیمان کو تفصیل سمجھا دیتا ہوں۔ عمران نے کہا۔

”نہیں آپ رہنے دیں میں ابھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ سربراہ آپ ہی رہیں گے۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو میں تمہیں کسی فلم کا، ہمیز و نہیں بنا رہا مجھے۔ یہ اہتمائی خطرناک اور حساس مشن ہے اور شاگل کے ہمارے پیچے لگ جانے کے بعد اور نمیرانی میں مادام ریکھا کی موجودگی بھی نہیں ہے۔ جو بات میں سلیمان کو سمجھانا چاہتا تھا وہ میں اب تمہیں براہ راست سمجھا دیتا ہوں۔ تم نے ٹیم کو لیڈ کرنا ہے۔ تمہارا قد و قامت چونکہ مجھ سے ملتا ہے اس لئے شاگل اور پاور ہجنسی تمہیں ہی عمران سمجھیں گے اس طرح ان کی تمام تر توجہ تمہاری طرف ہی رہے گی جبکہ میں تم لوگوں سے علیحدہ ہو کر کام کروں گا۔ تب جا کر لتنے کم وقت میں یہ مشن کامل ہو سکے گا۔ عمران کا لہجہ یلفنت سنجیدہ ہو گیا۔

”اوہ تو آپ کے ذہن میں یہ پلاتنگ ہے لیکن میرا خیال ہے کہ آپ شاگل اور مادام ریکھا کو زیادہ آسانی سے ڈیل کر سکتے ہیں جب کہ میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اپنے طور پر علیحدہ رہ کر زیادہ اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ مشین حاصل کرنا اہتمائی ٹیکنیکل کام ہے۔ ہم نے اس کی چیکنگ کر کے اس سے بلاسٹنگ اسٹیشن کو ناکارہ کرنا ہے۔ اگر مسئلہ صرف مشیزی تباہ کرنے کا ہوتا تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہ تھا۔ عمران نے جواب دیا۔

”سوری عمران صاحب واقعی یہ بات میرے ذہن میں نہ آئی تھی۔ آئی ایم سوری آپ جیسے فیصلہ کریں وہی درست ہے۔ بلیک زیرو نے مذارت بھرے لجھے میں کہا۔

”تو پھر ایک گھنٹہ بعد آ جانا کمرہ نمبر ۴ چیس میں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا وہ ہوٹل کی طرف بڑھ گیا بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا اور واپس اسی پارک کی طرف ہی مڑ گیا۔ اس نے ایک گھنٹہ ہال میں بیٹھ کر گزارنے کی بجائے اس پارک میں بیٹھ کر گزارنے کا فیصلہ کیا تھا پارک میں پہنچ کر وہ اطمینان سے ایک فتح پر جا کر بیٹھا ہی تھا اچانک اس کی جیب میں موجود نرائیں والے ٹرانسمیٹر سینی کی آواز سنائی دینے لگی۔

”یہ بھی مصیت بن گیا ہے۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر باہر نکلا۔ سینی کی آواز اس میں سے سنائی دے رہی تھی۔ وہ کچھ درستک اسے دیکھتا ہا پھر اس نے ہاتھ گھما کر اسے کچھ فاصلے پر موجود پودوں کے ایک جھنڈ میں

پھینک دیا۔ اب اس کے کانوں میں سیئی کی آواز سنائی نہ دے رہی تھی اور چونکہ اس کے پاس کوئی کام بھی نہ تھا اور اس نے ایک گھنٹہ بھی گزارنا تھا اس لئے وہ بخ کے بازو پر سر رکھ کر لیٹ گیا تاکہ آئندہ پیش آنے والے حالات کے بارے میں سوچ بچار کر سکے۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن چند لمحوں بعد اچانک اس کے چہرے پر ایک دھماکہ سا ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کا ذہن یقینت اس طرح اندر ہیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔ جیسے اچانک بھلی کافیوز اڑ جانے سے ماحول پر گھپ اندر ہیرا چھا جاتا ہے۔ پھر جب اس کے ذہن میں روشنی ہوئی اور اس کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ماؤف سا ہو گیا، لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر وہ منظر ابھرنے لگا جب ٹرانسیسیزر کو پو دوں کے ایک جھنڈ میں پھینکنے کے بعد وہ بخ پر لیٹ گیا تھا اور اس نے سوچنے کے لئے آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ اس کے چہرے پر دھماکہ سا ہوا تھا اس منظر کے ابھرتے ہی اس کا ذہن ایک جھلکے سے پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چونک کر اوہرا دھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ دیکھ کر بے اختیار دھماکوں کی زد میں آگیا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے درمیان راڑز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جب کہ ایک آدمی ہاتھوں میں ایک خالی سرخ انھائے اس کے سامنے کھڑا تھا اس کی نظریں بلیک زیر پر ہی جمی، ہوئی تھیں۔

”تمہیں پوری طرح ہوش آگیا ہے ناں مسٹر“..... اس آدمی نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تیز بجے میں کہا۔

”تم کون ہو اور میں کہاں ہوں“..... بلیک زیر نے بے ساختہ پوچھا۔

”میرا نام راجیش ہے اور میں وولف گروپ کا ممبر ہوں اور تم اس وقت وولف گروپ کے ایک خاص اڈے میں ہو۔“..... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وولف گروپ کیا مطلب۔ کس قسم کا وولف گروپ۔“..... بلیک زیر نے حیران ہو کر کہا۔ وہ واقعی کسی وولف گروپ کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔

”وولف گروپ کافرستان سیکرٹ سروس کا گروپ ہے تم نے سیکرٹ سروس کے ایک اہم ممبر کو ہلاک کر کے اس سے اس کا مخصوص ٹرانسیسیزر چھین لیا تھا۔ ہم نے اس ٹرانسیسیزر کی مدد سے تمہارا سراغ لگایا اور نرائن کی لاش بھی ہمیں دستیاب ہو گئی ہے۔ چیف شاگل کے حکم پر تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے۔ چیف شاگل گروپ کے باس بھائیہ کے ساتھ ابھی یہاں بخ رہے ہیں۔“..... راجیش نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ سامنے دیوار میں موجود دروازے سے باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا بلیک زیر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ کال اسے ٹریس کرنے کے لئے کی گئی تھی اور اگرچہ اس نے ٹرانسیسیزر پو دوں کے ایک جھنڈ میں پھینک دیا تھا لیکن اس کے باوجود اسے ٹریس کر لیا گیا۔ اس نے راڑز کا

جائزوہ لینا شروع کر دیا لیکن کرسی کا نچلا حصہ بند تھا اس لئے وہ کسی طرح بھی اپنی نانگ موز کر کرسی کے عقبی حصے کی طرف نہ لے جاسکتا تھا۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا کہ شاگل کو وہ کس انداز میں ڈیل کرے کہ اچانک سامنے موجود بند درازہ ایک دھماکے سے کھلا اور شاگل اندر داخل ہوا۔ شاگل کے پیچے ایک نوجوان تھا۔ اس نوجوان کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا شاگل آگے بڑھا اور پھر بلیک زیرو کے سامنے موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ کوڑا بردار نوجوان کرسی کے ساتھ مودبانہ انداز میں کھرا ہو گیا۔ شاگل بڑے غور سے بلیک زیرو کو دیکھ رہا تھا۔

”تو اس کامیک اپ تم صاف نہیں کر سکے کیوں۔“..... شاگل نے اچانک ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”باس اس کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے۔ ہم نے ہر قسم کی مشینزی استعمال کر لی ہے۔ اہتمائی نہند۔ اہتمائی گرم پانی بھی استعمال کریا ہے لیکن اس کے چہرہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔“..... ساتھ کھڑے نوجوان نے اہتمائی مودبانہ بلکہ بڑی حد تک خوشامدانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا قد و قامت تو عمران سے ملتا ہے لیکن بہر حال یہ عمران نہیں ہے تو پھر یہ کون ہے۔“..... شاگل نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”آپ اجازت دیں تو یہ ابھی طو طے کی طرح سب کچھ بتا دے گا۔“..... اس نوجوان نے ایک بار پھر خوشامدانہ لمحے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تمہارا مطلب ہے یہ صرف کوڑے کھا کر بولے گا دیے نہیں۔“..... شاگل کے لمحے میں غصے کی جھلک تھی۔

”آپ کے رعب دبدبے سے تو یہ بغیر کسی احتجاج کے بھی بول پڑے گا بس۔“ البتہ ہم تو آپ جیسے دبدبے کے مالک نہیں ہیں بس اس لئے ہمیں تو لا محالہ کوڑے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔“..... اس نوجوان نے پہلے سے کہیں زیادہ خوشامدانہ لمحے میں کہا۔

”ہونہس کوڑے مارنا آخری سیچ ہوتی ہے کجھے۔“..... شاگل نے کہا اور پھر وہ بلیک زیرو سے مخاطب ہو گیا۔

”دیکھو مسٹر تم جو کوئی بھی، سوچ سچ لپنے متعلق بتا دو۔“ ورنہ کوڑے تو یہ بھائیہ مارتا رہے گا میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔“..... شاگل نے اس بار بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر اہتمائی کرخت لمحے میں کہا۔

”میں آپ کو اچھی جانتا ہوں اس لئے آپ کے سامنے غلط بیانی نہیں کروں گا۔“..... بلیک زیرو نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

”کجھے جانتے ہو کیسے۔“..... شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

”میرا تعلق علی عمران سے ہے۔“..... اس لئے میں آپ کو جانتا ہوں۔ ایک مشن کے دوران عمران کے ساتھ میں آپ سے نکرا چکا ہوں۔“

بلیک زیرو نے کہا۔

”ہونہس تو تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سے ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس میں آج تک جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے کسی کا قد و قامت بھی عمران جیسا نہیں ہے جب کہ تمہارا قد و قامت بالکل علی گا۔“..... اس نوجوان نے ایک بار پھر خوشامدانہ لمحے میں کہا۔

عمران سے ملتا ہے۔..... شاگل نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔
”میرا نام فراز ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سیکریٹ سروس سے نہیں ہے
 بلکہ براہ راست علی عمران سے ہے میں ان کا ذاتی ملازم ہوں۔ عمران
 صاحب مجھے اپنے تبادل کے طور پر خاص خاص موقعوں پر استعمال
 کرتے ہیں۔..... بلیک زیرو نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس
 کے پھرے پر اہتمامی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تبادل کے طور پر کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔..... شاگل کے
 پھرے پر حقیقتاً شدید حیرت کے تاثرات موجود تھے۔
 جب انہیں ضرورت ہوتی ہے وہ میرے پھرے پر اپنا میک اپ
 کر دیتے ہیں اور پھر میں عمران بن جاتا ہوں اور وہ غائب ہو جاتے ہیں
 پھر جب ان کی واپسی ہوتی ہے تو میرے پھرے سے میک اپ ختم کر
 دیا جاتا ہے اور میں اپنی اصل حالت میں آکر علیحدہ ہو جاتا ہوں۔
 بلیک زیرو نے بڑے سادہ لمحے میں کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ تم اہتمامی سنجیدہ آدمی ہو جب کہ وہ تو
 اہتمامی سخزہ ہے۔ اس کے ساتھی کیسے تمہیں عمران سمجھ لیتے
 ہیں۔..... شاگل نے کہا۔

”عمران صاحب نے مجھے ان سب باتوں کی خصوصی ٹریننگ دی
 ہوئی ہے۔ میں حالات کے مطابق اس سے بھی زیادہ مزاحیہ باتیں اور
 حرکتیں کر سکتا ہوں۔..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”تمہارے پاس نہیں کا ٹرانسیسیٹر کیسے آگیا تھا اور تم نے نہیں کو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کیسے ہلاک کیا اور عمران وغیرہ ہوٹل سے غائب ہو کر کہاں گئے
 ہیں۔..... شاگل نے کہا۔

”یہ کام میرا نہیں ہے اور نہ ہی میں نے کبھی کسی نہائیں کو دیکھا
 ہے۔ عمران صاحب نے مجھے ٹرانسیسیٹر سراج کالونی کے اس پارک
 میں بلا یا جب میں وہاں پہنچا تو انہوں نے وہ ٹرانسیسیٹر مجھے دیا اور کہا کہ
 جب اس میں کال آئے تو میں امتنڈ کروں بلکہ اس ٹرانسیسیٹر کو اٹھا کر
 ایک طرف پھینک دوں اور پھر ایک گھنٹہ اس پارک میں گزار کر
 بہاں سے چلا جاؤ۔ میں نے ولیے ہی کیا۔ ٹرانسیسیٹر سے کال آئی تو میں
 نے اسے امتنڈ کرنے کے بجائے ایک طرف ہو دوں میں پھینک دیا اور
 پھر چونکہ بغیر کسی کام کے میں نے ایک گھنٹہ گزارنا تھا اس لئے میں نہ
 پر لیٹ گیا۔ اس کے بعد مجھے بہاں ہوش آیا ہے۔..... بلیک زیرو نے
 جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری جیب میں ٹرانسیسیٹر ہے تم عمران سے رابطہ اسی سے کرتے
 ہو۔..... شاگل نے کہا۔

”جی ہاں وہ اسی ٹرانسیسیٹر مجھے ہدایات دیتے ہیں۔..... بلیک زیرو
 نے جواب دیا۔

”اب عمران کہاں ہو گا۔..... شاگل نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ وہ لوگاری چینچ گئے ہوں گے۔..... بلیک زیرو
 نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

”لوگاری کیا مطلب۔ اس نے تو ساکڑی جانا تھا۔..... شاگل نے

ہے کہ آپ اہتمامی اعلیٰ ظرف انسان ہیں اور آپ عام و معمولوں کی طرح بے جا تشدد کے بھی حامی نہیں ہیں اس لئے اگر کبھی میں پھنس جاؤں تو جو کچھ سچ ہے سب کچھ بتا دوں۔ آپ یقیناً مجھے عام و معمولوں کی طرح ہلاک نہیں کریں گے اور میں نے خود بھی دیکھ لیا ہے کہ آپ نے ان صاحب سے یہی بات کی ہے کہ تشدد آخری حرث ہوتا ہے اس لئے میں جو کچھ جانتا تھا سب کچھ میں نے بتا دیا ہے۔ بلیک زیر و نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم پہنچنے والے کے ذریعے عمران سے یہ بات کنفرم کر سکتے ہو کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ شاگل نے کہا۔

”میں انہیں کال تو کر سکتا ہوں لیکن آپ انہیں بہر حال مجھ سے زیادہ اچھی طرح جلتے ہیں کہ جو کچھ وہ بتانا چاہیں وہ خود بتا دیتے ہیں جو نہ بتانا چاہیں وہ کسی قیمت پر نہیں بتاتے اس لئے میں وعدہ تو نہیں کر سکتا البتہ آپ کے کہنے پر بات کر سکتا ہوں۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”ٹھیک ہے بات کرو۔ شاگل نے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو گیا۔

”بھائیہ جا کر وہ ٹرانسیسیٹر لے آؤ جو اس کی جیب سے برآمد ہوا ہے۔ شاگل نے اس نوجوان سے کہا۔

”میں باس۔ بھائیہ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”سنوا گر تم عمران سے یہ بات کنفرم کرا دو کہ وہ واقعی لوگاری گیا ہے یا ادھر جا رہا ہے تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اور زندہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایک بار پھر حریت بھرے لجے میں کہا۔
”وہ حد درجہ تیز آدمی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ جملے انہیں اطلاع ملی کہ آپرینگ مشین لوگاری لیبارٹری سے ساکڑی لیبارٹری پہنچ چکی ہے لیکن پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو خاص طور پر ہدایات دیں کہ وہ پبلک مقامات پر ایسی باتیں کریں جس سے یہ معلوم ہو کہ انہوں نے ساکڑی جانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے آپ کے کسی مخبر کو پہچان لیا ہے اور وہ اس مخبر کے ذریعے آپ تک یہ اطلاع پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ آپ کے ذریعے یہ بات صدر کافرستان تک پہنچ جائے اور کافرستان کے صدر ایک بار پھر ساکڑی سے وہ مشین لوگاری شفت کر دیں۔ اس طرح آپ بھی اور ماڈم ریکھا بھی ساکڑی کی حفاظت کرتے رہ جائیں گے اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت اطمینان سے لوگاری پہنچ کر وہ مشین جباہ کر دیں گے اور اس پارک میں ان سے جو گھنگو ہوئی اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ان کا پلان کامیاب ہو چکا ہے اور انہوں نے کسی خاص ذریعے سے اس بات کو کنفرم بھی کر لیا ہے اس لئے میرا اندازہ ہے کہ انہوں نے مجھے چارے کے طور پر استعمال کر کے آپ کو لٹھایا ہے اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت لوگاری پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”تم یہ ساری باتیں اس طرح مجھے کیوں بتا رہے ہو۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”اس لئے کہ یہ بھی عمران صاحب کی ہدایت ہے۔ انہوں نے کہا

چھوڑ دوں گا۔..... شاگل نے کہا۔

شاگل صاحب میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں کوشش ضرور کروں گا آگے بتانا۔ تو عمران صاحب کی مرضی ہے اور میں نے سب کچھ آپ کو سچ بتایا ہے اس کے بعد آپ جو سلوک بھی چاہیں مجھ سے کریں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں تو بہر حال اس وقت مجبور ہوں۔..... بلیک زیر و نے جواب دیا۔ اسی لمحے بھائیہ اندر داخل ہوا اس کے ہاتھوں میں زیر و سکس ٹرانسیمیٹر موجود تھا۔

”فریکونسی بتاؤ۔..... شاگل نے کہا تو بلیک زیر و نے عمران کی مخصوص فریکونسی بتا دی تو بھائیہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

”مشین آن کر آئے ہو۔..... شاگل نے بھائیہ سے پوچھا۔

”میں باس۔..... بھائیہ نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار مسکرا دیا وہ سمجھ گیا تھا کہ شاگل مشین کے ذریعے ٹرانسیمیٹر کال کی مدد سے اس جگہ کا سراغ لگانا چاہتا ہے جہاں عمران کال کچ کرے گا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ انہوں نے کس طرح اس پارک کا تپہ چلایا تھا جہاں بلیک زیر و موجود تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ شاگل لپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے گا کیونکہ زیر و سکس ٹرانسیمیٹر کی خصوصی ساخت کی وجہ سے اس کی چینکنگ ہو ہی نہ سکتی تھی۔

”ٹرانسیمیٹر اس کے منہ سے لگا دو اور بثن ساتھ ساتھ آن آف کرتے رہو۔..... شاگل نے کہا تو بھائیہ ٹرانسیمیٹر انھائے بلیک زیر و کی طرف

بڑھ گیا۔

”میرا ایک ہاتھ کھول دو ورنہ اگر ان صاحب نے بثن آن آف کرنے میں ذرا سی دیر نگادی تو فوراً عمران صاحب اصل بات سمجھ جائیں گے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”نهیں اگر اس نے سستی کی تو میں اسے خود گولی مار دوں گا۔..... شاگل نے کہا تو بلیک زیر و خاموش ہو گیا۔

”ہیلو ہیلو فراز کالنگ اوور۔..... بھائیہ کے ٹرانسیمیٹر آن کرتے ہی بلیک زیر و نے کال دینا شروع کر دی۔ وہ بار بار کال دے رہا تھا۔ اور بھائیہ واقعی اہتمائی چستی سے بثن آن آف کر رہا تھا۔

”یہ عمران امنڈنگ یو اوور۔..... چند لمحوں بعد عمران کی مخصوص آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”عمران صاحب آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھ سے رابطہ کریں گے لیکن آپ نے رابطہ ہی نہیں کیا اس نے مجوراً مجھے خود رابطہ کرنا پڑا ہے میرے لئے کیا حکم ہے اوور۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”تم اس وقت کہاں موجود ہو اوور۔..... دوسری طرف سے عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اثاثوں کو کرتے ہوئے کہا۔

”رام پوری ہو ٹل سے کال کر رہا ہوں۔ میں اب دیں ٹھہر ا ہوا ہوں اوور۔..... بلیک زیر و نے جواب دیا۔

”تم ابھی دیں رہو۔ میں لوگاری پہنچ کر تم سے خود رابطہ کروں گا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور عمران نے جواب دیا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں ہمہاں پڑا بور ہونے کی بجائے آپ کے
یچھے لوگاری نہ آجائیں اور بلیک زیر و نے کہا۔

”تم سے جیسے کہا جا رہا ہے ویسا ہی کرو۔ تمہاری وہاں موجودگی کی
وجہ سے شاگل وہیں لٹھا رہے گا۔ وہ تمہارے قد و قامت کی وجہ سے یہی
بکھتار ہے گا کہ میں میک اپ میں ہوں اور چونکہ میرے ساتھی سامنے
نہ ہوں گے اس لئے وہ یہی بکھتار ہے گا کہ میں ابھی سہیں ہوں جب
کہ میں اس دوران خاموشی سے مشن مکمل کر لینا چاہتا ہوں اور
عمران نے تفصیل سے کہا۔

”لیں سرا اور بلیک زیر و نے کہا۔

”اوہ اینڈ آل عمران کی طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بھائیہ نے ٹرانسیسیٹر کر دیا۔

”جا کر چیک کرو کہ کال کہاں رسیو کی جا رہی تھی شاگل نے
تیز لمحے میں کہا اور بھائیہ سر ملا تا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا
اوہ تو آپ ابھی تک کنفرم نہیں ہوئے۔ حالانکہ عمران صاحب
نے خود بتا دیا ہے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں بلیک زیر و نے کہا۔

”تم اگر اس کے ساتھی ہو اور اس کے تبادل کے طور پر کام کرتے
ہو تو تم بھی اسی کی طرح شاطر ہو سکتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم نے جو کچھ
بات چیت کی ہو وہ کوئی خاص کوڈ ہو جس کی وجہ سے اس نے یہ الفاظ
کہے ہوں شاگل نے کہا تو بلیک زیر و نے ایک طویل سانس لیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بہر حال وہ دل میں شاگل کی عقلمندی کا قابل ہو گیا تھا کیونکہ
واقعی اس نے خصوصی کوڈ میں بات کی تھی اسی وجہ سے عمران نے
لوگاری کا نام لیا تھا اور باقی باتیں کی تھیں۔

”باس کال چیک نہیں ہو سکی مشین خاموش ہے تھوڑی در
بعد بھائیہ نے واپس آکر جواب دیا۔

”کیا مطلب کیا کہ رہے ہو یہ کسیے ہو سکتا ہے۔ یہ تو اہمی جدید
ترین مشین ہے شاگل نے بے اختیار انھ کر کھڑے ہوتے
ہوئے کہا۔

”آپ خود چیک کر لیں بھائیہ نے سہے ہوئے لجھ میں کہا تو
شاگل تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف مڑ گیا۔ بھائیہ بھی اس کے
یچھے ہی کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی در بعد ہی وہ دونوں واپس آئے
تو شاگل کے چہرے پر بھی کے آثار نمایاں تھے۔

”کال کیوں چیک نہیں ہوئی شاگل نے اسی طرح بلیک
زیر و سے مخاطب ہو کر کہا جیسے کال چیک نہ ہونے میں سارا قصور
بلیک زیر و کا ہو۔

”عمران صاحب ہر طرف سے خیال رکھتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں
نے اپنے پاس کوئی مخصوص آلہ رکھا ہوا ہو جس کی وجہ سے ٹرانسیسیٹر
کال چیک نہ ہو سکتی ہو۔ میں کیا بتا سکتا ہوں بلیک زیر و نے
جو ان دیا۔

”بھائیہ شاگل یکھت بھائیہ کی طرف مڑا۔

"یہ بس"..... بھائیہ نے جونک کر کہا۔

"اس کی کھال اتار دو۔ اب تک اس نے جو کچھ بتایا ہے سب جھوٹ ہے۔ یہ سب مل کر مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب یہ سچ بولے گا۔ ماردا سے کوڑے اتار دو اس کی کھال"..... شاگل نے یقینت پختہ ہوئے کہا۔

"یہ بس"..... بھائیہ نے جواب دیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کہاں جا رہے ہو"..... شاگل نے اور زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔ "باس وہ کوڑا توہاں مشین کے پاس رہ گیا ہے"..... بھائیہ نے احتیانی ہے ہے لمحے میں کہا۔

"اوہ یوتا ننسن۔ احمد آدمی دہاں کیا وہ انڈے دے رہا ہے جلدی سے اٹھا لاؤ"..... شاگل نے پختہ ہوئے کہا۔

"یہ بس"..... بھائیہ نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب بھی وقت ہے سب کچھ سچ بتا دو"..... شاگل نے بلیک زیرو کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

جو سچ تھا شاگل صاحب وہ میں نے ہمہلے ہی بتا دیا ہے۔ باقی آپ با اختیار ہیں جو چاہیں سلوک کر لیں میں کیا کہہ سکتا ہوں"..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔ اسی لمحے بھائیہ ہاتھ میں کوڑا پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر وہ کوڑا چھٹاتا ہوا تیزی سے بلیک زیرو کی طرف بڑھنے لگا

بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا پھرہ سپاٹ تھا۔

"رک جاؤ"..... یقینت شاگل نے ہاتھ انٹھا کر بھائیہ سے کہا تو بھائیہ کا گھومتا ہوا ہاتھ تیزی سے ساکت ہو گیا۔

"اے ابھی اسی حالت میں رہنے دو پھر اس سے بات ہو گی۔ فی الحال میں چیک کر لوں کہ کیا واقعی عمران لوگاری گیا ہے یا نہیں"..... شاگل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے میچھے بھائیہ بھی چلا گیا اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا۔ اس نے اپنے طور پر تو شاگل کو چکر دے دیا تھا۔ اور عمران بھی اس کی بات سمجھ گیا تھا لیکن یہاں سے فرار بھی ضروری تھا لیکن کرسی کی ساخت ایسی تھی کہ وہ واقعی اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور راجیش اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں سبرنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"مبارک ہو مسٹر چیف نے فی الحال تمہیں معاف کر دیا ہے"۔ راجیش نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے سوئی بلیک زیرو کے بازوں میں اتار دی۔ اور پھر ایک دو جھنکے سے اس نے سرنج میں موجود محلول اس کے جسم پر انجیکٹ کر کے سوئی واپس کھینچ لی۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں جہنم کی آگ کا الاو سا جل انٹھا ہو پھر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے اور یقینت تاریکی سی چھا گئی۔ پھر جس طرح اندر ھیرے میں بھلی چمکتی ہے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اس طرح ان کے تاریک ذہن میں روشنی کی ہریں سی دوڑنے لگیں۔ ایک بار تو اس کے ذہن میں آیا کہ شاید وہ سو گیا تھا جو کچھ اس نے دیکھا ہے وہ خواب تھا کیونکہ وہ اسی پر لینا ہوا تھا جہاں سے اسے انعام کیا گیا تھا۔ لیکن روشنی پہلے سے کم ہو گئی تھی اس کا مطلب تھا کہ اس نے خواب نہیں دیکھا۔ اس نے جیسوں میں ہاتھ ڈالے اور پھر ایک طویل سانس لیا۔ اس کی جیب میں زردو سکس ٹرانسیسیٹر بھی موجود تھا اور اس کا اپنا سامان بھی۔ اس نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھری دیکھی اور اٹھ کر کھدا ہو گیا۔ گھری کے مطابق تین گھنٹے گزر چکے تھے بلیک زردو سمجھ گیا کہ شاگل نے اسے کس لئے ہبھاں ہبھایا ہے۔ اس نے یقیناً اس کی نگرانی کی بندوبست کیا ہو گا اور ٹرانسیسیٹر اس لئے جیب میں والیں ڈال دیا گیا تھا کہ بلیک زردو لازماً آزاد ہوتے ہی عمران کو کال کرے گا۔ اور یقیناً اس کال کو کچ کرنے کے لئے اس نے کوئی نہ کوئی خصوصی انتظام کیا ہو گا بلیک زردو نے ٹرانسیسیٹر کالا اور پرچ پر اطمینان سے بینچ کر اس نے عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو فراز کانگ اور“..... بلیک زردو نے کہا۔

”یہ عمران اشٹنگ یو اور“..... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

”عمران صاحب مجھے کافستان سیکرت سروس کے چیف شاگل نے پارک سے اغوا کر لیا تھا اور پھر مجھے راذہ والی کرسی میں جکڑ کر اس نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مجھ سے پوچھ چکے کی تو میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اسے سب کچھ سچ بتا دیا۔ پھر اس نے کنفرم کرنے کے لئے میری آپ سے ٹرانسیسیٹر بات کرائی۔ پھر اس نے مجھے بے ہوش کر کے واپس پارک میں ہبھا دیا ابھی مجھے ہوش آیا ہے تو میں آپ کو کال کر رہا ہوں اب میرے لئے کیا حکم ہے اور“۔ بلیک زردو نے جان بوجھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں ٹیم کے ساتھ لوگاری پہنچنے والا ہوں جب تک شاگل ہبھاں تک پہنچنے کا مجھے امید ہے کہ میں اپنا کام مکمل کر لوں گا تم اب چونکہ شاگل کی نظروں میں آگئے ہو اس لئے تم چاہو تو واپس جا سکتے ہو اور اینڈآل“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زردو نے ٹرانسیسیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پرچ سے اٹھ کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا پارک کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کوڈ میں اسے پیغام دے دیا تھا کہ وہ پہلے سے طے شدہ جگہ پر پہنچ جائے اور اس کا طریقہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ پہلے کافستان کے دارالحکومت جائے اور پھر وہاں سے نمیرانی پہنچنے اس لئے بلیک زردو نے اس پروگرام پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اسے یقین تھا کہ اب شاگل لا محالہ صدر سے بات کرے گا اور صدر کو جب معلوم ہو گا کہ عمران لوگاری جا رہا ہے تو ان کے ذہن میں بھی اگر یہ بات ہو گی کہ وہ آپریشنل مشین کو ساکڑی سے واپس لوگاری شفت کر دیں تو وہ ایسا کرنے سے باز میں گے اس طرح عمران کا یہ خدشہ حتی طور پر ختم ہو جائے گا کہ ان کے ساکڑی پہنچنے سے پہلے کہیں مشین وہاں سے شفت نہ کر دی جائے۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر آرام کرسی پر نیم دراز مادام ریکھا
نے چونک کر سر انھایا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک با تصویر رسالہ تھا
اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔

”لیں کم ان“..... مادام ریکھانے رسالہ بند کر کے ایک طرف
تپائی پر رکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمبے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان
اندر داخل ہوا اس نے بڑے موڈ بانہ انداز میں مادام ریکھا کو سلام کیا
”کیا بات ہے“..... مادام ریکھانے قدرے تخت لجھے میں کہا۔

”جان پور سے ہمارے مخبر نے ایک اہم اطلاع دی ہے مادام آپ کا
حکم تھا کہ اہم روپورٹ فون پر نہ دی جائیں اس لئے میں خود حاضر ہوا
ہوں“..... نوجوان نے موڈ بانہ لجھے میں کہا۔

”بیٹھو کیا روپورٹ ہے“..... مادام ریکھانے سیدھے ہو کر بیٹھتے
ہوئے کہا تو نوجوان اس کے سامنے کرسی پر موڈ بانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

” عمران اور اس کے ساتھیوں کو سیکرٹ سروس کے ایک مخبر نے
جان پور میں چیک کر لیا۔ اس نے شاگل کو اطلاع دی تو شاگل اپنے
خنے دو لف گروپ سمیت سیکرٹ سروس کے تین ہیلی کاپڑوں میں
سوار جان پور پہنچ گیا۔ اس مخبر کا نام نرائن ہے۔ اس کی مخبری کے
مطابق عمران اور اس کے ساتھی ثابت سن ہوٹل میں رہ رہے تھے۔
سیکرٹ سروس کا چیف شاگل دو لف گروپ سمیت ہوٹل کے سامنے
پہنچ گیا وہ ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑانا چاہئے تھے لیکن نرائن نے
اطلاع دی کہ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل میں موجود نہیں ہیں۔
شاگل اور گروپ انتظار کرتا رہا۔ لیکن پھر نرائن نے کال رسیور نہ کی تو
شاگل کو شک پڑا تو اس نے نرائن کی تلاش شروع کر دی۔ اور پھر
نرائن کی لاش ہوٹل کے قریب ہی ایک بندگی میں مل گئی۔ اس کے
پاس ٹرانسیمیٹر موجود نہ تھا۔ شاگل نے ٹرانسیمیٹر چیک کرنے والی
مشین کے ذریعے اس کا سارا غلگالیا تو ٹرانسیمیٹر سراج کالونی کے ایک
پارک میں پہنچ پر موجود آدمی کے پاس پایا گیا۔ گواں نے کال آنے پر
اسے ایک طرف پو دوں میں پھینک دیا تھا لیکن وہاں شاگل کے آدمی
پہنچ چکے تھے انہوں نے چیک کر لیا پھر اس آدمی کو شاگل نے بے
ہوش کر کے اغوا کر لیا اور وہاں کے مقامی سیکرٹ سروس کے گروپ
کے اڈے پر لے جایا گیا۔ وہاں شاگل نے اس سے پوچھ چکے کی تو اس
نے بتایا کہ اس کا نام فراز ہے اور وہ عمران کے مقابلے کے طور پر کام
کرتا ہے کیونکہ اس کا قد و قامت عمران سے ملتا ہے پھر اس نے بتایا کہ

صدر مملکت نے ساکڑی سے آپرینگ مشین واپس لوگاری شفت کر دی ہے چنانچہ وہ اپنے ساتھیں سمیت لوگاری پہنچ رہا ہے۔ جس پر شاگل کے کہنے پر اس فراز نے ٹرانسیور عمران سے بات کی تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت واقعی لوگاری پہنچ رہا ہے لیکن شاگل نے اس آدمی پر اعتماد نہ کیا اسے بے ہوش کر کے پارک میں پہنچا دیا گیا اور اس کی سختی سے نگرانی کی جانے لگی۔ ہوش میں آتے ہی اس آدمی نے فوراً ہی عمران سے دوبارہ ٹرانسیور بات کی جسے شاگل کے آدمیوں نے باقاعدہ مانیڈ کیا اس طرح یہ بات کنفرم ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی لوگاری پہنچ رہے ہیں جس کے بعد شاگل نے صدر صاحب سے براہ راست فون پر بات کی تو صدر نے شاگل کو بتایا کہ عمران کی اطلاع غلط ہے۔ آپرینگ مشین ساکڑی میں ہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ عمران نے اسے چکر دینے کے لئے یہ بات کی ہواں لئے وہ عمران کے پیچے لوگاری نہ جائے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے شاگل سے کہا کہ ساکڑی کے گرد پاور ہجنسی کا پہرہ ہے اس لئے وہ پاور ہجنسی کے کام میں مداخلت نہ کرے لیکن شاگل نے صدر صاحب کی متنیں کر کے ان سے یہ بات متوالی ہے کہ پاور ہجنسی لیبارٹری کے گرد پہاڑی علاقے میں پلنٹنگ کرے گی جب کہ وہ خود اپنے گروپ کے ساتھ براہ راست لیبارٹری کے گرد گھیرا ڈالے گا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی پاور ہجنسی کے گھیرے سے نجک کرہاں تک پہنچ گئے تو وہ انہیں روکیں گے اور صدر صاحب نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ نوجوان

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ”اس قدر تفصیلات کیے معلوم ہوئیں“..... مادام ریکھانے
 حریت بھر لجے میں کہا۔
 ”ولف گروپ کے باس بھائیہ کا دست راست راجیش ہے وہ
 ہمارا آدمی ہے۔“..... نوجوان نے جواب دیا۔
 ”یہ اطلاع راجیش نے دی ہے۔“..... مادام ریکھانے کہا۔
 ”یہ مادام۔“..... نوجوان نے جواب دیا۔
 ”کیا راجیش سے میری براہ راست بات ہو سکتی ہے۔“..... مادام
 ریکھانے کہا۔
 ”یہ مادام میں بندوبست کرتا ہوں۔“..... نوجوان نے اٹھتے
 ہوئے کہا۔
 ”شاگل کو معلوم نہیں ہونا چاہئے ورنہ یہ راجیش دوسرا سانس نہ
 لے سکے گا۔“..... مادام ریکھانے کہا۔
 ”میں سمجھتا ہوں مادام۔“..... نوجوان نے کہا اور مذکور دروازے کی
 طرف بڑھ گیا۔
 ”ہونہہ تو شاگل ایک بار پھر میرے دائرة کار میں مداخلت کرنے
 میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن اس بار میں خود شاگل کا خاتمہ کر دوں گی۔
 جب تک اس کا خاتمہ نہیں ہو گا اس وقت تک یہ شخص پاور ہجنسی کو
 کھل کر کبھی کام نہ کرنے دے گا۔“..... مادام ریکھانے بڑھاتے ہوئے
 کہا۔

”اسی لمحے دروازہ کھلا اور کاشی اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھوں میں ہات کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک پیالی مادام ریکھا کے سامنے رکھی اور دوسری ہاتھ میں اٹھائے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

”آپ کچھ پریشان ہیں مادام۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

”ہاں ابھی ایک پریشان کن اطلاع ملی ہے۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا۔۔۔۔۔ کاشی نے چونک کر پوچھا تو مادام ریکھانے نوجوان کی بتائی ہوئی ساری تفصیل دوہرادي۔

”اوہ اس کا مطلب ہے کہ شاگل ایک بار پھر ہمارے کام میں مداخلت کرے گا یہ شخص ایک جگہ محدود نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

”ہاں مجھے معلوم ہے۔۔۔۔۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار شاگل کو خود ہی گولی سے اڑا دوں۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے کہا تو کاشی بے اختیار چونک پڑی۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

”نہیں مادام اس قدر جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس طرح آپ لپنے آپ کو زبردست رسک میں ڈال دیں گی۔۔۔۔۔ سیکرت سروس کے مخبر ہماری فورس میں بھی موجود ہیں اور نئے وزیر اعظم صاحب شاگل کے رشتہ دار بھی ہیں اور صدر صاحب تو دیسے ہی اس کے حامی ہیں انہیں بہر حال کسی طرح یہ اطلاع مل جائے گی اور پھر آپ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کا کورٹ مارشل ہو جائے گا۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

”تو پھر میں کیا کروں۔۔۔۔۔ یہ شخص تو اب ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے غصیلے لجے میں کہا۔

”اس کو شکست دینا اس کی موت سے بھی بدتر ثابت ہو گا۔۔۔ آپ ذرا سازور اس بات پر لگا دیں کہ عمران ہمارے ہاتھوں مارا جائے اس طرح پاور ہجنسی کی برتری سب پر ظاہر ہو جائے گی اور شاگل ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

”تم نے واقعی درست مشورہ دیا ہے کاشی اس لئے تو میں تمہاری قدر بھی کرتی ہوں اور تمہیں اپنے ساتھ رکھتی ہوں ورنہ حقیقتاً میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس شاگل کو اغوا کر کر اپنے ہاتھوں سے اسے گولی سے اڑا دوں تاکہ اس مصیبت سے ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے لیکن تم نے درست کہا ہے کہ سیکرت سروس کے مخبر بہر حال اطلاع پہنچا دیں گے۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے کہا اور اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی نوجوان ہاتھ میں ایک کارڈ لیں فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔

”راجیش فون پر موجود ہے اور فون محفوظ ہے آپ کھل کر بات کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔ نوجوان نے فون پیس مادام ریکھا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ہیلو ریکھا بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے فون پیس اس کے ہاتھ سے لے کر اس کا بیٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"لیں مادام راجیش بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تمہاری دی ہوئی اطلاع مجھے مل چکی ہے لیکن میں خو، تمہاری زبان سے یہ تفصیل سننا چاہتی ہوں"..... مادام ریکھانے کہا تو راجیش نے وہی تفصیل دوہرای دی جو اس سے پہلے نوجوان مادام ریکھا کو بتاچکا تھا۔

"وہ آدمی فراز کہاں ہے"..... مادام ریکھانے پوچھا۔

"اسے عمران نے ٹرائیمیڈ پر حکم دیا تھا کہ وہ واپس چلا جائے چنانچہ وہ دارالحکومت چلا گیا ہے۔ ہم نے اسے آخری لمحے تک چکیک کیا ہے"..... راجیش نے جواب داو۔

"لیکن جب شاگل کنفرم ہو گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی لوگاری گئے ہیں تو پھر شاگل ان کے بیچے کیوں نہیں گیا وہ ساکڑی کیوں آرہا ہے"..... مادام ریکھانے پوچھا۔

"وہ تو فوری طور پر جانا چاہتے تھے لیکن صدر صاحب نے انہیں روک دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عمران نے شاگل کے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔ جب مشین ساکڑی میں ہے تو وہ لوگاری کسی طرح بھی نہیں جا سکتا اور انہوں نے شاگل کو حکم دیا ہے کہ لوگاری نہ جائے بلکہ واپس آجائے لیکن شاگل نے صدر صاحب کی منت کر کے ساکڑی لیبارٹری کی حفاظت کی اجازت حاصل کر لی"..... راجیش نے کہا۔

"تواب شاگل کہاں ہے"..... مادام ریکھانے پوچھا۔

"وہ وولف گروپ کے بس بھائیہ کے ساتھ ساکڑی کے نقشے کو چکیک کر رہے ہیں۔ ہم سب وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے ہیلی کا پڑا تیار ہیں جو ہمیں وہاں چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے۔" راجیش نے جواب دیا۔

"وہاں کس جگہ شاگل ہیڈ کو اڑتا قائم کرے گا"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"ہیڈ کو اڑتا ساکڑی لیبارٹری والی پہاڑی سے کچھ فاصلے پر موجود ایک بستی را ہولا میں بنایا جائے گا۔ بس بھائیہ نے اس بستی کے رہنے والے ایک آدمی اجیت کمار کو بطور گائیڈ ہائر کر لیا ہے۔" راجیش نے جواب دیا۔

"تم بھی ساتھ جاؤ گے"..... مادام ریکھانے پوچھا۔

"لیں مادام"..... راجیش نے جواب دیا۔

"تم نے وہاں خیال رکھنا ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح ہم سے نجع کر وہاں پہنچ جائیں تو تم نے فوری اطلاع دینی ہے تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام دیا جائے گا"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"لیں مادام"..... راجیش کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"او کے"..... مادام نے کہا اور فون پیس آف کر کے اس نے واپس اسی نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"راجیش کی رپورٹوں سے مجھے باقاعدگی سے باخبر رکھا جائے اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سنواترم کو میرے پاس بیجھ دو ابھی"..... مادام ریکھانے کہا تو
نوجوان سر ملاتا ہوا اپس مڑ گیا۔

"مادام عمران آخر کس طرح ساکڑی پہنچ گا، ہم نے تو ہر راستہ بند کر
رکھا ہے"..... کاشی نے کہا۔

"اب مجھے مزید محتاط ہونا پڑے گا۔ وہ شیطان کسی نہ کسی طرح
وہاں پہنچ سکتا ہے"..... مادام ریکھانے جواب دیا اور پھر تھوڑی دری بعد
دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مالک نوجوان اندر داخل
ہوا۔ اس نے بڑے موڈ بانہ انداز میں مادام کو سلام کیا۔

"بیٹھو ماترم"..... مادام ریکھانے کہا تو آنے والا ایک طرف رکھی
ہوئی کرسی پر موڈ بانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"سیکرٹ سروس کا چیف شاگل لپنے ایک خاص گروپ کے ساتھ
ساکڑی کے گرد پہنچ رہا ہے اسے صدر صاحب نے خصوصی اجازت دی
ہے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہم سے فتح کرو ہاں تک پہنچ جائیں
تو وہ انہیں گھیر سکے اس لئے اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم نے ہر صورت
میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے"..... مادام ریکھانے
کہا۔

"کیا عمران اور اس کے ساتھی ہمہاں آرہے ہیں"..... ماترم نے
چونک کر پوچھا۔

"ہاں اطلاع ملی ہے کہ وہ جان پور پہنچ چکا ہے۔ اس نے شاگل کو
چکر دیا ہے کہ وہ ساکڑی کی بجائے لوگاری جا رہا ہے لیکن بہر حال وہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہمہاں آئے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہمہاں پہنچ بھی چکا ہو"..... مادام ریکھا
نے کہا۔

"مادام آپ نے جو انتظامات اس بار کیے ہیں اس کے مطابق تو وہ
لوگ ہمہاں پہنچتے ہی دھر لئے جائیں گے۔ نمیرانی آنے والے تمام
راستوں کو چیک کیا جا رہا ہے۔ نمیرانی میں موجود تمام ہوٹلوں کو
مسلسل چیک کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ ہمہاں ایسے مقامات کی بھی نگرانی
کی جا رہی ہے جہاں وہ پرائیویٹ طور پر رہ سکتے ہوں"..... ماترم نے
جواب دیا۔

"اس کے ساتھ ساتھ تم نے نمیرانی کے ارڈگرڈ موجود بستیوں کو
بھی مسلسل چیک کرنا ہے اور ایسے تمام راستوں کی ہر لحاظ سے فول
پروف نگرانی کرنی ہے جن سے ساکڑی تک کسی بھی ذریعے سے ہمچا جا
سکتا ہو"..... مادام ریکھانے کہا۔

"اس کے انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں مادام۔ سوائے ہیلی کا پڑز
کے وہ ہمہاں سے کسی صورت بھی آگے نہیں جاسکتے"۔ ماترم نے کہا۔

"ہمہاں کے اسی فورس کے کمانڈر کو میرا حکم دو کہ ساکڑی کی طرف
جانے والے تمام ہیلی کا پڑز کو زبردستی اسی پورٹ پر اتارا جائے اور ان
میں سوار افراد کی چینگ کی جائے۔ چاہے ان ہیلی کا پڑز صدر صاحب
کیوں نہ سوار ہوں"..... مادام ریکھانے کہا۔

"پھر تو شاگل کو بھی چیک کرنا ہو گا کیونکہ ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ
بھی ہیلی کا پڑز پر ساکڑی جا رہا ہے"..... کاشی نے کہا۔

”ہاں چاہے شاگل ہی کیوں نہ ہو۔ ہر آدمی کی چینگنگ ضروری ہے ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی شاگل کے میک اپ میں وہاں پہنچ جائیں۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”لیں مادام آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔“..... ماترم نے جواب دیا تو مادام ریکھانے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ اس نے انہ کر سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”اب لطف آئے گا جب شاگل کی چینگ ہو گی۔“..... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاشی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

”یہ چینگ آپ اپنے سامنے کرائیں پھر زیادہ لطف آئے گا۔“ کاشی نے ہستے ہوئے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔“..... مادام ریکھانے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور انٹھا کر اس نے دونہ پر لیں کر دیئے۔

”لیں مادام۔“..... دوسری طرف سے اس کے اسٹشٹ کی آواز سنائی دی۔

”ماترم کو من نے ابھی ہدایات دے کر بھیجا ہے۔ اسے کہہ دو کہ شاگل اور اس کے ساتھیوں کے ہیلی کا پیڑ کو جب ایر پورٹ پر اتارا جائے تو مجھے فوراً اطلاع دی جائے میں خود اپنے سامنے اس کی چینگ لراوں گی۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”لیں مادام۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ریکھانے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

دولینڈ کروزر جیپسیں تیز رفتاری سے پہاڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آئے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر جو یا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر خاور اور کیپشن شکل بیٹھے ہوئے تھے جب کہ پھلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنور تھا اور سائیڈ پر صالح بیٹھی ہوئی تھی جب کہ عقبی سیٹ پر صدر اور نعمانی موجود تھے۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ تھوڑی در بعد عمران نے کار کو سڑک سے ایک ڈھلوانی کچی سڑک پر اتار دیا۔ پھلی جیپ بھی اس کے پیچے ہی مڑ گئی اور تھوڑی در بعد وہ گھرائی میں موجود ایک نکوئی کے بڑے سے کائیج کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

”یہ کونسی جگہ ہے۔“..... جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

”وہاں نمیرائی میں اہتمامی سخت چینگنگ ہے اس لئے ہم اس انداز

میں وہاں نہیں جا سکتے۔..... عمران نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر گیا۔
اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پچھلی جیپ میں موجود ساتھی بھی
جیپ سے نیچے اترے۔ عمران آگے بڑھا اور کائیچ کا دروازہ کھول کر اندر
داخل ہوا گیا۔ کائیچ خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے بڑے کمرے میں
لکڑی کی بنی ہوئی کافی ساری کریں موجود تھیں۔ عمران کے ساتھی
بھی اس کے پیچے ہی اندر آگئے۔

”تنویر تم اور نعمانی دونوں جیسوں کو سہاں سے کچھ دور اوث وغیرہ
میں چھپا دو۔“..... عمران نے تنویر اور نعمانی سے کہا اور وہ سر ہلاتے
ہوئے واپس مڑ گئے۔

”کائیچ تو خالی ہے۔“..... جو یا نے کہا۔

”ہاں یہ سرکاری کائیچ ہے۔ ان پہاڑوں میں سروے کا کام ہوتا رہتا
ہے اس لئے سروے ٹیم کی سہولت کے لئے یہ کائیچ بنایا گیا ہے۔“
عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی وہاں بیٹھ
گئے۔ ان کے پاس سیاہ رنگ کے دو بڑے بڑے تھیلے موجود تھے۔ جو
صفدر اور خاور نے انھائے ہوئے تھے۔ دونوں تھیلے بھی ایک طرف
رکھ دیئے گئے۔ بعد لمحوں بعد تنویر اور نعمانی بھی واپس آگئے۔

”ہمیں سہاں کب تک رہنا پڑے گا۔“..... جو یا نے کہا۔

”جب تک ٹیم کا نیا لیڈر نہ پہنچ جائے۔“..... عمران نے جواب دیا تو
سب بے اختیار چونک پڑے۔

”ٹیم کا نیا لیڈر کیا مطلب۔“..... جو یا نے اہتمائی حریت بھرے لجے

میں کہا۔

”تم نے چیف سے میری شکایت کی تھی کہ میں ٹیم کا لیڈر نہیں بننا
چاہتا یاد ہے نا۔ تھیں۔“..... عمران نے اہتمائی سنبھیہ لجے میں کہا۔

”ہاں تم نے خود ہی یہ بات کی تھی اس لئے مجھے چیف سے بات
کرنی پڑی۔“..... جو یا نے کہا۔

”تمہارے چیف صاحب اہتمائی کسی نہ پرور آدمی ہیں سچتا نچہ انہوں
نے یہ بات دل میں رکھ لی اور اب موقع ملتے ہی انہوں نے نیا لیڈر وارد
کر دیا ہے۔ اب نیا لیڈر آئے گا اور سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے گا۔“
عمران نے جواب دیا۔

”وہ کون ہے۔“..... اس بار صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ان صاحب کا نام فراز ہے۔ باقی میری ابھی تک ان سے براہ
راست تو ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ ٹرانسیسیٹر بات ہوئی ہے۔“..... عمران
نے جواب دیا تو وہ سب چونک پڑے۔

”فراز۔ وہی جو شاگل کے ہاتھ لگ گیا تھا اور جس نے آپ کو دوبار
کال کیا تھا۔“..... صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں وہی فراز صاحب ویسے انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس سے تو یہی
ظاہر ہوتا ہے کہ وہ واقعی اہتمائی قبین آدمی ہے اس نے شاگل کو چکر
دے کر یہ بات کنفرم کر دی ہے کہ ہم ساکڑی کے بجائے لوگاری جا
رہے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن وہ تو آپ سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے آپ کا ماتحت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہو۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہاں تب تک واقعی ماتحت تھا مجھے چیف نے کال کر کے کہہ دیا تھا کہ کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک خصوصی ایجنسٹ فراز میرے ساتھ اس مشن پر کام کرے گا کیونکہ وہ ان سارے علاقوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے۔ ظاہر ہے مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا لیکن جب میں جیسوں کا بندوبست کر کے واپس کرے میں آیا تو چیف کی کال آگئی اس نے مجھے کہا کہ ہم اس کا ٹچ میں پہنچ کر رک جائیں گے فراز ہیاں مجھ سے اگر ملے گا۔ اور اس کے بعد آگے ہمارا مشن فراز لیڈ کرے گا۔ میرے احتجاج پر انہوں نے دلوک الفاظ میں جواب دیا کہ ان کا حکم ہے اور بس۔ اس کے ساتھ ہی کال آف کر دی گئی۔ چنانچہ میں یہاں آگیا ہوں اور اب فراز جانے اور تم نشیب جانو۔ میں تو سہیں سے ہی واپس چلا جاؤں گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اجنبی آدمی سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے۔ اگر چیف کو تم پر کوئی اعتراض ہو تو میں میم کو لیڈ کر سکتی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ فراز ہمارے گائیڈ کے طور پر ہمارے ساتھ رہ سکتا ہے۔۔۔ جو یا نے پھنکا رتے ہوئے کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف صاحب میری تو بات ہی سننے کے روادر نہیں ہیں۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں بات کرتی ہوں چیف سے۔۔۔ جو یا نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے تھیں کی طرف بڑھ گئی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے ویسے ان سب کے چہروں پر حریت کے ساتھ ساتھ سوچ کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ اس نئی پھوٹش پر ساتھ ساتھ غور بھی کر رہے ہوں۔ جو یا نے تھیلے میں سے ایک خصوصی ساخت کاڑا نسیمیر نکالا جس کی کال کیج نہ ہو سکتی تھی اور جس کی کال کے الفاظ بھی سمجھ نہ آسکتے تھے۔ ڈا نسیمیر اٹھائے وہ واپس اپنی کرسی پر آگر بیٹھ گئی۔ اس نے اس پر ایکسٹو کی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو، ہیلو جو یا کا لنگ اور۔۔۔ جو یا نے کال دینا شروع کر دی۔ ”یہ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”سر عمران ہمیں نمیرانی کے راستے پر ہماریوں کے اندر بننے ہوئے ایک کاٹج میں لے آیا ہے اور یہاں اگر اس نے بتایا کہ اب کوئی فراز سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے گا اور۔۔۔ جو یا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”عمران نے درست بتایا ہے۔۔۔ ایکسٹو کی سردا آواز سنائی دی۔ ”لیکن سری ہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اجنبی سیکرٹ سروس کو لیڈ کرے اور۔۔۔ جو یا نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”فراز تمہارے لئے اجنبی ہے لیکن میرے لئے نہیں۔ وہ سیکرٹ سروس کا اہتمائی ذہین اور باصلاحیت فارن ایجنسٹ ہے اور اس خصوصی اور اہم مشن میں اس کی سربراہی سے مشن زیادہ کامیابی سے مکمل ہو

سکتا ہے اور..... ایکسٹو نے جواب دیا۔
 ”لیکن سروہ گائیڈ کے طور پر بھی ہمارے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ اگر آپ عمران کو کسی وجہ سے اس مشن میں لیڈر نہیں بنانا چاہتے تو ہم میں سے کوئی صبر بھی لیڈر بن سکتا ہے اور..... جویا نے کہا۔
 ”تمہارا مطلب ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو یہ بات میں نہیں سمجھ سکتا اور..... ایکسٹو کا ہجہ یافت اہتمائی سرد ہو گیا۔
 ”سس۔ سر میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ سراج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی اجنبی اس طرح سیکرٹ سروس کو لیڈر کرے اور..... جویا نے ایکسٹو کے لجھ سے بوکھلاتے ہوئے کہا۔
 ”مس جویا میں نے یہ سب وضاحتیں بھی اسی لئے کی ہیں کہ آج سے پہلے ایسا نہیں ہوا۔ ورنہ میں وضاحتوں کا قائل نہیں ہوں۔ آرڈر از آرڈر۔ میرے سامنے ملک و قوم کا مفاد ہوتا ہے اور ملک و قوم کے سامنے میں اپنی ذات کو کوئی حیثیت نہیں دیتا تو تمہاری جذبائیت کو میں کیسے اہمیت دے سکتا ہوں۔ میری نظر میں ملک و قوم کے مفاد میں اگر پوری سیکرٹ سروس کو گولی سے اڑانا پڑے تو میں ایک لمحہ ہچکائے بغیر ایسا کر سکتا ہوں۔ آئندہ اگر تم نے یا کسی صبر نے میرے کسی فیصلے پر اعتراض کرنے کی جرأت کی تو اس کا ہونا کچھ تیجہ بھی اسے بھگتا پڑے گا۔ اور سخوب فراز تمہارے پاس ہنچے تو اس سے کہنا کہ وہ مجھ سے بات کرے اور اینڈآل۔ ایکسٹو نے اہتمائی سرد لجھ میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیوں ہو گیا۔ مجھے تواب تک یقین نہیں آ رہا۔ جویا نے ٹرانسیسٹر کرتے ہوئے اہتمائی حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”واقعی یہ بالکل نئی بلات ہے لیکن میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کی رضا مندی اس میں شامل ہے۔ صدر نے کہا۔

”میری رضا مندی کی تمہارے چیف کو ضرورت ہی کیا ہے۔ میں تو کارے کا سایہ ہوں۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر چیف کسی کو لیڈر بنانا چاہتا تو شروع سے ہی بنادیتا یہ مشن کے درمیان لیڈر تبدیل کرنا یہ واقعی اہتمائی انوکھی اور غیر معمولی بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مشن میں کوئی ایسا غیر معمولی موڑ آگیا ہے جس کے لئے یہ انوکھا اقدام کیا جا رہا ہے۔ گیپشن شکیل نے کہا۔

”کیسا موڑ۔ اب تک ہوا کیا ہے ہم پاکیشیا سے جان پور ہنچے ہیں اور جان پور سے ہیں۔ تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہوٹل سے ہمارا اچانک نکلا پھر سراج کالونی کے ہوٹل میں رہنا۔ اس کے بعد فراز کی طرف سے اچانک ٹرانسیسٹر کاں جس میں عمران صاحب نے لوگاری جانے کی بات کی اور اس کے ساتھ ہی وہ ہوٹل چھوڑ کر فوراً پرائیوریت رہائش گاہ پر شفتنگ۔ پھر فراز کی کاں اور عمران صاحب کا اسے واپس جانے کا کہنا۔ اس کے بعد عمران صاحب کی طویل غیر حاضری پھر ہمارا جان پور سے سوہارو ہنچتا اور پھر ہیاں سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جیسوں پر مہماں آمد یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ درمیان میں کچھ نہ کچھ ایسا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ اقدام کیا جا رہا ہے۔ کیپن شکیل نے اپنی عادت کے مطابق گہرائی میں تجویزیہ کرتے ہوئے کہا۔
”فراز صاحب کی کالوں میں تو کوئی ایسی بات نہیں تھی۔“ صاحب نے کہا۔

”وہ الفاظ لقیناً کوڈ میں تھے۔ میں خود اس پر غور کرتا رہا ہوں لیکن ابھی تک میری سمجھ میں یہ کوڈ نہیں آیا۔ شاید یہ کوئی ایسا کوڈ تھا جو ان فراز اور عمران صاحب کے درمیان پہلے سے طے شدہ تھا۔..... کیپن شکیل نے کہا۔

”تم نے کیسے یہ اندازہ لگایا کہ یہ گفتگو کوڈ تھی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ واقعی ایک خصوصی کوڈ تھا جو عمران کی اپنی لیجاد تھی اور عمران نے اس کوڈ کا بلیک زیرو کو بھی ماہر بنایا تھا تاکہ کسی بھی نازک یا حساس لمحے میں اگر عمران کو بلیک زیرو کو کوئی پیغام دینا پڑے تو وہ اس کوڈ میں گفتگو کر سکیں۔ اسی طرح بلیک زیرو کو ضرورت پڑے تو یہ بھی عمران کے ساتھ خصوصی کوڈ میں بات کر سکتا تھا تاکہ ممبران اصل بات کا اندازہ نہ لگا سکیں اور اس بارو ہی کوڈ کام آگیا تھا۔

”عمران صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ فراز صاحب کی کال کو آپ نے ایسے ڈیل کیا جیسے آپ کی فراز صاحب سے اس معاملے میں پہلے سے طویل ملاقاتیں ہو چکی ہوں۔ اگر اچانک فراز کی کال آجائی تو آپ کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

رد عمل وہ نہ ہوتا جو تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے اچانک لوگاری کا نام لے دیا۔ حالانکہ گفتگو میں لوگاری جانے کا کوئی ہدکا سا آئیڈیا بھی نہ تھا۔ تیسرا بات یہ ہے کہ آپ نے فراز صاحب کو کہا کہ اس کی وہاں موجودگی سے شاگل وہیں پھر تارہ ہے گا اور یہ سمجھے گا کہ آپ بھی وہیں موجود ہیں۔ ان باتوں کا مطلب ہے کہ فراز کو شاگل آپ کے ساتھی کے طور پر جانتا ہے۔ اس نے فراز کو ٹریس کر لیا تھا اور فراز کی وجہ سے وہ یہی سمجھ سکتا تھا کہ آپ بھی وہیں موجود ہیں۔ اس کے بعد دوسری کال آئی تو فراز صاحب نے بتایا کہ اسے شاگل نے اغوا کر لیا تھا اور اس سے پہلے والی ٹرانسمیشن کال کرانا اور پھر فراز صاحب کا یہ فترہ کہ آپ کی ہدایت کے مطابق فراز صاحب نے شاگل کو سب کچھ بچ بنا دیا۔ اور پھر شاگل جیسے جذباتی آدمی نے فراز صاحب کو ختم کرنے کی بجائے اسے بے ہوش کر کے واپس وہیں پہنچا دیا جہاں سے اغوا کیا گیا تھا اور فراز صاحب کسی پارک کا حوالہ دے رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ انہیں واپس پارک پہنچا دیا گیا ہے۔ مطلب ہے کہ انہیں پارک سے ہی اغوا کیا گیا اور پھر فراز صاحب نے پوچھا کہ اب ان کے لئے کیا حکم ہے۔ آپ نے ایک بار پھر وہی پہلے والی بات دوہرای دی کہ آپ لوگاری پہنچنے والے ہیں اور چونکہ فراز صاحب شاگل کی نظرؤں میں آگئے ہیں اس لئے وہ واپس چلے جائیں۔ ان ساری باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ اور فراز صاحب کی گفتگو مکمل طور پر کوڈ میں تھی۔ اور لامحالہ فراز صاحب یہ کوڈ اچھی طرح سمجھتے ہیں جب

کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کوڈ کو نہیں سمجھتا حالانکہ آپ ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔۔۔ کیپن شکیل نے واقعی اہتمامی گہرا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”تم خطرناک حد تک ذہانت سے پر تجزیہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو کیپن شکیل۔ اب میں تمہیں اصل بات بتا دیتا ہوں کیونکہ اب مزید کچھ تجھسا نا بیکار ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوگاری سے آپریشنل مشین کی ساکڑی شفتنگ اور پھر یہ خدشہ کہ کہیں یہ مشین دوبارہ لوگاری نہ شفت کر دی جائے کی تفصیلی وضاحت کر لوں۔۔۔۔۔

کیپن شکیل نے کچھ کہنا چاہا۔

”پہلے میری بات مکمل ہونے دو۔ ہمارے پاس وقت بے حد کہ ہے کافرستان کے پرائم منسٹر غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں اور ہم نے ان کے اس دورے کے دوران ہر صورت میں یہ مشین بھی حاصل کرنی ہے۔ اس کا سامنسی تجزیہ بھی کرنا ہے اور پھر اصل بلاسٹنگ مشین کو ناکارہ کرنے کے لئے اس کے اندر موجود کمپیوٹر کی مکمل فیڈنگ بھی تبدیل کرنی ہے۔ شاگل کا ہمارے پیچے لگ جانے کا مطلب تھا کہ وہ ہمیں لامحالہ روکنے کی کوشش کرے گا اور اس سے الجھنے کی وجہ سے لامحالہ ہمارا وقت ضائع ہو گا۔ شاگل کو اپنے پیچے سے اتارنے کے لئے میں ایک سکیم تیار کی۔ فراز کے بارے میں مجھے صرف استاد معلوم ہے کہ اس کا قد و قامت میری طرح کا ہے اور وہ اگر ذہانت سے کام لے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تو میرا روں آسانی سے ادا کر سکتا ہے اور وہ کام بھی کافرستان کی ملٹری ایشٹلی جس میں کرتا ہے۔ اس لئے میں نے تمہارے چیف سے بات کی کہ شاگل اور مادام ریکھا کو اگر ڈاچ دے دیا جائے اور فراز میرے روپ میں نیم کو لیڈ کرے اور شاگل اور مادام ریکھا کے ساتھ بھار ہے تو میں ایک مہر کو ساتھ لے کر علیحدہ وہ آپریشنگ مشین حاصل کر لوں تو اس طرح مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ تمہارے چیف نے اس منصوبے کی منظوری دے دی اور فراز کو احکامات دے دیتے کہ وہ مجھ سے فوری طور پر رابطہ کرے۔ فراز جان پور پہنچ گیا لیکن یہاں پہنچتے ہی فراز نے شاگل کے ایک مخبر کو نہیں کر لیا۔ اسی مخبر نے ہی جان پور میں ہماری موجودگی کی اطلاع شاگل کو دی تھی کیونکہ آپ لوگوں نے ڈائٹنگ ہال میں میرا نام دو تین بار لیا۔ آپریشنگ مشین کا بھی ذکر کیا اور ساکڑی کا بھی۔ وہ مخبر ساتھ والی میز پر موجود تھا۔ وہ میرا نام سن کر چونکا اور پھر اس نے باقی باتیں سن کر شاگل کو مخبری کر دی۔ میں اس وقت ساکڑی جانے کے انتظامات میں مصروف تھا شاگل اپنے ساتھیوں سمیت فوراً جان پور پہنچ گیا۔ وہ اس پورے ہوٹل کو ہی اڑانا چاہتا تھا۔ جس میں ہم رہ رہے تھے۔ اگر فراز اس مخبر کو چیک کر کے چاہتا تھا۔ تو ہم سب یقیناً شاگل کے ہاتھوں ختم ہو جاتے۔ جب تم پکڑ نہ دیتا تو ہم سب یقیناً شاگل کے ہاتھوں ختم ہو جاتے۔ جب تم لوگ کھانا کھانے کے بعد باہر گئے تو میری واپسی ہوئی۔ اس وقت فراز نے مجھے فون کر کے یہ ساری تفصیل بتائی تو میں نے اسے سرانجام کالونی کے ہوٹل سن ریز کا تپہ دیا کہ وہ وہاں پہنچ جائے اور میں تمہیں

ساتھ لے کر سراج کالونی کے ہوٹل سن ریز پہنچ گیا جو نکہ میں فراز سے
واقف ن تھا اس لئے میں تمہیں کروں میں چھوڑ کر ہوٹل کے ہال میں
پہنچا اور مخصوص اشاروں کی مدد سے ہم نے ایک دوسرے کو تلاش کیا
پھر میں اسے لے کر قربی پارک میں چلا گیا تاکہ کوئی آدمی ہماری گفتگو
نہ سن سکے۔ وہاں ہمارے درمیان یہ بات طے ہوئے کہ شاگل کو چکر
دیا جائے کہ میں لوگاری جا رہا ہوں۔ وہ لامحہ میرے پیچے آئے گا۔
شاگل کے مخبر کا ٹرانسیور فراز کے پاس تھا۔ جس کوڈ میں ہماری گفتگو
ہوئی ہے یہ کوڈ کافرستان ملٹری انسٹیلو جنس کا خصوصی کوڈ ہے جو نکہ
شاگل کا تعلق ملٹری انسٹیلو جنس سے نہیں ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا
کہ اسی کوڈ میں گفتگو کی جائے گی۔ فراز اس کوڈ سے واقف تھا اور مجھے
بھی آتا تھا۔ اس کے بعد میں واپس آگیا جب کہ فرازنے شاگل کے مخبر
کے ٹرانسیور سے شاگل سے ایسی گفتگو کی کہ شاگل کو اس پر شک پڑ گیا
پھر شاگل کے آدمیوں نے اسے پارک سے انداز کر لیا۔ اس کے بعد فراز
کی کال آگئی۔ کوئی گفتگو زیر و سکر ٹرانسیور پر ہو رہی تھی اس لئے کال
رسیو ہونے کی جگہ ٹریس نہ ہو سکتی تھی لیکن کوڈ کے ذریعے فرازنے
مجھے بتایا کہ وہ شاگل کو چکر دے رہا ہے کہ میں لوگاری جا رہا ہوں اور
فراز نے اپنے آپ کو شاگل کے سامنے میرا ذاتی ملازم ظاہر کیا۔ شاگل
نے لامحہ اس بات کو کنفرم کرنا تھا جو نکہ میں نے لوگاری کی بات
شکل کے تجزیے نے مجبور کر دیا تھا وہ اپنی عادت کے مطابق نیم کو
اس وقت تک سپنس میں رکھا جب تک فراز بہاں پہنچ نہ جاتا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس پر جذبات کا غلبہ نہ ہو تو انتہائی ذہانت سے کام کرتا ہے۔ چنانچہ
اس نے ذہانت سے کام لیتے ہوئے فراز کو واپس پارک میں پہنچا دیا کہ
فراز آزاد ہوتے ہی لامحہ مجھ سے ٹرانسیور بات کرے گا۔ اس طرح
اصلیت سامنے آ جاتی۔ فراز بھی یہ بات بھجتا تھا۔ جو نکہ اس نے پارک
میں واپس پہنچنے ہی مجھے دوبارہ کال کی اور ایک بار پھر کوڈ میں گفتگو
ہوئی اور میں نے وہ پہلے والی بات کنفرم کر دی کہ میں جان پور سے
روانہ ہو کر لوگاری پہنچنے والا ہوں اور ساتھ ہی میں نے فراز کی جان
چھڑانے کے لئے اسے واپس جانے کا بظاہر حکم دے دیا۔ اب شاگل کے
لئے فراز کو پکڑنا یا مارنا بے کار تھا۔ جو نکہ اس نے اس کا تھا چھوڑ دیا۔
اس دوران ہم پرائیویٹ رہائش گاہ میں شفت ہوئے اور میک اپ
بھی تبدیل کر لیا۔ میں نے یہاں تک پہنچنے کے انتظامات کرنے تھے
اس لئے میں انتظامات میں مصروف رہا۔ اس دوران فراز کی کال آئی تو
میں نے اسے ہدایت کر دی کہ وہ یہاں پہنچ جائے تاکہ یہاں سے وہ
میرے میک اپ میں نیم کو لید کر کے آگے نمیرانی جائے اور وہاں
موجود مادام ریکھا کو لٹھائے جب کہ میں یہاں سے کسی ممبر کو ساتھ
لے کر علیحدہ ساکڑی جاؤں اور مشن مکمل کروں۔ جو نکہ ہم یہاں پہنچ
گئے اور اب تمہارا نیا لیڈر بھی یہاں پہنچنے والا ہو گا۔..... عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اسے یہ ساری تفصیل بتانے کے لئے کیپشن
شکل کے تجزیے نے مجبور کر دیا تھا وہ اپنی عادت کے مطابق نیم کو
اس وقت تک سپنس میں رکھا جب تک فراز بہاں پہنچ نہ جاتا۔

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ جو یا بھی مسکرا دی لیکن اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نقلی کی درخواست منظور کر لوں جو یا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”این اپنی زبان کی تاشیر بھی تو ہوتی ہے۔ عمران نے کہا تو ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”عمران صاحب خطرہ تو واقعی موجود ہے اس کے باوجود آپ نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ صدر نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”میں نے احتجاج صرف اس لئے نہیں کیا کہ یہ چارے فراز کو تنویر کی رقبابت بھی تو بھگتنی پڑے گی اور یہ تو میرا دل گردہ ہے کہ میں اس خوفناک رقبابت کے باوجود زندہ سلامت موجود ہوں۔ ”..... عمران نے معصوم سے لمحے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ”اگر اس نے ایسا کیا تو حقیقتاً میں اسے گولی مار دوں گا۔ ”..... تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔

”میرا خیال ہے تمہارا نیا لیڈر آگاہ ہے۔ ”..... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور وہ سب انتہائی اشتیاق اور تمجس بھری نظروں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

”عمران صاحب اچانک باہر سے آواز سنائی دی اور سب بھی گئے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اوہ تو فراز کو اس لئے لیڈر بنایا جا رہا ہے کہ اس کا قدو مقامت تمہارے جیسا ہے۔ اب اصل بات سامنے آئی۔ جو یا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اصل بات وہ تو بعد میں سامنے آئے گی۔ ”..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جو یا سمیت سب چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔ کیا جو کچھ تم نے بتایا ہے یہ اصل بات نہیں ہے۔ ”..... جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

”میرے خیال کے مطابق تو اصل بات یہی ہے لیکن چیف کے خیال کے مطابق یہ اصل بات نہیں ہے۔ ”..... عمران نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ ”..... جو یا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

”اصل میں چیف میرے خلاف انتہائی گھری سازش کر رہا ہے۔

”فراز صاحب کا قدو مقامت بھی میرے جیسا ہے۔ میک اپ بھی وہ میرا کرے گا اور ظاہر ہے جما قسمیں بھی وہ مجھے جیسی کرے گا۔ تو پھر ہو سکتا ہے کہ آئندہ کے لئے میرا پتا مستقل طور پر کشنے کا بندوبست ہو جائے۔ ”..... عمران نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ وہ مستقل طور پر تمہارے میک اپ میں رہے گا وہ کیوں۔ ”..... جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

”ظاہر ہے اس دوران اسے تم سے بھی میری طرح درخواستیں کرنی پڑیں گی اور ہو سکتا ہے کہ تم اس کی درخواست منظور بھی کر لو۔ ”

”عمران نے کہا تو ایک لمحے کے لئے تو خاموشی طاری رہی پھر یہ لفت سب

کہ آنے والا واقعی فراز ہے۔ کیونکہ اس کی آواز وہ ٹرانسیور سن جو تھے۔

”اندر آجاؤ اب اتنا بھی شرمنے کی ضرورت نہیں ہے۔“..... عمران نے اوپنی آواز میں کہا تو دوسرے لمبے دروازے پر ایک نوجوان نظر آیا۔ اس کا قد و قامت واقعی ہو۔ ہو عمران جیسا تھا۔

”السلام علیکم میرا نام فراز ہے۔“..... نوجوان نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا ظاہر ہے وہ بلیک زیر و تھا۔ گوب سب اسے چونک کر دیکھ رہے تھے لیکن لقیناً ان کے ذہن میں تصور تک موجود نہ تھا کہ آنے والا ان کا چیف ایکسٹو ہے۔

”وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ۔“..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بھی اٹھ کر دے ہوئے اور پھر عمران نے بڑے بے تکلف انداز میں آنے والے کاسب ساتھیوں سے تعارف کرایا۔ آپ سب سے مل کر بھے دلی مسرت ہو رہی ہے کیونکہ آج سے چہلے میرے لئے آپ سے ملاقات میری زندگی کی سب سے بڑی تنا تھی۔..... بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس مسرت کو سنبھال رکھنا کیونکہ یہ سب اتنا بھی خطرناک ترین حد تک ذہن لوگ ہیں۔ معمولی سی غلطی بھی معاف نہیں کرتے اور جب یہ ایکشن میں آتے ہیں تو پھر مسرت حسرت میں بدل جایا کرتی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب کیا آپ نے پھر اسی کوڈ میں گفتگو کرنی شروع کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دی ہے۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کوڈ۔“..... بلیک زیر و نے چونک کر کہا۔

”میں نے بتایا ہے کہ یہ اتنا بھی خطرناک حد تک ذہن لوگ ہیں۔ جو بات شامل نہ بھجے سکا وہ انہوں نے آسانی سے بھج لی کہ میری اور تمہاری گفتگو جو ٹرانسیور ہوئی وہ کوڈ تھی اور کیپشن شکیل صاحب نے اس پر گہرا تجویز کر دیا تو مجھے مجبوراً ساری تفصیل بتانی پڑ گئی۔ صدر اسی کوڈ کا حوالہ دے رہا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایسا تو ہونا ہی تھا آخر یہ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔“..... بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اور اب تم نے انہیں لیڈ بھی کرنا ہے اور کنڑوں میں بھی زکھنا ہے اس لئے اچھی طرح سوچ لو۔ اب بھی وقت ہے۔ پھر نہ کہنا کہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب دیے تو یہ چیف کا حکم ہے لیکن میرے لئے ذاتی طور پر یہ بہت بڑا اعزاز بھی ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈ کروں گا۔ ہم نے شامل کو چکر دینے کی جو منصوبہ بندی کی تھی وہ ناکام ثابت ہوئی ہے۔ شامل اپنے ساتھیوں سمیت آپ کے پیچھے لوگاری جانے کی بجائے براہ راست ساکری روائی ہو گیا ہے۔“..... بلیک زیر و نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ یہ کیسے ہوا۔ وہ تو کنفرم ہو گیا تھا کہ میں ساتھیوں سمیت

لوگاری گیا ہوں عمران کے لمحے میں حیرت تھی۔

”میرا اپنا اندازہ ہے کہ اس نے لا محلہ صدر سے بات کی ہو گی اور صدر صاحب آپ کو شاگل سے زیادہ جلتے ہیں اس لئے انہوں نے اسے بخدا دیا ہو گا کہ ایسا حقیقتاً نہیں ہے بلکہ آپ نے اسے چکر دیا ہے لیکن اس سے بہر حال یہ بات ہمارے لئے کفرم ہو گئی ہے کہ آپرینگ مشین ساکڑی میں ہی ہے بلکہ زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”لیکن وہاں تو ہمle سے مادام ریکھا موجود ہے پھر صدر صاحب نے اسے کیسے وہاں جانے کی اجازت دے دی۔ عمران نے کہا۔

”مادام ریکھا تو نیرانی میں ہے اور میں نے نیرانی جا کر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق پاور ہجنسی نے ساکڑی جانے والے تمام راستوں کی انتہائی سخت پلٹنگ کر رکھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیرانی آنے والوں کی باقاعدہ چیلنج ہو رہی ہے وہاں کے ہوٹلوں اور پرائیویٹ رہائش گاہوں کی بھی انتہائی سخت نگرانی کی جا رہی ہے اور آپ شاید یہ سن کر حیران ہو جائیں کہ شاگل اور اس کے ساتھیوں کی بھی نیرانی میں باقاعدہ چیلنج ہوئی ہے اس کے بعد انہیں ساکڑی جانے کی اجازت ملی ہے بلکہ زیرو نے جواب دیا۔

”اچھا پھر تو وہ منظرواقعی دیکھنے کے قابل ہو گا جب مادام ریکھا کے حکم پر شاگل کی چیلنج ہو رہی ہو گی عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلکہ زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”مجھے بھی یہ منظر دیکھنے کی حرست رہی ہے۔ بلکہ زیرو نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ شاگل اپنے ساتھیوں سمیت اب لیبارٹری کے گرد گھریڑا لے گا جب کہ بیرونی اطراف میں پاور ہجنسی گھریڑا لے ہوئے ہے عمران نے کہا۔

”جی ہاں اب مجھے پہلے پاور ہجنسی سے مٹھا ہو گا پھر شاگل سے۔ پھر ہم لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں۔ بلکہ زیرو نے جواب دیا۔

”لیکن تم نے یہ معلومات کیسے حاصل کر لیں عمران نے کہا ”میں نے پاور ہجنسی کے ایک آدمی کو انداز کر کے اس سے یہ معلومات حاصل کی ہیں پھر اس کی گردن توڑ کر اسے پہاڑی چشان سے نیچے لڑھ کا دیا تاکہ اسے اتفاقی حادث سمجھا جائے بلکہ زیرو نے جواب دیا۔

”ہو نہ سہ اس کا مطلب ہے۔ معاملہ اور زیادہ گھصیر ہو گیا میں نے یہ ساری پلاننگ اس لئے کی تھی کہ تم ساتھیوں سمیت پاور ہجنسی کو سنبھال لو گے اور میں لیبارٹری اسانی سے پہنچ جاؤں گا لیکن اب تو منکر شیڑھا ہو گیا۔ اب شاگل سے نہیں بغیر لیبارٹری تک پہنچانا جاسکے گا۔ عمران نے کہا۔

”آپ شاگل کو سنبھالیں میں مادام ریکھا کو سنبھال لیتا ہوں بلکہ زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"خدا یا تیرا شکر ہے تو واقعی بزار حیم و کریم ہے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے ساتھ باقی سب بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب میں نے ایسی کیا بات کر دی ہے جس پر آپ نے یہ رو عمل ظاہر کیا ہے"..... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی کہا ہے کہ تم مادام ریکھا کو سنپھال لو گے اس کا مطلب ہے کہ میرے ذہن میں جو خطرہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ کیوں جو لیا اس بات پر شکر کرنا واجب ہو گیا تھا نا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ میں سمجھ گیا کہ آپ نے یہ بات کس پیرائے میں کی ہے آپ بے فکر رہیں"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر کمرے میں موجود سب افراد ہنس پڑے۔

"اوکے اب کھلن کر بات ہو سکتی ہے تو مسٹر فراز ایسا ہے کہ تم واقعی مادام ریکھا کو الحماو میں شاگل کو چکر دے کر لیبارٹری میں داخل ہونے کا کام کروں گا۔ میں اپنے ساتھ خاور اور تنور کو لے جاؤں گا"..... عمران نے یلخت اہتمائی سنبھیدہ لجھے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی لیکن آپ کا مجھ سے رابطہ تو بہر حال رہے گا"..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اس لمحے کے بعد تم عمران ہو اور میں فراز"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ فراز صاحب فراز صاحب

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہی رہیں۔ آپ کی جگہ نہ لیں۔ مقصد تو مادام ریکھا سے نہ نہنا ہے اس کے لئے یہ ضروری تو نہیں کہ فراز صاحب لازماً آپ کا روپ دھار لیں"..... صدر نے کہا۔

"لیکن اب جب میں مطمئن ہوں تو تمہیں کیا خدشہ پیدا ہو گیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ مادام ریکھا بھی بے حد شاطر عورت ہے اور فراز صاحب چاہے لاکھ کو شش کر لیں وہ بہر حال آپ کی طرح نہیں بن سکتے جب کہ اگر یہ فراز رہیں تو ریکھا اس چکر میں رہ سکتی ہے کہ عمران کہاں ہے اور اسی چکر سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے"..... صدر نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو فراز صاحب کے لیڈر بننے کا بھی کوئی جواز نہیں رہتا"..... جو لیا نے کہا۔ اس کا ذہن شاید ابھی تک فراز کو بطور لیڈر قبول نہ کر رہا تھا۔

"مجھے تو لیڈر بننے کا کوئی شوق نہیں ہے مس جو لیا مسئلہ چیف کا ہے اگر آپ چیف سے آرڈر کر والیں تو میں آپ کا ساتھی بلکہ ماتحت بن کر بھی کام کرنے کے لئے تیار ہوں"..... بلیک زیرو نے اہتمائی سنبھیدہ لجھے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر آپ ظاہری طور لیڈر بن جائیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آپ ہمیں ڈیل بھی لیڈر کی طرح ہی کریں"..... جو لیا نے کہا۔

"نہیں مس جو لیا اگر میں لیڈر ہوں گا تو پھر مجھے عملی طور پر بھی لیڈر بننا ہو گا کیونکہ پھر مشن کی مکمل ذمہ داری مجھ پر آجائی ہے"..... بلیک

زیرو نے اہتمائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”کیا مطلب کیا آپ ہم پر حکم چلائیں گے“..... جو یا نے بھرد کتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے لیڈر کا حکم سب کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اس میں غصے کی کیا بات ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں ان معاملات میں کسی نرم روئے کا عادی نہیں ہوں“..... بلکہ زیرو نے دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسٹر آپ ہوں گے لیڈر لیکن مس جو یا سے بات کرتے ہوئے ذرا ہوش میں رہا کریں۔ آپ کی یہ لیڈری آپ کو قبر میں دفن کر اسکتی ہے“..... یلخت تنویر نے عصیلے لجھے میں کہا۔ ظاہر ہے اب اسے کیا معلوم کہ وہ کس سے یہ سب کچھ کہہ رہا ہے۔

”آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں“..... بلکہ زیرو کا ہجھہ یلخت بے حد سخت ہو گیا۔

”ارے ارے آپ نے تو آپس میں لڑنا شروع کر دیا“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے مجھے چیف سے پھربات کرنی ہوگی۔ یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی“..... جو یا نے کہا اور ایک بار پھر نیچے رکھا ہوا ٹرانسپریٹ اٹھایا۔

”تمہیں چیف نے ایک ہدایت کی تھی کہ جب فراز آئے تو تم فراز کی بات چیف سے کراؤ گی۔ اس لئے ٹرانسپریٹ سے دے دو یہ خود بات

کرے گا۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں میں خود چھلے بات کروں گی“..... جو یا نے غصیلے لجھے میں

کہا اور ٹرانسپریٹ کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی اس پر چھلے سے فکست تھی۔

”ہیلو ہیلو جو یا کا لنگ اور“..... جو یا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہ اور“..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

”سر فراز صاحب آگئے ہیں۔ آپ نے ہدایت کی تھی کہ جب آئیں تو ان کی بات آپ سے کراؤ اور“..... جو یا نے موعد بانہ لجھے میں کہا۔ کراؤ بات اور“..... دوسری طرف سے سپاٹ لجھے میں کہا گیا اور جو یا نے خاموشی سے ٹرانسپریٹ بلکہ زیرو کی طرف بڑھا دیا۔ شاید اسے بات کرنے کی ہمت ہی نہ پڑی تھی۔

”یہ سر میں فراز بول رہا ہوں سر اور“..... بلکہ زیرو نے اہتمائی موعد بانہ لجھے میں کہا۔

”تم نے عمران سے مشن کو ڈسکس کر لیا ہے اور“..... ایکسٹو نے سرد لجھے میں کہا۔

”یہ سر میں نے عمران صاحب کو بتایا ہے کہ شاگل کو لوگاری بھجوانے کی جو پلانگ ہم نے کی تھی وہ کامیاب نہیں ہوئی۔ شاگل بجائے لوگاری جانے کے ساکڑی پہنچ گیا ہے۔ اور اب صورت حال یہ ہے کہ لیبارٹری کے گرد شاگل اور اس کے ساتھی ہیں جب کہ نیرانی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے راستوں پر پاور ہجنسی موجود ہے۔ عمران صاحب کی تجویز ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے ممبرز کے ساتھ پاور ہجنسی کا لٹھاؤں جب کہ عمران صاحب دو ممبرز کو ساتھ لے کر لیبارٹری پہنچ کر مشن مکمل کریں اور..... بلیک زیرو نے موڈبانہ لججے میں روپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ تجویز عمران نے دی ہے اور..... ایکسٹو نے کہا۔
”یہ سرا اور..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”میری اس سے بات کراؤ اور..... دوسری طرف سے اہتمائی سرد لججے میں کہا گیا۔

”یہ سر میں علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس سی (اکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں جتاب اور..... عمران نے چھکتے ہوئے لججے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

”تمہاری زبان تمہارے دہن سے باہر بھی آسکتی ہے سمجھے۔ پھر تم نہ بزبان خود بول سکو گے اور نہ بدہان خود اور..... ایکسٹو نے اہتمائی غصیلے لججے میں کہا تو عمران سہم گیا لیکن بلیک زیرو بڑی دلچسپ نظر وں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پراسراری مسکرا ہٹ تھی عمران کے علاوہ صرف اسے ہی معلوم تھا کہ جس سے عمران ڈانٹ کھا رہا ہے وہ اس کا باورچی سلیمان ہے۔

”تجھے جتاب میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی واقعی بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں جتاب اور..... عمران نے ہے ہوئے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

لججے میں کہا۔

”اس قدر اہم مشن کے دوران میں اس قسم کی فضولیات برداشت نہیں کر سکتا۔ اسے میری طرف سے لاست وارٹنگ سمجھنا۔ تم نے کیا سوچ کر یہ تجویز دی ہے کہ فراز سیکرٹ سروس کے ساتھ پاور ہجنسی کو لٹھانے۔ کیا ب سیکرٹ سروس اس سطح پر پہنچ گئی ہے کہ پاور ہجنسی کو صرف لٹھانے کا کام کر سکتی ہے اور..... ایکسٹو کا ہجہ بے حد تلنخ تھا۔

”وہ وہ جتاب فراز صاحب نے خود ہی کہا تھا کہ وہ مادام ریکھا کو سن بھال لیں گے۔ مم۔ مم میرے حصے میں شاگل آیا ہے جتاب اور..... عمران بوکھلانے ہوئے لججے میں کہا۔

”ہمارے پاس یہ لٹھانے ٹائپ کے کاموں کا قطعاً وقت نہیں ہے پوری فورس کے ساتھ کام کرو اور مشن مکمل کرو اور..... ایکسٹو نے سرد لججے میں کہا۔

”مم۔ مم مگر جتاب اب تو لیڈر فراز صاحب نے ہونا ہے اس لئے آپ اسے یہ سخت قسم کی ہدایات دیں اور..... عمران منہ بناتے ہوئے کہا۔

”فراز سے بات کراؤ اور..... ایکسٹو نے کہا۔

”یہ سرا اور..... بلیک زیرو نے اہتمائی موڈبانہ لججے میں کہا۔

”تم چونکہ اس سارے علاقے کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو جہاں یہ مشن مکمل ہونا ہے اس لئے اب تم نے ٹیم کو لیڈ کر کے اس

مشن کو مکمل کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے یہ مشن اہتمائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے پہلے بھی کافی وقت صائع ہو چکا ہے۔ اب تمہارے پاس صرف چار روز ہیں ان چار دنوں میں ہر قیمت پر مشن مکمل ہونا چاہیے اور یہ ایکسٹو نے اہتمائی سخت لججے میں کہا۔

”لیں سر لیکن سر مس جو لیا کو میرے لیڈر بننے پر اب بھی اعتراض ہے کیونکہ وہ ذہنی طور پر مجھے بطور لیڈر قبول نہیں کر پا رہیں اس لئے جناب میری درخواست ہے کہ آپ لیڈر عمران صاحب کو ہی رہنے دیں میں بطور گائیڈ ساتھ چلا جاتا ہوں اور یہ..... بلیک زیر و نے کہا کیونکہ اس نے بھی محسوس کریا تھا کہ سہرا زادے ذہنی طور پر کسی صورت بھی عمران کی بجائے بطور لیڈر قبول نہیں کر رہے۔

”جو لیا سے بات کراؤ اور یہ..... دوسری طرف سے اہتمائی سخت لججے میں کہا گیا۔

”لیں۔ لیں سر میں جو لیا بول رہی ہوں سر اور یہ..... جو لیا نے ہے، ہوئے لججے میں کہا۔

”کیا تمہیں میرے احکامات تسلیم نہیں ہیں اور یہ ایکسٹو کا لججے پھیاڑ کھانے والا تھا۔

”تسلیم ہیں سر۔ میں تو دیسے ہی بات کر رہی تھی سر۔ ورنہ سر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے سر اور یہ..... مس جو لیا نے بری طرح بو کھلانے ہوئے لججے میں کہا۔

”اور تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے لپنے احکامات کی تعمیل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

میں اس انداز میں بات کرنا بھی پسند نہیں ہے۔ پھر تم نے اس طرح بات کیوں کی اور یہ..... ایکسٹو کا لججے اور زیادہ غصیلہ ہو گیا تھا۔

”آئی ایم سوری سر۔ آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہو گی سر اور یہ..... جو لیا نے اس بارہ ندھے ہوئے لججے میں کہا۔

”گذ تمہاری اس طرح معذرت کرنا بتا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے۔ بہر حال اب جب کہ صورت حال تبدیل ہو گئی ہے تو اب فراز کے لیڈر بننے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب عمران ہی ٹیم کو لیڈر کرے گا۔ البتہ فراز چونکہ اس سارے علاقے سے اچھی طرح واقف ہے اور اس اہم اور حساس مشن میں ہم کسی اجنہی گائیڈ کا رسک نہیں لے سکتے اس لئے فراز ٹیم کے ساتھ بطور ایجنسٹ اور گائیڈ اس مشن پر کام کرے گا اور یہ..... اس بارہ ایکسٹو نے اہتمائی نرم لججے میں کہا۔

”تجھیں کیا یہ سر اور یہ..... جو لیا نے ایکسٹو کے اس طرح کھلے عام تعریف کرنے اور اس کی بات مان لینے پر اہتمائی سرت بھرے لججے میں کہا جبکہ پہلے اس کا چہرہ لٹک گیا تھا لیکن اب وہ اس طرح کھلا ہوا نظر آ رہا تھا جیسے گلب کا تازہ پھول کھلتا ہے۔

”فراز اور عمران تم دونوں میرا حکم سن رہے ہو اب تم نے اس پر فوری عمل کرنا ہے اور اینڈ آل۔”..... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”شکریہ مس جو لیا آپ نے میرے کاندھوں سے ایک بہت بڑا

بوجھ اتروا دیا ہے۔..... بلیک زیرو نے جویا سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ واقعی اعلیٰ ظرف انسان ہیں جو اس طرح کار و عمل ظاہر کر رہے ہیں مجھے آپ کی اس اعلیٰ ظرفی نے واقعی متاثر کیا ہے۔..... جویا نے بڑے تحسین امیز لمحے میں کہا۔

لو میں سوچ رہا تھا کہ لیڈر بن کر کہیں یہ صاحب میرے رقبوں میں اضافہ نہ کر دیں یہ تو لیڈر نہ بننے پر زیادہ رقبی ثابت ہو رہے ہیں۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”خاموش رہو۔ فراز صاحب واقعی اعلیٰ ظرف انسان ہیں۔۔۔ جویا نے عمران کو بڑی طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

”اب یہاں بیٹھ کر صرف ایک دوسرے کی تعریفیں ہی ہوتی رہیں گی یا کام بھی ہو گا۔..... اچانک تنور نے جھنگلائے ہوئے لمحے میں کہا اور عمران سمیت سب بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ جویا کی بلیک زیرو کی تعریف تنور کو کیسے پسند آسکتی تھی۔

”عمران صاحب واقعی ہمیں کام کا آغاز کر دینا چاہیئے۔..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

”بالکل کرو لیکن کیا تمہیں خطبہ آتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”خطبہ کیا مطلب کیسیا خطبہ۔..... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا ”خطبہ نکاح۔ ظاہر ہے جب تک خطبہ تمہیں نہ آئے گا کام کا آغاز کیسے ہو سکے گا۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ کیپن شکیل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میں نے مشن کے سلسلے میں کام کا آغاز کہا تھا۔ شادی کے سلسلے میں نہیں کہا تھا۔ ویسے میں نے محوس کر لیا ہے کہ آپ کے دل میں مس جویا کے لئے۔..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مسٹر فراز اگر تمہیں اچھی بات کرنی نہیں آتی تو پھر خاموش رہا کرو۔..... یلفٹ تنور نے اس کی بات کاشتے ہوئے پھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا تو بلیک زیرو نے چونک کر تنور کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوہ اچھا یہ بات ہے سہماں بھی مثلث موجود ہے۔ او کے مسٹر تنور آئندہ میں محاذ رہوں گا۔..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دھمکی تو تم نے سن لی تھی لیکن شکر کرو کہ تم نے لیڈر بن کر جویا کو کوئی سخت سا حکم نہیں دیا اور نہ تنور صاحب خالی دھمکیاں دینے کے قابل نہیں ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب اب آپ دوبارہ لیڈر بن گئے ہیں تو اب آپ سے بات کی جاسکتی ہے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ نجانے فراز صاحب کس طبیعت کے مالک ہوں ان سے بات کی جائے یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ مشن ہم اس انداز میں کبھی مکمل نہیں کر سکتے جس انداز میں آج تک مشن مکمل ہوتے رہے ہیں یعنی ڈائریکٹ ایکشن کے ذریعے بلکہ اس بارہمیں کوئی نیا اور منفرد پلان بنانا پڑے گا۔..... کیپن شکیل

نے اچانک اہتمائی سنجیدہ لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ہم سلیمانی نوپیاں ہیں کہ کسی کی نظر وہ میں آئے بغیر لیبارٹری میں داخل ہو جائیں اور مشین لے آئیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں میرا واقعی یہی مطلب تھا۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے اسی طرح سنجیدہ لجھے میں کہا تو سب ساتھی اس کی اس غیر متوقع جواب پر بے اختیار چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر بھی حقیقی حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے شاید اسے اپنے مذاق کے جواب میں کیپشن شکیل جیسے سنجیدہ آدمی سے اس طرح کے جواب کی توقع نہ تھی۔

”اچھا یعنی اب تم بھی میری یعنی احمقوں کی صفت میں شامل ہونے کے لئے پرتوں رہے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب آپ نے تو مذاق کیا ہے لیکن میرے ذہن میں ایسا ہی ایک منصوبہ موجود ہے اس لئے میں نے ایسا جواب دیا ہے۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے اسی طرح سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”اچھا کیا تم نے کوئی ایسی دکان دیکھ لی ہے جہاں سلیمانی نوپیاں فروخت ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب سرٹرانسپرنس اول کاماریز کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ تو تمہارا مطلب یہی تھا۔۔۔۔۔ یہ واقعی سلیمانی نوپی والی ہی بات ہے لیکن کیپشن صاحب یہ ریز تو ابھی صرف تجربات تک ہی محدود

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے ابھی تو اس پر صرف مضامین شائع ہو رہے ہیں تم نے یقیناً اس کے بارے میں کوئی تحقیقی مضمون پڑھ لیا ہو گا لیکن صرف مضمون پڑھ لیپٹھ سے تو یہ ریز نہ تیار ہو سکتی ہے اور نہ اس طرح عام حالات میں استعمال ہو سکتی ہیں یہ تو شاید آئندہ صدی کی کوئی انقلابی لہجاد بن جائے تو میں کہہ نہیں سکتا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”یہ کیا چیز ہے عمران صاحب کچھ ہمیں بھی تو بتائیں۔۔۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”روسیا ہی لیبارٹری میں ان ریز پر تجربات ہو رہے ہیں اور ایکریمیا نے بھی اس پر تجربات شروع کر دیے ہیں۔۔۔۔۔ یہ ایسی ریز میں جو کسی بھی ٹھوس مادے سے گزرتے ہوئے اسے اس حد تک شفاف بنادیتی ہیں کہ دیکھنے والی انسانی آنکھ اسے دیکھنے سے قاصر ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ دوسرے نفظوں میں بات وہی سلیمانی نوپی والی ہو گئی کہ اسے پہنچتے ہی آدمی انسانی نظر وہ سے غائب ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب مجھے بھی یہ بات معلوم ہے کہ یہ ریز ابھی تجرباتی بلکہ ابتدائی تجرباتی حد تک ہی محدود ہیں لیکن ان ریز کی تحریکی کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم سٹیلائسٹ سے ساکڑی لیبارٹری اور اس کے اردو گرد کے علاقے میں تحریک ایکس انفرالائسٹ ریز کو استعمال کریں اور خود ایسا بناں ہیں جو ان ریز کی وجہ سے ٹرانسپرنس ہو جائے تو کیا مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے اہتمان سنجیدہ لجھے

مادام ریکھا کو معلوم ہی نہ ہو سکتا اور ہم مشین حاصل کر کے بھی واپس چلے جاتے۔..... عمران نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے۔..... بلیک زیرونے کہا۔

"تم اب بطور گائیڈ ہمارے ساتھ رہو تو تم نے اس سارے علاقے کو بھی دیکھا ہوا ہے اس لئے کوئی ایسا راستہ بتاؤ کہ ہم نیرانی سے گزرے بغیر براہ راست ساکڑی پہنچ جائیں۔..... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے ذہن میں یہ بات ہہلے ہی تھی اس لئے میں ہماں آنے سے ہہلے اپنے طور پر نیرانی گیا تھا۔ ایسے چار راستے میں جانتا ہوں لیکن وہاں جا کر میں نے چیک کیا تو ان چاروں راستوں پر بھی پلٹنگ ہو رہی تھی شاید مادام ریکھانے وہاں کے کسی مقامی آدمی کی مدد سے ان کا سراغ لگا لیا ہے البتہ ایک راستہ ایسا ہے جس پر تھوڑی سی کوشش سے ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔..... بلیک زیرونے کہا۔

"وہ کون ساراستہ ہے۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیرونے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ کالا اور اسے کھول کر سلمان رکھی ہوئی ضرورت ہوتی۔..... بلیک زیرونے کہا۔

"یہ دیکھئے نیرانی سے تقریباً بیس کلو میٹر شمال میں یہ بستی ہے اس کا نام لوکاشا ہے۔ اس بستی سے مغرب کی طرف یہ ایک پہاڑی درہ ہے اس درے سے گزرنے کے بعد ایک کریک ایسی ہے جس کے ذریعے ہم بغیر کسی کی نظرؤں میں آئے ساکڑی پہنچ سکتے ہیں لیکن مسند اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

میں کہا۔ "اوہ تو تمہارے ذہن میں اصل بات یہ تھی۔ واقعی تم نے اہتمائی گھری بات سوچی ہے لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ ان ریز کو اس انداز میں کارمن والوں نے استعمال کیا تھا جس پر ایکریمیا نے اقوام متحده کی مدد سے اسے تمام سٹیل لائیٹس میں غیر قانونی قرار دلا دیا ہے اور اقوام متحده کی نگرانی میں دنیا کے تمام ممالک کے سٹیل لائیٹس سسٹم کو سیل کر دیا گیا ہے اس لئے اب اسے دنیا بھر میں کسی جگہ بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی یہ بات مجھے معلوم نہیں تھی۔ میں نے بھی کارمن کے استعمال کے بارے میں رپورٹ پڑھی تھی اس لئے میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کیونکہ ہماں سے بہر حال کسی نہ کسی سٹیل لائیٹ کمپیوٹر انڈر ایجاد کر کے ان کا بندوبست آسانی سے کیا جاسکتا تھا بہر حال اب تو یہ معاملہ ہی ختم ہو گیا۔..... کیپشن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہو بھی سکتا تو اس کے لئے تو لمبی چوڑی مشیزی کی ضرورت ہوتی۔..... بلیک زیرونے کہا۔

"نہیں کمپیوٹر سکنل کا شنز کافرستان کے دارالحکومت سے مل سکتے ہیں مسئلہ ان کے استعمال کا ہے۔ اور استعمال بہر حال میں کر لیتا لیکن اصل بات اس سسٹم کے سیل ہونے کا ہے۔ اب ایسا نہیں ہو سکتا اور نہ واقعی کیپشن شکیل کی تجویز اہتمائی شاندار تھی۔ شاگل اور

درے کا ہے۔ اس درے پر باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے اور وہاں ایک گن شپ ہیلی کا پڑ بھی موجود ہے اور اس کے قریب مسلح آدمی بھی موجود ہیں اس کے علاوہ قربی پہاڑی کے اوپر کافی بلندی پر انہوں نے ایک چھوٹا سا اڈہ بھی بنایا ہے جس پر گنیں اور دور بینیں فٹ ہیں۔ بلیک زیر و نے نقشے پر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے خود جا کر ان سب کا جائزہ لیا ہے یا کسی نے تمہیں بتایا ہے“ عمران نے پوچھا۔

”میں نے خود اس بستی میں جا کر جائزہ لیا ہے اس بستی کا ایک آدمی مجھے نمیرانی میں مل گیا تھا میں نے اسے بھاری رقم دی تھی وہ اس بستی کا نمبردار ہے۔ بلیک زیر و نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کریک کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا تم نے کبھی اس میں سفر کیا ہے“ عمران نے پوچھا۔

”نہیں عمران صاحب میں نے اس میں سفر کبھی نہیں کیا لیکن میں نے سنا ہوا ہے کہ یہ کریک ساکڑی تک بہر حال پہنچ جاتی ہے اب اصل صورت حال تو وہاں جانے پر ہی معلوم ہو گی۔ بلیک زیر و نے جواب دیا۔

”اوکے پھر ہم اس بستی میں پہنچتے ہیں پھر وہاں سے اس کریک کے ذریعے آگے بڑھنے کی کارروائی کریں گے۔ عمران نے اچانک فیضد کن لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے انھستے ہی سب ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”آپ جیپوں پر آئے ہوں گے میں نے تو اپنی جیپ پچھلی بستی میں چھوڑ دی تھی اور وہاں سے پیدل آیا تھا۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”کیا ہم اس بستی تک جیپوں میں پہنچ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا

”جی ہاں ہمیں جیپوں پر ہی جانا ہو گا۔ بلیک زیر و نے جواب دیا اور عمران نے اشتباہ میں سر ہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"ان کی تعداد کتنی ہے اور"..... مادام ریکھانے پوچھا۔
"مادام دو عورتیں اور سات مردوں پر مشتمل ٹیم ہے اور"
کرش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دو عورتیں۔ لیکن عمران کے گروپ میں تو ایک عورت ہے جو لیا
یہ دوسری کہاں سے آگئی۔ کیا تم نے خود چیک کیا ہے اور"۔ مادام
ریکھانے چونکتے ہوئے کہا۔

"لیں مادام میں نے ناسٹ میلی سکوپ سے خود انہیں دیکھا ہے۔
مار کو ان کے ساتھ تھا اور"..... کرش نے جواب دیا۔

"مار کو وہ کون ہے اور"..... مادام ریکھانے حیران ہو کر پوچھا۔
بستی لوکاشا کا نمبردار ہے مادام۔ اسی نے تو مجھے ان کی آمد کی اطلاع
دی ہے۔ ان میں سے ایک آدمی پہلے اس مار کو سے مل چکا ہے مار کو نے
اس سے بھاری معاوضہ لے کر اسے درہ ساراب کے بارے میں
معلومات بھی مہیا کی تھیں اور اسے درے تک لے بھی گیا تھا۔ وہاں
ہماری چیک پوسٹ بھی ہے اور ہنگامی حالات کے لئے ایک گن شپ
ہیلی کا پڑ بھی وہاں موجود ہے اور"..... کرش نے جواب دیا۔

"لیکن پھر اس نے تمہارے ساتھ کیسے تعاون کیا اور"..... مادام
ریکھانے کہا۔

"مادام ہم نے اس بستی کے اندر چیک پوسٹ بنائی ہے اور نمبردار
ہی اجتیہوں سے تعاون کر سکتا تھا اس لئے نمبردار کو میں نے پہلے ہی
سرکاری طور پر بھی اور ولیے بھی بھاری معاوضہ دے کر لپنے ساتھ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"اوپنجی پنجی ہبھاڑیوں سے کافی بلندی پر ایک ہیلی کا پڑتیزی سے ازتا
ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس ہیلی کا پڑ میں مادام ریکھا اور کاشی موجود
تھیں۔ وہ دونوں پائلٹ کے میچے بیٹھی ہوئی تھیں۔ مادام ریکھا کی گود
میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسیسیٹر موجود تھا۔ ہیلی کا پڑ میں خاموشی تھی
وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھیں کہ اچانک ٹرانسیسیٹر سیٹ کی
آواز سنائی دینے لگی تو مادام ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار چونک پڑیں
مادام ریکھانے جلدی سے ٹرانسیسیٹر کا اس کا بشن آن کر دیا۔
"ہیلو، ہیلو کرش سپیکنگ اور"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیں ریکھا امنڈنگ یو اور"..... مادام ریکھانے سخت لمحے میں کہا
"مادام وہ لوگ بستی سے ہٹ کر ایک پرانے سے مکان میں پہنچ چکے
ہیں اور"..... کرش نے کہا۔

”کیا تم نے لینڈنگ پوائیٹ اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے ٹرانسیسیٹر والیں لیتے ہوئے پائلٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ ”لیں مادام۔۔۔۔۔ پائلٹ نے جواب دیا اور مادام ریکھانے مطمئن انداز میں سر بلادیا۔

”مادام کیا آپ کرشن کی رپورٹ سے مطمئن نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اچانک ساتھ بیٹھی، ہوئی کاشی نے پوچھا۔

”تم نے یہ اندازہ کیا گیا۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے چونک پوچھا۔ آپ نے اس سے پوری تفصیل پوچھی ہے۔۔۔۔۔ کاشی نے جواب دیا۔

”ہاں دراصل عمران کے گروپ میں ایک عورت ہے لیکن کرشن بتا رہا ہے کہ اس گروپ میں دو عورتیں ہیں اس پر مجھے شک ہوا ہے کہ کہیں یہ کوئی اور گروپ نہ ہو۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے کہا ہو سکتا ہے کوئی مقامی عورت ان کے ساتھ ہو۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

”نہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں نے کافی قریب سے دیکھا ہے۔ یہ لوگ انتہائی اعلیٰ کردار کے مالک ہیں یہ اس قسم کی خرافات میں نہیں پڑ سکتے۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے جواب دیا تو کاشی نے اثبات میں سر بلادیا۔

”یہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کوئی نئی امتحنہ شامل ہوئی ہو۔۔۔۔۔ بہر حال وہاں جا کر معلوم ہو جائے گا۔۔۔۔۔ مادام ریکھا پائلٹ نے ٹرانسیسیٹر آف کر کے واپس مادام ریکھا کو دے دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

شامل کریا تھا۔ وہ انتہائی لامبی آدمی ہے پھر اس نے خود ہی مجھے آگر بتایا کہ ایک آدمی جس نے اسے پہلے درے کے معائنے کے لئے بھاری معاوضہ دیا ہے۔ اس کے پاس آیا ہے اور اس نے ایک بڑے معاوضہ کی پیش کش کر کے اسے کہا ہے کہ اس کے ساتھیوں کو بستی میں پناہ گاہ چلہیے جس پر نمبردار نے بستی کے باہر والے مکان کی چابی دے دی پھر اس نے مجھے اطلاع دی تو میں بھی چونک پڑا۔ میں نے اس آدمی کا قد و قامت پوچھا تو مجھے شک پڑا کہ یہ آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عمران ہو سکتا ہے کیونکہ میں نے اسے اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا تھا جس پر آپ نے کہا تھا کہ آپ خود آرہی ہیں۔ میں اس مکان کے قریب چلا گیا اور ٹائٹ ٹیلی سکوپ سے میں نے انہیں اس مکان کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ نمبردار بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ مجھ سے مل کر واپس چلا گیا تھا اب یہ لوگ مکان میں موجود ہیں اور۔۔۔۔۔ کرشن نے جواب دیا۔

”تم پائلٹ کو کسی ایسی جگہ پر ہیلی کا پڑا تارنے کا کہو جہاں سے اس کی آواز عمران اور اس کے ساتھیوں تک نہ پہنچ سکے اور تم خود بھی وہاں موجود ہو ہم وہاں سے پیدل چیک پوسٹ پر پہنچیں گے اور پھر میں اپنی نگرانی میں اس مکان پر ریڈ کرواؤں گی اور۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیسیٹر پائلٹ کی طرف بڑھا دیا۔ پھر کرشن اور پائلٹ کے درمیان باتیں ہوتی رہیں اور اس کے بعد پائلٹ نے ٹرانسیسیٹر آف کر کے واپس مادام ریکھا کو دے دیا۔

نے چند لمحے خاموشی رہنے کے بعد کہا تو کاشی نے ایک بار پھر اشبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کا پڑا ایک پہاڑی سطح چنان کے اوپر اتر گیا۔ مادام ریکھا اور کاشی ہیلی کا پڑ سے باہر نکلیں تو ایک طرف سے ایک نوجوان جس کے ہاتھ میں ثارچ تھی تیزی سے آگے بڑھا۔ چاروں طرف گھپ اندر ھپرا چھایا ہوا تھا۔ صرف اس نوجوان کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ثارچ کی روشنی سے ارد گرد کا ماہول قدرے روشن ہوا تھا۔ ثارچ کی روشنی کے عقب میں اس نوجوان کا چہرہ واضح طور پر نظر نہ آ رہا تھا۔

”میں کرشن ہوں مادام“..... اس نوجوان نے قریب آ کر کہا۔
”ہم لوگ اس بستی سے کتنے فاصلے پر ہیں“..... مادام ریکھانے پوچھا۔

”سہماں سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر بستی ہے“..... کرشن نے جواب دیا۔

”تو پھر تو یہ ثارچ کی روشنی بستی سے بھی نظر آ رہی ہو گی“۔ مادام ریکھانے چونک کر پوچھا۔

”نہیں مادام میں نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا سہماں سے جس طرف بستی ہے اس طرف ایک اوپنی پہاڑی ہے اس لئے اس کی روشنی کس طرح بھی بستی سے نہیں دیکھی جاسکتی“..... کرشن نے جواب دیا۔

”اوہ ویری گذ مجھے ایسی ہی فہامت پسند ہے۔ عمران اور اس کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ساتھی اس عمارت میں ہی ہیں وہاں سے نکل تو نہیں گئے“..... مادام ریکھانے پوچھا۔

”وہ ہیں ہیں مادام۔ میرا ایک آدمی وہاں کی نگرانی کر رہا ہے۔ ویسے میں نے درے پر موجود سب لوگوں کو پوری طرح الرٹ کر دیا ہے۔ سچوکی کے انچارج کمانڈر داس کو میں نے خصوصی طور پر الرٹ بھی کیا ہے اور آپ کی آمد کے متعلق بھی بتا دیا ہے“..... کرشن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”گذلیکن میں چاہتی ہوں کہ اس عمارت پر ہی ریڈ کر دیا جائے۔ کمانڈر داس سے میری بات کرو“..... مادام ریکھانے کہا۔

”سہماں سے قریب ہی ایک غار میں میرے دو ساتھی اور ٹرانسیسیٹر وغیرہ موجود ہیں ملئے“..... کرشن نے کہا تو مادام ریکھانے اشبات میں سرہلا دیا۔ اور پھر کرشن کی رہنمائی میں مادام ریکھا اور کاشی دونوں اس غار میں پہنچ گئیں۔ غار بیڑی سے چلنے والی ایک طاقتور یہ پ کی روشنی سے منور ہوا تھا۔ وہاں دو آدمی بھی موجود تھے۔ فولڈنگ کر سیاں اور میزیں بھی موجود تھیں۔

”کمانڈر سے بات کرو جلدی“..... مادام ریکھانے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کرشن نے جلدی سے ایک طرف رکھا ہوا بڑا سا ٹرانسیسٹر اندازیا۔ اس پر فریخونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر اس کا بن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو کرشن کانگ اور“..... کرشن نے بار بار کال دیتے

ہوئے کہا۔

"لیں کمانڈر داس اینڈ نگ یو اور"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"مادام ریکھا سے بات کرو اور"..... کرشن نے کہا اور ٹرانسیسیٹر مادام ریکھا کے سامنے رکھ کر وہ ایک طرف ہٹ گیا۔

"ہیلو مادام ریکھا سپیکنگ اور"..... مادام ریکھا نے تیز اور تحکمانہ لمحے میں کہا۔

"لیں مادام میں کمانڈر داس بول رہا ہوں اور"..... دوسری طرف سے بولنے والے کا ہجہ اہتمائی مودبناہ ہو گیا تھا۔

"تمہیں کرشن نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرت سروس کی نیم تھمارے والے درے سے گزر کر آگے بڑھنے کے لئے یہاں پہنچ چکی ہے اور"..... مادام ریکھانے کہا۔

"لیں مادام - اب میں اور میرے ساتھی پوری طرح الٹ ہیں مادام اور"..... دوسری طرف سے بڑے باعتماد لمحے میں جواب دیا گیا "تھمارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس فائر گنسیں موجود ہیں اور"..... مادام ریکھانے پوچھا۔

"لیں مادام ہمارے پاس ضرورت کا ہر قسم کا جدید اسلوٹ موجود ہے اور"..... کمانڈر نے جواب دیا۔

"تو پھر کرشن تمہیں وہ جگہ بتائے گا جہاں تم نے چھ آدمیوں سمیت فوری طور پہنچتا ہے اور"..... مادام ریکھانے کہا۔

"کرشن میں چاہتی ہو کہ کمانڈر داس کے آدمیوں کے ساتھ تم اس عمارت کو گھیر لو اور اس پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروں اور پھر اندر داخل ہو کر ان افراد کو چیک کرو اور پھر جگہے اطلاع دو۔ تاکہ میں جا کر انہیں چیک کروں اور اگر یہ لوگ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو میں انہیں لپٹنے سامنے گولی سے اڑا دوں گی"۔ مادام ریکھانے کرشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں مادام"..... کرشن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ٹرانسیسیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو کرشن سپیکنگ کمانڈر داس تم لپٹنے ساتھیوں سمیت تیار ہو جاؤ میں خود تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ پھر تمہیں ساتھ لے کر پوائنٹ پر جاؤں گا اور"..... کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ ہم تیار ہیں اور"..... دوسری طرف سے کمانڈر داس نے کہا۔

"اورا ینڈ آل"..... کرشن نے کہا اور ٹرانسیسیٹر آف کر دیا۔ "مادام آپ یہیں رکھیں ہم سارا کام مکمل کرنے کے بعد آپ کو وہاں لے جائیں گے"..... کرشن نے کہا۔

"ہاں یہی بہتر رہے گا۔ کیونکہ اس وقت معمولی سی بھی ہلکی اگر انہوں نے مارک کر لی تو وہ چکنی چھلی کی طرح ہاتھ سے نکل جائیں گے لیکن تم نے بھی اہتمائی احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ اگر دن ہوتا تو میں خود اس روئی کی سربراہی کرتی۔ لیکن ایک تورات کا وقت ہے اور دوسری یہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

جگہ میرے لئے قطعی اجنبی ہے۔ مادام ریکھانے کہا۔
”آپ قطعی بے فکر ہیں مادام سب کچھ آپ کے احکامات کے مطابق
ہوگا۔ کرشن نے کہا اور پھر وہ لپنے دونوں ساتھیوں کو ساتھ لے
کر غار سے باہر چلا گیا۔

”تم خاموش کیوں ہو کاشی۔ تھوڑی در بعد مادام ریکھانے
کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا کہوں مادام صورت حال یہی ایسی ہے کہ میری سمجھ میں کچھ
نہیں آ رہا۔ عمران اور اس کے ساتھی حد درجہ شاطر لوگ ہیں کیا وہ
کرشن اور کمانڈر داس کے ہاتھ آ جائیں گے۔ کاشی نے کہا تو مادام
ریکھا بے اختیار مسکرا دی۔

”تم فکر نہ کرو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس بار مار کھا جائیں گے
کیونکہ ان کو تو مبہی معلوم ہو گا کہ میں نمیرانی میں ہوں۔ جب کہ یہ جگہ
نمیرانی سے کافی دور ہے۔ اس لئے وہ کسی طرح بھی اس بات کا تصور
نہیں کر سکتے کہ میں یہاں بھی اس وقت پہنچ سکتی ہوں۔ مادام
ریکھانے جواب دیا۔

”وہ لوگ ظاہر ہے اٹھینان سے پیر پسارے سو تو نہیں رہے ہوں
گے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا ہمیلی کا پڑھی انہوں نے مارک کر لیا ہو۔
بہر حال اب سوائے انتظار کے اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ کاشی نے کہا
اور مادام ریکھانے اشبات میں سر ملا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید
انتظار کے بعد انہیں باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی

دیں تو وہ دونوں بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اسی لمحے کرشن کا ایک
ساتھی جو بھلے اس غار میں موجود تھا غار میں داخل ہوا۔

”کیا ہوا۔ مادام ریکھانے تیز لمحے میں پوچھا۔

”کامیابی مادام وہ لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں۔ اس آدمی نے
جواب دیا تو مادام ریکھا کا چہرہ فرط مسرت سے بے اختیار کھل اٹھا۔
”کیا انہیں اندر جا کر چک کر لیا گیا ہے۔ مادام ریکھانے
پوچھا۔

”لیں مادام آئیئے میں آپ کو راستے میں تفصیل بتاتا ہوں۔ ” اس
آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیڑی سے چلنے والا وہ یہ پ
جس کی وجہ سے غار میں روشنی ہو رہی تھی انھالیا اور پھر اس کی رہنمائی
میں مادام ریکھا اور کاشی دونوں غار سے باہر آگئیں۔

”کمانڈر داس کے آدمیوں سمیت ہم اس مکان کے قریب پہنچے وہاں
ہمارا آدمی نگرانی پر موجود تھا اس نے بتایا کہ وہ سب لوگ اندر ہی ہیں
اور ان میں سے کوئی بھی باہر نہیں آیا تو کمانڈر داس کے حکم پر اس
مکان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا اور پھر اندر پہنچاں کے قریب بے
ہوش کر دینے والے کیپوں فائز کیے گئے اس کے بعد پندرہ منٹ تک
ہم انتظار کرتے رہے۔ اس کے بعد ہم مکان میں داخل ہوئے تو وہ
سب ایک یہی کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس آدمی نے
راستے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور مادام ریکھانے اشبات میں سر ملا
دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے تک پیدل چلنے کے بعد آخر کاروہ بستی سے ہٹ کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بنے ہوئے مکان کے قریب پہنچ گئے۔

”لیے مادام“..... کرشن نے مکان کے دروازے پر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں مادام ریکھا اور کاشی مکان میں داخل ہو گئے۔ وہیاتی انداز کے بنے ہوئے اس مکان کے ایک بڑے کمرے میں فرش پر تجھی ہوئی دری پر اس وقت دو عورتیں اور سات مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے یہ سب مقامی افراد تھے۔ ان کا لباس بھی مقامی تھا اور چہرے بھی۔ مادام ریکھا خاموش کھڑی ان سب کو عنور سے دیکھ رہی تھی۔

”یہ اصل لوگ نہیں ہیں۔“..... اچانک مادام ریکھا نے کہا تو کمرے میں موجود سب افراد اس طرح اچھل پڑے جیسے مادام ریکھا نے بات کرنے کی بجائے بم کا دھماکہ کر دیا ہو۔
”کیا۔ کیا یہ آپ کیا کہ رہی ہیں۔“..... کرشن نے سب سے پہلے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”ہمیں ٹسپ کیا گیا ہے۔ یہ لوگ اصل نہیں ہیں۔“ ہی ان میں سے کوئی عورت جو لیا کے قد و قامت کی ہے۔ ہی ان میں سے کسی کا قد و قامت عمران یا اس کے ساتھیوں سے ملتا ہے۔ ان کا سامان کہاں ہے۔“..... مادام ریکھا نے اہتمائی غصیلے لجھ میں کہا تو کرشن دوڑ کر ایک طرف رکھے ہوئے دو بڑے بڑے بیگ انھالا یا۔

”انہیں کھول کر فرش پر الٹ دو۔“..... مادام ریکھا نے کہا تو کرشن نے جلدی سے ایک تھیلا کھولا اور فرش پر الٹ دیا۔ دوسرے لمبے وہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بے اختیار اچھل کریجھے ہٹ گیا۔ دونوں تھیلوں میں کرنی نوٹوں کی گذپوں کے علاوہ چند زنانہ اور مردانہ مقامی لباس تھے۔ نہ ہی کوئی ٹراں سیسٹر تھا اور نہ ہی کوئی ہتھیار۔

”کہاں ہے وہ نمبردار یہ سب اسی کی سازش ہے۔“..... مادام ریکھا نے غصے سے چھینتے ہوئے کہا اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔

”وہ تو گھر میں ہو گا میں بلا لاتا ہوں۔“..... کرشن نے گھبراۓ ہوئے لجھ میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”کمانڈر داس کہاں ہے۔“..... مادام ریکھا نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو اسے اور کاشی کو غار سے ہبھاں لے آیا تھا۔

”وہ تو آپریشن مکمل کر کے واپس چلے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ چیک پوسٹ کو زیادہ درست تک خالی نہیں چھوڑ سکتے۔“..... اس آدمی نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

”خالی کیا مطلب۔ کیا وہاں کا سارا عملہ ہبھاں آگیا تھا۔“..... مادام ریکھا نے چھینتے ہوئے کہا۔

”یہ مادام وہاں کمانڈر داس کے علاوہ صرف آٹھ افراد ہیں اور وہ سب کمانڈر کے ساتھ آئے تھے۔“..... اس آدمی نے جواب دیا تو مادام ریکھا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

”اوہ اوہ تو یہ گیم کھیلی گئی ہے۔ اوہ ویری بیٹھ ہمیں کس طرح احمد بنایا گیا ہے اوہ اوہ ویری بیٹھ۔“..... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

"مادام نمبردار کے گھر تو تالا پڑا ہوا ہے وہ تو موجود ہی نہیں ہے۔" اسی لمحے کرشن نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"تم۔" تم نے بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ یہ ٹسپ تھا اور تمہاری وجہ سے ہم بھی اس ٹسپ میں پھنس گئے یونا نسنس۔"..... مادام ریکھانے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

"ٹسپ۔ وہ۔ وہ۔"..... کرشن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لبجے میں کہا لیکن اس سے ہہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا مادام ریکھانے جیکٹ کی جیب سے پستول باہر نکلا اور دوسرے لمحے کرہ دھماکوں اور کرشن کے حلق سے نکلنے والی چیزوں سے گونج اٹھا۔ وہ گولیاں کھا کر دھڑام سے پشت کے بل نیچے گرا تھا اور چند لمحے تیپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔
کمرے میں موجود اس کے چار ساتھی بری طرح سہم گئے تھے۔
"کیا نام ہے تمہارا۔"..... مادام ریکھانے اس آدمی سے پوچھا جو انہیں ساتھ لے آیا تھا۔

"جی میرا نام رام لال ہے۔"..... اس نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تمہاری کرشن کے بعد کیا حیثیت ہے۔"..... مادام ریکھانے کہا۔
"جی میں ان کا نمبر نہ ہوں۔"..... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم کرشن کی جگہ لو گے۔ کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ۔"

مادام ریکھانے پوچھا۔

"وسیں مادام۔"..... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ان وس افراد کو اکٹھا کرو اور ہستیار لے لو۔" ہم نے فوری طور پر اس درے پر جانا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً درہ کراس کر کے آگے جا کپکے ہوں گے میں چاہتی ہوں کہ انہیں ساکڑی پہنچنے سے ہہلے جھٹے راستے میں ہی ختم کر دوں۔"..... مادام ریکھانے کہا۔

"یہ مادام اب ان کا کیا کرنا ہے۔"..... رام لال نے کہا۔
"انہیں گولیوں سے ازا دو۔ ان کی وجہ سے تو ہمارے خلاف سازش مکمل ہوتی ہے۔"..... مادام ریکھانے کہا۔

"ایسا نہ ہو مادام کہ بستی کے لوگ مشتعل ہو جائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ان کا تعلق بستی سے ہو۔"..... رام لال نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں مادام انہوں نے تور قلم لے کر یہ کام کیا ہے۔ غریب لوگ ہیں۔ ہم نے بھی اگر ٹریننگ کرنی ہوتی تو انہیں ہی استعمال کرتے۔"..... کاشی نے کہا۔

"اوے کے پھر چھوڑ دو انہیں خود ہی صحیح انہیں ہوش آجائے گا۔"..... مادام ریکھانے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس وقت اس کا پھرہ لٹکا ہوا تھا۔ حالانکہ جب وہ اس مکان میں داخل ہوتی تھی تو اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک نمایاں تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کے آگے بڑھ گئے چونکہ یہ ساری منصوبہ بندی بلیک زیرو اور عمران کے درمیان ہوئی تھی اور ممبران کو اس منصوبہ بندی کا علم نہ تھا اس لئے وہ سب بار بار عمران سے اس بارے میں پوچھ رہے تھے۔ لیکن عمران انہیں اپنی عادت کے مطابق آئیں باسیں کر کے ٹالتا چلا آرہا تھا۔ فراز صاحب آپ ہمیں کیوں نہیں بتا رہے کہ یہ سب کچھ کیا ہوا اور کیسے ہوا۔ آخر کار جو یا نے بلیک زیرو سے براہ راست مخاطب ہو کر کہا

”مس جو یا کوئی لمبی چوڑی پلائیگ نہیں کرنی پڑی۔ جب میں نمبردار سے جا کر ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ ہمہاں پاور ہجنسی کا ایک گروپ موجود ہے اور ان کی موجودگی کی وجہ سے وہ ہماری کسی طرح بھی مدد نہیں کر سکتا۔ اللتبہ اگر میں اس گروپ کے انچارج کو راضی کر لوں تو پھر کام ہو سکتا ہے اور اس نمبردار نے ہی مجھے بتایا کہ میں جب اس سے ہمیں بار ملا تھا تو میں نے اسے جو معاوضہ دیا تھا اس میں سے بھی آدھی رقم اس انچارج نے جس کا نام کرشن ہے اس سے لے لی تھی۔ اس نمبردار نے ہی بتایا کہ کرشن اہتمائی لاپچی آدمی ہے اس لئے اگر اسے معاوضہ دیا جائے تو وہ ساتھ شامل ہو سکتا ہے۔ ہم نے چونکہ آگے بڑھنا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ اس کرشن سے بات کر لی جائے اگر وہ رضامند ہو گیا تو ٹھیک ورنہ اس سے مزید معلومات حاصل کر کے اسے نٹھکانے لگایا جا سکتا ہے سچانچہ میں نے رضامندی ظاہر کر دی پھر نمبردار اس کرشن سے باتھ لے کر آگیا۔ چیف نے مجھے بھاری

رات کا گھپ اندر ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت بغیر کسی روشنی کے تیزی سے ایک بند کریک سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ لباس تھے اور ان میں سے چار کی پشتیوں پر سیاہ رنگ کے تھیلے بھی لدے ہوئے تھے۔ انہوں نے بڑی آسانی سے درہ کراس کر لیا تھا۔ کیونکہ درہ اور اس کے اوپر ہہاڑی پر موجود چیک پوسٹ دونوں خالی پڑی ہوئی تھیں اور یہ کارنامہ بلیک زیرو نے سرانجام دیا تھا۔ بستی سے کچھ فاصلے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو روک کر بلیک زیرو اکیلا بستی گیا اور پھر وہ نمبردار کو ساتھ لے آیا۔ اس نے نمبردار کے ساتھ ملی کر جو پلائیگ کی تھی وہ واقعی عمران کو بھی پسند آگئی تھی۔ اس کے نیچے میں انہیں بھاری رقم نمبردار کو دینا پڑی لیکن اس طرح انہیں درے کی چیک پوسٹ اور ہہاڑی چوٹی دونوں خالی میں اور وہ اہتمائی خاموشی سے اسے کراس کر

کرنی جہلے ہی دے رکھی تھی اس لئے میں نے جب اسے کرنی کی جھلک دکھائی تو وہ رضا مند ہو گیا۔ میں نے اس سے مل کر جو منصوبہ بندی کی اس کے مطابق نمبردار ہم سے بھاری رقم لے کر بستی کی دو عورتوں اور سات مردوں کو اپنے ساتھ لے کر بستی سے ہٹ کر ایک مکان میں لے جائے گا۔ ادھر نمبردار ہمیں اس درے کے قریب لے جا کر چھپا دے گا کہ شندرے کے کمانڈر و اس کو اس کے آدمیوں سمیت سہاں طلب کرے گا اور انہیں بتائے گا کہ ہم لوگ مکان کے اندر موجود ہیں۔ اس طرح ہمیں پھوکی خالی مل جائے گی اور ہم خاموشی سے اسے کراس کر جائیں گے۔ میں نے واپس اگر عمران صاحب سے یہ منصوبہ ڈسکس کیا تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی چنانچہ اس منصوبے پر عمل ہوا اور ہم خاموشی سے اس درے کو کراس کر کے آگے بڑھے چلے جا رہے ہیں۔..... بلیک زورو نے بڑے سادہ سے لمحے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اصل منصوبہ تو آپ نے بتایا نہیں کہ کرشن نے کس طرح سہاں کے عملے کو وہاں بلا یا اور چیک پوسٹ خالی کرانی۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اصل منصوبہ تو ہی تھا جو میں نے بتایا ہے لیکن نمبردار نے اگر جو کچھ بتایا وہ مختلف ثابت ہوا۔ اس کے کہنے کے مطابق کرشن نے اس کے سامنے مادام ریکھا کو ٹرانسمیٹر اطلاع دی کہ عمران اور اس کے ساتھی سہاں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے بستی کے نمبردار سے مل کر خفیہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ٹھکانہ حاصل کر لیا ہے۔ اس کا مقصد تو مادام ریکھا کو صرف اطلاع دینی تھی تاکہ کل کو اس پر کوئی حرف نہ آسکے لیکن مادام ریکھا عمران صاحب کا نام سنتے ہی خود ہیلی کا پڑپور فور لہاں پہنچ گئی۔ پھر کرشن نے ان کا بستی سے دور بہاڑیوں میں استقبال کیا اور پھر ساری کارروائی اسی طرح کی کہ نمبردار کے آدمیوں کو جن میں دو عورتیں اور سات مرد شامل تھے کرنی دے کر بستی سے ہٹ کر ایک مکان میں نہ پھرایا۔ کمانڈر داس کو اس کے آدمیوں سمیت وہاں سے لے گیا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کیا جاسکے اور پھر مادام جا کر ان کا خاتمہ کر سکے۔ مقصد بہر حال یہ وردہ خالی کرانا تھا وہ ہو گیا۔..... بلیک زورو نے کہا۔

”فراز صاحب آپ نے جس انداز میں یہ منصوبہ بندی کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ میں واقعی لیڈر بننے کے جراشیم موجود ہیں جیف نے ولیے ہی جذباتی طور پر آپ کو لیڈر نہیں بنادیا تھا۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس تعریف کا شکریہ۔۔۔ بلیک زورو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حالانکہ میرا خیال ہے کہ فراز صاحب کا منصوبہ اتنا ہمارے لئے میں پچھنہ بن کر لٹک جائے گا۔۔۔ اچانک عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔۔۔ چونکہ مسلسل اندر ہیرے میں چلتے ہوئے وہ اندر ہیرے سے مانوس ہو چکے تھے اس لئے اب انہیں اندر ہیرے کے باوجود ایک دوسرے کے چہرے پر ابھر آنے والی کیفیات بھی کسی حد

تک نظر آنے لگ گئی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کے اس فقرے نے سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھار دیئے تھے۔
”وہ کیسے عمران صاحب“..... بلیک زیر و نے چونک کر کہا۔
”تمہارا کیا خیال ہے کہ جب مادام ریکھا جا کر اس مکان میں ہماری جگہ اجنبی لوگوں کو دیکھئے گی اور اس کے ساتھ ہی اسے یہ معلوم ہو گا کہ درہ اس دوران خالی رہا ہے تو وہ ہیلی کا پڑپر بیٹھ کر واپس چلی جائے گی“..... عمران نے کہا۔

”جب تک وہ ان لوگوں کے میک اپ چیک کرائے گی۔ ان سے پوچھ کرے گی تب تک ہم ساکڑی پہنچ بھی چکے ہوں گے اور وہاں شاگل موجود ہے ظاہر ہے وہ مادام ریکھا کو کسی طرح بھی لپنے ایریے میں مداخلت کی اجازت نہیں دے گا اس لئے اس کے پاس سوانی اس کے اور کوئی چارہ باقی نہ رہے گا کہ وہ واپس چلی جائے“..... بلیک زیر و نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام ریکھا سے تمہاری شاید ملاقات نہ ہوئی ہو لیکن ہم سب کی کئی بار ملاقات ہو چکی ہے اس لئے وہ ان لوگوں کو دیکھتے ہی سمجھ جائے گ کہ ان کا قد و قامت ہم سے نہیں ملتا۔ اس لئے وہ میک اپ چیک کرانے اور ان سے پوچھ کرے گھنگڑے میں پڑنے کی بجائے سیدھا ہمارے یہچے آئے گی اور اس کی کوشش ہو گی کہ ہمیں ساکڑی پہنچنے سے ہے ہی ختم کر دے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ ہم راتوں رات وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ ہم لا محالہ دن کی روشنی میں ہی وہاں پہنچیں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گے۔ عمران نے کہا۔
”لیکن یہاں وہ کیا کرے گی۔ کیا وہ اپنے ساتھیوں سمیت ان پہاڑیوں میں اتر کر ہم سے مقابلہ کرے گی۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ بھی ہمارے لئے زیادہ آسان شکار بن جائے گی“..... بلیک زیر و نے کہا۔
”وہ ایسا کرنے کی بجائے اس جگہ پہنچ کر پکنگ کرے گی جہاں ہم نے بہر حال پہنچتا ہے“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”آپ کا آئیڈی یاد رست ہے عمران صاحب میں تو یہ سمجھ کر مطمئن ہو گیا تھا کہ اب ساکڑی پہنچنے سے چہلے ہمیں کسی مقابلے کی ضرورت نہیں پڑے گی“..... بلیک زیر و نے پریشان سے لمحے میں کہا۔
”استا پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مادام ریکھا میں مداخلت کی اجازت نہیں دے گا اس لئے اس کے پاس سوانی اس کے اور کوئی چارہ باقی نہ رہے گا کہ وہ واپس چلی جائے“..... بلیک زیر و نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہے خوشنگوار۔ وہ تم سے گولی کی زبان میں بات کرنا زیادہ پسند کرے گی“..... جو لیانے پہنچنے کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب صالح سے تو بہر حال مادام ریکھا واقف نہیں ہو گی اس لئے اگر صالح کو اس تک بیچھ دیا جائے تو صالحہ آسانی سے اسے لھما سکتی ہے“..... صدر نے کہا۔

"اے اے کیا ہوا۔ اتنی جلدی اکتا گئے ہو کہ اس طرح چھڑا
چھڑانا چاہتے ہو۔ ابھی تو ابتدائیے ابھی سے"..... عمران نے چونک کر
کہا تو ایک بار پھر پہاڑی کریک ٹھہروں سے گونج اٹھا۔

"مم۔ مم میرا یہ مطلب نہ تھا"..... صدر نے سب کو اس طرح
ہستے دیکھ کر بوکھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

"صدر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ میں آسانی سے مادام ریکھا
اور ان کے آدمیوں کو لمحہ سکتی ہوں"..... صالح نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"مادام ریکھا شاگل کی طرح جذباتی نہیں ہے وہ خاصی ذہن اور
ٹھنڈے ذہن کی عورت ہے"..... عمران نے جواب دیا۔
"تو پھر آپ نے کیا پلاتنگ کی ہے"..... صالح نے کہا۔

"ریکھا کا صحیح جوڑ شاگل سے بتتا ہے اس لئے شاگل اور ریکھا دونوں
کا جوڑ ڈال دیا جائے تو ہمارے لئے خاصی آسانیاں پیدا ہو سکتی ہیں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"منصوبہ تو اچھا ہے عمران صاحب لیکن اس پر عمل درآمد کیسے ہو
گا"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے شاگل کی ذاتی فریکونسی کا علم ہے اس لئے اگر مادام ریکھا کی
آواز میں گھنگھوکی جائے تو شاگل کا آسانی سے جوڑ ڈالا جاسکتا ہے"۔
عمران نے کہا تو سب نے ہی اثبات میں سر ملا دیئے۔ سفر کافی طویل
ثابت ہو رہا تھا کیونکہ انہیں پہاڑی کریک ٹھہروں پر گھوم کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

آگے بڑھنا پڑتا تھا۔ اس لئے جب وہ اپنے حساب سے اس علاقے کے
قریب پہنچے جہاں ساکڑی کا علاقہ نزدیک تھا دن کی روشنی ہر طرف
پھیلی شروع ہو گئی تھی۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں سہاں رک جانا چاہیے آگے یقیناً ڈیکھ رہا ہو
ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ملا دیئے
"اگر آپ اجازت دیں تو میں آگے جا کر چینگ کراؤں"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

"تمہیں واقعی لیڈر بننے کا بے حد شوق ہے"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں اصل میں چونکہ آپ کے ساتھ یہ میرا ہلا مشن ہے
اس لئے مجھے آپ سے زیادہ شوق ہے اس میں کام کرنے کا"..... بلیک
زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنیر کو ساتھ لے لو"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں مسٹر فراز کے ساتھ چلی
جاوں"..... تنیر کے بولنے سے پہلے صالح نے کہا۔

"صدر سے پوچھ لو"..... عمران نے شرارت بھرے لمحے میں کہا۔

"ایسے مسٹر فراز عمران صاحب کو بس ہر وقت مذاق ہی سو جھتا
رہتا ہے"..... صالح نے براسمنہ بناتے ہوئے کہا۔

"بغیر عمران کی اجازت کے تم کہیں نہیں جاؤ گی"۔ مخفیں اور عمران
نے اجازت نہیں دی۔ "اچانک جو لیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”لیکن انہوں نے منع بھی تو نہیں کیا۔..... صالحہ نے چونک کر کہا
”میں صالحہ فراز ہماری شیم کا ممبر نہیں ہے اس لئے اگر یہ مادام
ریکھا کے یا اس کے آدمیوں کے ہاتھ آ جاتا ہے تو ہمیں اس سے کوئی
فرق نہیں پڑے گا لیکن تم بہر حال شیم کی ممبر ہو۔ میں نے تنور کا نام
اس لئے لیا تھا کہ مجھے تنور کی صلاحیتوں کا علم ہے اگر ایسی کوئی
چونکش سلم منے آئی تو تنور نہ صرف اپنا تحفظِ خوبی کر سکتا ہے بلکہ وہ فراز
کو بھی بچالانے کی صلاحیت رکھتا ہے جب کہ تمہارے ساتھ جانے سے
فراز کو تمہاری زیادہ فکر رہے گی۔..... عمران نے یقینت اہتمائی سنجیدہ
لنجے میں کہا۔

”میں بھی یہی بات کرنا چاہتا تھا لیکن عمران صاحب نے تو میرے
ساتھ چکر ایسا چلا دیا ہے کہ اگر میں بولتا ہوں تو آپ سب میری بات پر
ہنسنا شروع ہو جاتے ہیں۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اس طرح
بہر حال ہماری یہاں موجودگی کا علم مادام ریکھا کو ہو جائے گا اور شامل
کو بھی۔ اور نجانے ان لوگوں کی تعداد کتنی ہو اس لئے آپ وہ ٹرانسپریز
کال والی ترکیب ہی استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے۔..... کیپشن

شکیل نے ایک بار پھر سنجیدہ لنجے میں کہا۔

”لیکن جب تک ہمیں باہر کی صحیح صورت حال کا علم نہ ہو گا، تم آگے
کیسے بڑھ سکیں گے۔..... بلکیک زیرو نے کہا۔

”عمران صاحب چاہیں تو یہاں بیٹھے بیٹھے باہر کی صحیح صورت حال

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

معلوم کر سکتے ہیں آپ پہلی بار عمران صاحب کے ساتھ کام کر رہے ہیں
اس لئے آپ کو ان کی صلاحیتوں کا درست طور پر علم نہیں ہے۔

کیپشن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
”یہ اصل میں تمہاری لیڈری سے ڈر رہے ہیں اور کچھ نہیں۔

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلکیک زیرو بھی بے اختیار
ہنس پڑا۔

”کیپشن صاحب نے غلط نہیں کہا عمران صاحب آپ کی صلاحیتوں
سے تو بہر حال ایک دنیا واقف ہے۔..... بلکیک زیرو نے بھی ہنسنے
ہوئے کہا۔

”جو لیا کتنا عرصے سے میرے ساتھ ہے وہ تو آج تک میری
صلاحیتوں کی قائل ہوئی نہیں۔ کیوں جو لیا۔..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم میں سوائے بکواس کرنے کے اور کیا صلاحیت ہے۔..... جو لیا
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب روشنی تیز ہوتی جا رہی ہے اس لئے ہمیں بہر حال
کچھ نہ کچھ کرنا ہی چاہئے۔..... صدر نے کہا۔

”لوگ تو ساری عمر روشنی کو ترسنے رہتے ہیں تمہیں روشنی اچھی
نہیں لگ رہی۔ بہر حال ٹرانسپریز مجھے دو میں دیکھنا ہوں کہ کیا ہو سکتا
ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر نے جلدی سے اپنی
پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ٹرانسپریز نکال کر عمران کی طرف

بڑھادیا۔ عمران نے اس پر ریکھا کی فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر ایک بُن دبادیا۔

”ہیلو ہیلو شیر سنگھ کالنگ اور“..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں ٹرانسیمیٹر پر جمی ہوئی تھیں چند لمحوں بعد جیسے ہی اس پر کال رسیو کرنے والا بلب جلا تو اس نے بھلی کی سی تیزی سے ٹرانسیمیٹر کا بُن دبادیا۔

”یہ شاگل اشنڈنگ یو اور“..... عمران نے شاگل کے انداز اور لجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”باس عمران اور اس کے ساتھی درہ ساراب سے مادام ریکھا اور اس کے آدمیوں کو ڈاچ دے کر ساکڑی کی طرف بڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مجھے ابھی مادام ریکھا کے گروپ میں شامل ہمارے ایک مخبر نے کال کر کے بتایا ہے اور باس مادام ریکھا پسے آدمیوں سمیت اسے ساکڑی پہنچنے سے روکنے کے لئے ان ہبھائیوں پر پہنچ گئی ہے اور“۔

عمران نے بدلتی ہوئی آواز میں کہا وہ مسلسل بُن دبادبا کر خود ہی شاگل اور خود ہی شیر سنگھ کے لمحوں میں بول رہا تھا کیونکہ کال رسیور کرنے والا بلب جل رہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ مادام ریکھا کال جب ٹرانسیمیٹر کال رسیور کرنے والا بلب جل اٹھا تو اس نے بھلی کی سی تیزی سے بُن دبادیا۔

”اوہ معلوم کرد کہ وہ ہکاں ہے۔ میں اس احمد عورت کی بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمه خود اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوں اور“..... عمران نے شاگل کے انداز میں چھنتے ہوئے کہا۔

”باس اس طرح میں نظروں میں بھی آ سکتا ہوں۔ بہر حال میرا

آئیڈیا ہے کہ وہ سیاہ ہبھائی والی وادی کے پاس موجود ہو گی جہاں سے ساکڑی کے علاقے میں داخل ہونے کا خاتمه موجود ہے اور“۔ عمران نے شیر سنگھ کی آواز میں کہا لیکن بجہ سہما ہوا تھا۔

”اوہ اوہ اچھا میں سمجھ گیا ٹھیک ہے میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے سے چہلے اس عورت کا خاتمه کر دیتا ہوں اور اینڈ آل“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیمیٹر کر دیا۔

”آپ نے درست اندازہ لگایا ہے عمران صاحب۔ ہم اس وادی کے قریب پہنچ چکے ہیں اور مادام ریکھا نے یقیناً و میں پکنگ کر رکھی ہو گی۔“..... بلکہ زیر دنے کہا اور عمران نے اشبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر ٹرانسیمیٹر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ اس بار اس نے ٹرانسیمیٹر شاگل کی فریکونسی ایڈ جسٹ کی تھی۔

”ہیلو ہیلو کوشن کالنگ مادام ریکھا اور“..... عمران نے ایک بار پھر بدلتی ہوئی آواز اور لجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد جب ٹرانسیمیٹر کال رسیور کرنے والا بلب جل اٹھا تو اس نے بھلی کی سی تیزی سے بُن دبادیا۔

”ہیلو مادام ریکھا اشنڈنگ یو کرشن کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اور“..... عمران نے اس بار مادام ریکھا کی آواز اور لجے میں بات

ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک انہیں دور سے تیز فائرنگ
اور میزائلوں کے تیز دھماکے سنائی دینے لگے تو عمران بے اختیار اچھل
کر کھڑا ہو گیا۔

”آوجلدی کر دیہی موقع ہے ہمارے نکلنے کا۔“..... عمران نے کہا اور
تیزی سے اس وادی سے نکل کر چنانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔
اس کے ساتھی بھی تیزی سے اس کے پیچے اسی طرح اوٹ لیتے ہوئے
آگے بڑھنے لگے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کرتے ہوئے کہا۔
”مادام عمران اور اس کے ساتھی درہ کراس کر کے ساکڑی کی طرف
بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ ان کا رادہ سیاہ پہاڑی والی وادی سے گزر کر
ساکڑی جانے کا ہے اور۔“..... عمران نے کہا۔
”میں وہیں موجود ہوں۔ تم فکر نہ کرو میں انہیں کسی صورت بھی
اس پاگل شاگل تک نہیں پہنچنے دوں گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ یہ احمد
اور پاگل شاگل کس طرح اس بار کر پیٹ لے جاتا ہے اور۔“..... عمران
نے مادام ریکھا کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں مادام میں ان کے تعاقب میں ہوں اور اس وقت وہ اس سیاہ
وادی کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اگر آپ نے فوری کارروائی نہ کی تو وہ
لامحالہ اس راستے پر روانہ ہو جائیں گے جو ساکڑی جاتا ہے اس طرح وہ
شاگل کے علاقے میں داخل ہو جائیں گے اور۔“..... عمران نے کرشن
کے لجے میں کہا۔

”تم فکر مت کرو میں انہیں وہاں تک پہنچنے دوں گی تو وہ پہنچیں گے
اور ایڈل۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ٹرانسیورڈ آف کر دیا۔

”کیا آپ کو یقین ہے کہ شاگل اور ریکھا آپس میں لمحہ پڑیں
گے۔“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”ابھی تھوڑی زیر بعد نیجہ سامنے آجائے گا۔ شاگل خود نہیں آئے گا
لیکن وہ بہر حال لپنے آدمی ضرور بھیجے گا۔“..... عمران نے مسکراتے

مادام ریکھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو شاگل اس طرح بھڑک کر
یچھے ہٹا جیسے ٹرانسیور سے اسے بھلی کا طاقتور شاک لگا ہو۔ کال مسلسل
دی جا رہی تھی۔

”لیں شاگل افندنگ یو کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اور“
شاگل نے آگے بڑھ کر پھاڑ کھانے والے لجھ میں کہا۔

”تمہارے آدمیوں نے میرے علاقے میں بھچ پر اور میرے آدمیوں
پر فائز کھول دیئے میں نے تمہارے سارے آدمی مار گراۓ ہیں البتہ ان
کے انچارج گروہ میت کو گرفتار کر لیا ہے اور اب میں صدر صاحب سے
بات کرنے والی ہوں اور“..... مادام ریکھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔

”تم جیسی احمق عورت کو نجانے کس نے“ جنسی کا چیف بنادیا
ہے۔ ناسنس وہ عمران اور اس کے ساتھی تمہارا گھیر آسانی سے توڑ کر
یہاں ساکڑی کے علاقے میں پہنچ گئے ہیں اور تم نے اپنی اہمیت بنانے
کے لئے میرے علاقے میں میرے ہی آدمیوں پر حملہ کر دیا ہے ناسنس
میں تمہارا کورٹ مارشل کراؤں گا اور“..... شاگل نے بھی چیختے
ہوئے جواب دیا۔

”سنو شاگل کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں ہٹلے اپنے مشترک کہ
دشمن کے خلاف مل کر جدو جہد کریں اپنے ستارے بعد میں آپس میں
ہی طے کر لیں گے اور“..... مادام ریکھانے فوراً ہی زرم پڑتے ہوئے
ہما تو شاگل کے چہرے پر بے اختیار طنزیہ مسکراہست پھیل گئی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

شاگل اہتمائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں وہیاتی انداز میں
بنے ہوئے کمرے میں ٹھہل رہا تھا۔ ایک طرف ایک لکڑی کی میزاں اور
اس کے ساتھ ایک کرسی پڑی ہوئی تھی۔ میز پر ایک لانگ ریخ
ٹرانسیور بھی موجود تھا۔ شاگل بار بار ٹرانسیور کی طرف دیکھتا اور پھر
ٹھہلنا شروع کر دیتا۔

”ناسنس نجانے کہاں مر گیا ہے۔ اب تک تو ان سب کی لاشیں
یہاں تک پہنچ جانی چاہئیں تھیں“..... شاگل نے بڑداتے ہوئے کہا
لیکن ٹرانسیور خاموش تھا وہ مسلسل بڑدا تارہا اور اضطراب کے عالم
میں ٹھہلتا رہتا۔ پھر اچانک ٹرانسیور سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو وہ اس
طرح ٹرانسیور پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس نے
تیزی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو مادام ریکھا کانگ شاگل اور“..... ٹرانسیور کا بٹن دبٹے ہی

”اب تمہاری سمجھ میں آئی بات اب بولو۔ کرو صدر کو کال اور بتاؤ۔ انہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی تمہاری پاور اجنسی کا گھریا توڑ کر ساکڑی پہنچ گئے ہیں بتاؤ انہیں تاکہ انہیں بھی معلوم ہو سکے کہ شاگل کے علاوہ اور کسی میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ دشمنوں سے نکارائے اور۔“ شاگل نے اہتمامی طرزیہ لمحے میں کہا۔

”آئی ایم سوری شاگل تم واقعی صلاحیتوں میں مجھ سے آگے ہو اور دیے بھی میں تو تمہاری شاگرد ہی ہوں جو کچھ میں نے سیکھا ہے تم سے ہی سیکھا ہے۔ تمہیں تو میں اپنا استاد مانتی ہوں اور۔“ مادام ریکھا نے اس بار قدرے خوشامدانہ لمحے میں کہا تو شاگل کا سینہ اس طرح پھول گیا جیسے غبارے میں اچانک ہوا بھر جانے سے غبارہ پھول جاتا ہے۔

”اوے۔ اوکے لیکن تم نے تو میرے آدمی مار ڈالے ہیں اور۔“ شاگل نے ہڑے فاغرانہ لمحے میں کہا۔

”تمہارے آدمیوں نے بھی تو میرے چھ آدمی مار دیئے ہیں اور آدمیوں کا کیا ہے وہ تو مرتے رہتے ہیں۔ ملک و قوم کی خاطر قربانیاں تو بہر حال دینی ہی پڑتی ہیں اور۔“ مادام ریکھا نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ خود اکیلی ہہاں آجائو لیکن تمہارے آدمی ہہاں نہیں آسکتے۔ میرا وعدہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد میں جب صدر صاحب کو رپورٹ دوں گا تو تمہارا ذکر بھی اس رپورٹ میں کر دوں گا اور۔“ شاگل نے اسی طرح فاغرانہ لمحے میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہا۔

”ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ تمہاری مہربانی ہو گی لیکن کاشی میرے ساتھ ہے وہ میرے ساتھ ہی آئے گی میں اپنے آدمیوں کو دیں چھوڑ آؤں گی اور۔“ مادام ریکھا نے کہا۔

”چلو کوئی بات نہیں کاشی کو بھی ساتھ لے آؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ اب تمہاری دم چھلان بن کر وقت گزار رہی ہے اور۔“ شاگل نے فاغرانہ لمحے میں کہا۔

”تم کہاں موجود ہو اور۔“ دوسری طرف سے مادام ریکھا نے کہا۔

”گرومیت کو معلوم ہے وہ تمہیں لے آئے گا اور۔“ شاگل نے کہا۔

”وہ تو شدید زخمی اور بے ہوش ہے۔ مجھے اس کو بچانے کے لئے نیچے اپنے طبی ستر میں بھیجا پڑے گا وہ تو اس وقت رہنمائی کے قابل نہیں ہے اور۔“ مادام ریکھا نے کہا۔

”تم ہیلی کا پڑر آؤ گی اور۔“ شاگل نے کہا۔

”میرا ہیلی کا پڑر تو تمہارے آدمیوں نے تباہ کر دیا ہے البتہ تمہارا ہیلی کا پڑر صحیح سلامت موجود ہے اس پر ہی آسکتی ہوں اور۔“ مادام ریکھا نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم ساکڑی ہہاڑی کے شمال کی طرف واقع بستی میں آ جاؤ میرے آدمی تمہیں کاشن دے دیں گے اور۔“ شاگل نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تم لپنے آدمیوں سمیت بستی میں موجود ہو حالانکہ تمہیں تو لیبارٹری کے اہتمائی قریب ہونا چلہئے ایسا نہ ہو کہ وہ شیطان لپنے ساتھیوں سمیت دوسری سمت سے لیبارٹری میں داخل ہو جائے اور ”..... مادام ریکھا کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

”تم مجھے اپنی طرحِ حق بھجتی ہو۔ میرے آدمی لیبارٹری کے نیچے موجود ہیں اور ویسے بھی لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر سرہندر سے میری ٹرانسیسٹر بات ہو چکی ہے۔ میں نے اسے سختی سے کہہ دیا ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر کسی صورت بھی کسی کو لیبارٹری میں نہ آنے دے اور میں نے صدر صاحب کو کہہ کر بھی اسے ہدایات دلوادی ہیں اور ویسے لیبارٹری کے انتظامات اس قسم کے ہیں کہ عمران تو ایک طرف اس کی روح بھی اندر نہیں جا سکتی اور ”..... شاگل نے بڑے فاخرانہ لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے پھر میں آرہی ہوں اور ”..... مادام ریکھانے کہا۔

”آجاؤ تم بھی کیا یاد کرو گی اور اینڈ آل ”..... شاگل نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا اور ٹرانسیسٹر آف کر دیا۔

”ہونہہ ناسنس چلی تھی مجھ سے مقابلہ کرنے کل کی چھوکری اب آئی ناں سیدھی راہ پر ”..... شاگل نے ٹرانسیسٹر آف کر کے سرت بھرے لمحے میں بربادتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ اس نے اس طرح زور سے تالی بجائی جیسے بادشاہ غلاموں کو بلانے کے لئے تالی بجاتے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہیں۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ ”ورما پاور ہجنسی کی مادام ریکھا ہمارے ہیلی کاپڑ پر ہمہاں آرہی ہے اس کا ہیلی کاپڑ جیسے ہی ہمہاں چنپے اسے کاشن دے کر لینڈ کراؤ اور پھر اسے ہمہاں لے آؤ۔ ”..... شاگل نے اس نوجوان سے کہا جس کا نام درما تھا۔

”یس بس ”..... درمانے مودبانتے لمحے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ایک چٹان کے بیچے سے ایک اوہ زیر عمر آدمی لڑکھرا تاہو ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے جسم سے خون بہ رہا تھا اور وہ اس طرح جھولتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے نیچے گر جائے گا۔ اس کے ہاتھوں میں کوئی اسلحة نہ تھا۔

”اوہ یہ تو شاگل کا آدمی ہے۔ اسے میں جانتا ہوں“..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اسے سنبھال لیا۔

”پانی لاو جلدی کرو یہ ختم ہو رہا ہے“..... عمران نے اسے نیچے لشائے ہوئے کہا تو اس کے ایک ساتھی نے جلدی سے اپنی پشت پر لدے، ہوئے تھیلے میں سے پانی کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھننا ہٹا کر اس نے بوتل اس نیم بے ہوش آدمی کے منہ سے لگادی۔ وہ آدمی غنائم پانی پینے لگا۔ کافی سارا پانی پینے کے بعد اس نے ہاتھ سے بوتل ہٹادی۔ اب اس کے چہرے پر پھیلا ہوا زرد رنگ تیزی سے سرفی میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔

”کیا نام ہے تمہارا“..... عمران نے اس سے پوچھا۔

”مم میرا نام گرو میت سنگھ ہے۔ تبت تبت تم کون ہو کیا مادام ریکھا کے آدمی ہو“..... اس آدمی نے ایک ایک کر کہا اور ساتھ ہی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

”تم شاگل کے آدمی ہو۔ کیا ہوا تمہیں۔ کیا مادام ریکھانے جھارا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران پہنے ساتھیوں سمیت پہاڑیوں کے اندر ایک لمبا چکر کاٹ کر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اس کے ہاتھ میں نقشہ موجود تھا اور وہ بار بار نقشے کو کھول کر دیکھتا اور پھر آگے بڑھ جاتا۔ سوائے عمران کے باقی سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ فائز نگ اور میرا نلوں کی آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔ اس دوران ایک ہیلی کا پڑ کو بھی انہوں نے تیزی سے نیرانی کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس ہیلی کا پڑ کی پرواز کے بعد فائز نگ کا ذریعہ لیکھت مدد مم پڑ گیا تھا اور اب کبھی کچھارا کا دکا آوازیں سنائی دے جاتی تھیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں بھی ختم ہو گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھی مسلسل آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک وہ سب ٹھٹک کر نہ صرف رک گئے بلکہ ان سب نے بے اختیار مختلف چٹانوں کی اوٹ لے لی کیونکہ انہیں قریب سے ہی کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں

کر رہ گئی۔ اس وقت عمران کے ساتھ بلیک زیر وجوہیا اور صالحہ ہی رہ گئی تھیں باقی سب ساتھی اس ہیلی کا پڑکی تلاش میں نکل گئے تھے۔

”میرا مطلب اس سکیم سے تھا جو آپ نے علیحدہ علیحدہ مادام ریکھا اور شاگل کو ٹرانسیور کا ل کر کے بنائی تھی۔ اس طرح وہ دونوں آپس میں لڑپڑے اور ہمیں آگے بڑھنے کا موقع مل گیا۔..... بلیک زیر و نے ہنسنے، ہونے کہا۔

”اچھا تم اس سکیم کی بات کر رہے تھے۔ یہ کیا سکیم ہے۔۔۔ ایسی سکیمیں تو بنتی بگڑتی رہتی ہیں اصل سکیم تو وہ ہوتی ہے جس کے کامیاب ہونے پر زندگی میں بہاروں کے رنگ کھل جاتے ہیں سہروں پر اجائے پھیل جاتے ہیں۔۔۔ عمران کی زبان روائی ہو گئی تھی

”بکواس مت کرو تمہیں سوائے بکواس کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے۔۔۔ جو یا نے اس کی بات کاشتے ہوئے محسوسی غصے بھرے لجئے میں کہا۔

”تم نے دیکھا فراز مجھے کیا آتا ہے۔۔۔ تم خواہ مخواہ میری تعریفیں کرنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیر و بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”مسٹر فراز پلیز۔ عمران تو احمد آدمی ہے لیکن میں اس طرح اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ جو یا نے چیج بھی بلیک زیر و پر آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔

”آئی ایم سوری مس جو یا۔۔۔ بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے موجود صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔ جب کہ جوابا صرف۔۔۔ کا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

یہ حال کیا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں ہاں وہ خود شدید زخم ہو کر گر گئی ہے۔ اس کے سارے آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔۔۔ صرف اس کی ساتھی عورت نجع گئی ہے وہ اسے ہیلی کا پڑپڑ لے گئی ہے لیکن ہمارے آدمی بھی ختم ہو گئے ہیں۔۔۔ میں شدید زخم ہوں سہماں سے کچھ فاصلے پر ہمارا ہیلی کا پڑ ہے پلیز مجھے اس ہیلی کا پڑپڑک پہنچا دو۔۔۔ میں نے ٹرانسیور پر حیف شاگل کو کال کرنی ہے پلیز۔۔۔ گرمیت سنگھ نے رک رک کر کہا اور پھر آخری الفاظ کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور دوسرے لمبے اس کی گردن ڈھلک گئی وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اسے چھوڑ کر سیدھا کھرا ہوا گیا۔

”جا کر دیکھو ہیلی کا پڑ موجود ہے جلدی کرو۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب تیزی سے اوہرا در پھیل گئے۔۔۔ اب چونکہ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ مادام ریکھا اور شاگل کے آدمی ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب انہیں چھپ کر آگے بڑھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔۔۔ آپ کی سکیم اہمی شاندار انداز میں کامیاب رہی ہے عمران صاحب۔۔۔ بلیک زیر و نے جو عمران کے قریب کھرا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا واقعی کیا جو یا نے ہاں کر دی ہے۔۔۔ عمران نے اس طرح چونک کر حیرت بھرے لجئے میں کہا جیسے انہوںی ہوئی، دلکشی، اور ساتھ موجود صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔ جب کہ جوابا صرف۔۔۔ کا۔

کہا۔ تھوڑی در بعد خاور واپس آتا و کھائی دیا۔
”ہیلی کا پڑیہاں سے قریب ہی ایک وادی میں موجود ہے۔
سیکرٹ سروس کا ہیلی کا پڑ ہے۔..... خاور نے قریب آگر کہا۔

”اس گرمیت کو بھی اٹھالو۔ کسی غار میں ڈال دینا سہماں تو
چیل کوے اسے کھانا شروع کر دیں گے۔..... عمران نے کہا تو خاور
نے سر ہلاتے ہوئے جھک کر گرمیت کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈالی
اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے یونچے چل
پڑے پھر ایک غار میں عمران کے کہنے پر خاور نے گرمیت کی لاش غار
کے کافی اندر لے جا کر رکھی اور واپس آگیا۔ تھوڑی در بعد وہ وادی میں
موجود ایک بڑے سے ہیلی کا پڑ تک پہنچ گئے جہاں باقی ساتھی بھی

”ٹانسیز ٹھجے دواب مجھے ایک بار پھر شاگل سے بات کرنی پڑے
گی۔ اگر گرمیت کو زندگی اور تھوڑی سی مہلت دے دیتی تو معاملات
زیادہ آسان ہو جاتے۔..... عمران نے لپنے ساتھیوں سے کہا تو صدر
نے لپنے بیگ میں سے ٹانسیز نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔
عمران نے ٹانسیز پر شاگل کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر
بن آن کر دیا۔

”ہیلو مادام ریکھا کانگ شاگل اور۔..... عمران نے مادام ریکھا کی
آواز میں بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن اس کا ہجہ ایسا تھا جیسے وہ
غصے کی شدت سے بری طرح چیخ رہا ہو۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”شاگل ایٹھنگ یو کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اور۔..... چند
لمبوں بعد دوسری طرف سے شاگل کا پھاڑ کھانے والے لجھے میں جواب
سنائی دیا۔

” تمہارے آدمیوں نے میرے علاقے میں مجھ پر اور میرے
ساتھیوں پر فائر کھول دیئے میں نے تمہارے سارے آدمی مار گرانے
ہیں البتہ ان کے انچارج گرمیت کو گرفتار کر لیا ہے اور اب میں صدر
صاحب سے بات کرنے والی ہوں اور۔..... عمران نے مادام ریکھا کی
آواز میں پچھنتے ہوئے کہا۔ انداز ایسا تھا جیسے مادام ریکھا شدید غصے کے
عالم میں بول رہی ہو۔ دوسری طرف سے بولتے ہوئے شاگل کو اس
قدر غصہ آیا کہ اس نے جواب میں مادام ریکھا کو احمد اور نانسنس تک
کہہ دیا اور عمران نے لپنے ساتھیوں کو آنکھ ماری اور پھر لفکت اس نے
مادام ریکھا کے لجھے کو اس طرح نرم کر دیا جیسے وہ شاگل کے رعب میں
آگئی ہو اور پھر شاگل نے جس طرح فاغرانہ انداز میں جواب دینے
شروع کر دیئے اس پر سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ عمران
مادام ریکھا کی آواز میں بات کرتا رہا اور آخر کار اس نے اسے نفیاتی
انداز میں ڈیل کر کے یہ بات منوالی کہ وہ اس کے ساتھ مل کر عمران
کو لیبارٹری میں داخل ہونے سے روکے گا اور شاگل نے اسے اجازت
دے دی کہ وہ ہیلی کا پڑ پر اس کے پاس آجائے۔ عمران نے گفتگو کے
دوران اس سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ وہ ساکڑی پہاڑی کے قریب
ایک بستی میں نظر ہوا ہے اور اس کے آدمیوں کا ایک گروپ

شروع کر دیئے کیونکہ اب ان کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی تھی کہ عمران نے اپنی ذہانت سے اس مشین کو حاصل کرنے کا کامیاب سکوپ بنایا ہے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

لیبارٹری کے گرد بھی موجود ہے اور شاگل نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر سریندر سے بھی بات چیت کی ہے۔

”اب دیکھنے والا تماشہ ہو گا جب مادام ریکھا اور کاشی کی بجائے وہاں جو لیا اور صالحہ پہنچیں گی۔“..... عمران نے ٹرانسیور آف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”کیا مطلب کیا آپ صرف جو لیا اور صالحہ کو وہاں بھیجن گے۔“
صفدر نے چونک کر پوچھا۔

”اب تو صحیح معنوں میں مشن مکمل کرنے کی سکیم تیار ہوئی ہے درست مجھے واقعی بے حد فکر تھی کہ لیبارٹری میں کس طرح داخل ہو کروہ مشین حاصل کی جائے کیونکہ اس بار مشن لیبارٹری کو تباہ کرنا نہیں بلکہ وہاں سے مشین کو صحیح سلامت نکال کر لے آنا ہے اور لیبارٹری کو سیل کر دیا گیا تھا۔ اب ہم سب ہمیں اس بستی میں جائیں گے جہاں شاگل موجود ہے۔ وہاں ہم نے شاگل کو کور کرنا ہے اور اس کے آدمیوں کا خاتمه کر دینا ہے اس کے بعد شاگل کے ہیلی کا پڑیں ہم نے لیبارٹری کے گرد موجود اس کے آدمیوں کے پاس پہنچ کر ان کا خاتمه کرنا ہے اور پھر شاگل کے حکم پروہ مشین لیبارٹری سے باہر آئے گی اور پھر شاگل کے ہیلی کا پڑیں، ہم ہمیں سے شوگران کی سرحد میں داخل ہو کروہاں سے اس مشین کا تجزیہ کر اکر اور بلاسٹنگ اسٹیشن کے کمبوڈر کو آف کر کے واپس پا کیشیا پہنچیں گے۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب نے مرت بھرے انداز میں اثبات میں سرہلانے

ان کے ساتھ درما کی بجائے کوئی اجنبی مقامی آدمی تھا۔ اس کا ہاتھ بھلی کی تیزی سے جیب کی طرف گیا۔

”ارے ارے کیوں اپنے ہاتھ کو تنکیف دے رہے ہو۔ رہنے دو۔ مہماںوں کا استقبال ہاتھ کی بجائے مسکراتے ہوئے چہرے سے کرنا چاہئے۔ اچانک عمران کی جھکتی ہوئی آواز سنائی تو شاگل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر اچانک ایسٹم بھم پھٹ پڑا ہو۔ وہ بے اختیار اچھلا تو دوسرے لمحے وہ کرسی سے نکلا کر نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ کسی نے اسے سنبھال لیا اور پھر اسے جیسے احساس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ اہتاںی تیزی سے اس کی پشت پر ہونے اور پھر اسے کسی نے دھکیل کر کر سی پر بٹھا دیا تھا۔

”بیٹھو بیٹھو اطمینان سے بیٹھو۔ تم جیسے چھیف کو ہم جیسے ادنی ہمجنٹوں کے استقبال کے لئے کھدا نہیں ہونا چاہئے یہ وقار کے خلاف ہے۔ ایک بار پھر عمران کی جھکتی ہوئی آواز سنائی دی اور شاگل کے ماوف ہوتے ہوئے ذہن کو ایک بار پھر اس طرح جھٹکا لگا جیسے کسی نے اس کے ذہن کا نک بھلی کے اہتاںی طاقتوں کرنس سے جوڑ دیا ہو۔ اس نے ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔

”اطمینان سے بیٹھے رہو ورنہ تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے۔ اس بار عمران کی غراثی ہوئی آواز سنائی دی تو جیسے شاگل کو ہوش سا آگیا۔

”تم۔ تم عمران۔ تم۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ شاگل نے اہتاںی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

شاگل بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا مادام ریکھا کی آمد کا انتظار کر رہا تھا کہ اسے کمرے کے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن جب اسے احساس ہوا کہ قدموں کی آواز دو عورتوں اور ایک مرد کی ہے تو وہ مطمین ہو گیا۔ اس کا سینیہ بے اختیار پھول گیا اور چہرے کے اعصاب اکڑ سے گئے۔ ظاہر ہے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ آنے والی مادام ریکھا اور اس کی ساتھی عورت کاشی ہے اور اس کے ساتھ اس کا آدمی درما ہو گا۔ دوسرے لمحے بند دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”یہ کم ان۔ شاگل نے بڑے فاغرانہ لجے میں کہا اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے شاگل بے اختیار اچھل کر کھدا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اندر آنے والی دونوں عورتیں مقامی ہونے کے باوجود اجنبی تھیں اور

بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

"ہاں - میں ہوں میں نے سوچا کہ میرا دوست مہماں عمران پہاڑیوں میں اکیلابور ہو رہا ہو گا اس لئے میں مہماں آگیا ہوں تاکہ گپ شپ بھی ہو سکے اور تمہارا دل بھی بہلا رہے"..... عمران نے سُکرتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن - ابھی - لیکن وہ مادام ریکھا - وہ کاشی - وہ - تو - شاگل نے بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا اسے واقعی اس پچوشن کی کسی طرح بھی سمجھنا آرہی تھی۔

"مادام ریکھا کو تمہارے آدمیوں نے شدید زخمی کر دیا ہے - اے کاشی بچا کر لے گئی ہے وہ تو کسی ہسپتال میں پڑی ہائے کر رہی ہو گی - یہ مادام جو لیا ہیں اور اس کے ساتھ صالحہ ہے وہی صالحہ جس نے سردار کارروائی میں تمہارے خلاف کام کیا تھا"..... عمران نے سُکرتے ہوئے کہا۔

"مم - مگر - وہ - مادام ریکھا کی کال وہ"..... شاگل نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔ اس کا ذہن واقعی مسلسل قلا بازیاں کھارہا تھا۔

"تم خواہ تجوہ اپنے اس قیمتی ذہن پر دباؤ ڈال رہے ہو۔ جب تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی کی آواز اور ہجہ بنانا کر بولنا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے تو پھر"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شاگل کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی

آنکھوں کے سامنے اندر ہیرا سا پھیلتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے سر کو جھٹکے دے کر سنپھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کی آنکھوں کے سامنے پھیلنے والا اندر ہیرا مسلسل گہرا ہوتا گیا لیکن پھر جس تیزی سے اندر ہیرا پھیلتا تھا اسی تیزی سے سمنئے لگا اور جیسے ہی اس کے ذہن میں دوبارہ روشنی ہوئی وہ بے اختیار اچھل پڑا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اسی کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ کمرہ خالی تھا۔ نہ ہی وہاں عمران تھا اور نہ س کی ساتھی عورتیں۔

"ورما۔ ورما۔ ورما"..... شاگل نے یکخت حلق کے بل پچھنتے ہوئے ہماں لیکن جب اس کی آواز پر کوئی اندر نہ آیا تو اس نے ہونٹ بھینختے اور ایک جھٹکے سے انھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ کرسی کے ساتھ بندھا ہونے کی وجہ سے وہ کیسے اٹھ سکتا تھا۔

"ناسنس یہ سب کہاں مر گئے ہیں۔ یہ یہ مجھے کس نے باندھ دیا ہے اب کیا خواب بھی بچ ہونے لگ گئے ہیں"..... شاگل نے بڑی طرح جدو جہد کرتے ہوئے بڑبردا کر کہا اور پھر جنونی انداز میں مسلسل جدو جہد کرنے کی وجہ سے اس کے جسم کے گرد موجود چند رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں تو اس نے ایک بار پھر جدو جہد کرنی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رسی توڑنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر جہد لمحوں بعد ہی وہ رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔ اس نے جلدی سے باقی ماندہ رسیاں ہٹائیں اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ اس نے بے اختیار دروازے پر زور زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے اور حلق کے بل پوری قوت سے چیخنا شروع کر دیا۔ لیکن فہمی انداز کا بنا ہوا بھاری دروازہ باہر سے بند ہونے کی وجہ سے کھل ہی نہ رہا تھا۔ شاگل نے یچھے ہٹ کر پوری قوت سے دروازے کولات ماری اور پھر وہ جنونیوں کے انداز میں مسلسل دروازے پر لاتیں مارتی چلا گیا۔ جس ہی لمحوں بعد وہ بڑی طرح ہانپہنچنے لگا تھا۔ پسینے سے اس کا پورا جسم بھیگ گیا تھا۔ وہ یچھے ہٹ کر کھڑا ہوا اور اپنی سانس برابر کرنے لگا ہی تھا کہ اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔

”کھولو دروازہ کھولو“..... شاگل نے قدموں کی آواز سننے ہی ایک بار پھر حلق کے بل چھینتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بھاری زنجیر ہنسنے کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک مقامی فہمی کھڑا ہیرت سے پلکیں جھپک رہا تھا۔

”کون ہو تم۔ وہ وہ ورم کہاں ہے۔ کہاں مر گیا ہے وہ۔ وہ کہاں ہے۔“..... شاگل اس طرح آنے والے پر عرضہ دوڑا جسیے اس نے دروازہ کھول کر دنیا کا سب سے سنگین جرم کیا ہو۔

”جج ج جتاب میں تو بستی کا آدمی ہوں۔ میرا نام گوگل ہے۔ میں تو موجود ایک الماری سے نکل رہی تھی اس نے الماری کا پٹ کھولا تو مہماں سے گزر رہا تھا کہ میں نے آوازیں سنیں اور مہماں آگیا۔“..... آنے والے نے اہتمائی خوفزدہ لمحے میں کہا۔

”تو پھر ہٹا ایک طرف یوں دروازے میں کھڑے ہو کر میرا منہ“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کیوں دیکھ رہے ہوں نا نسنس۔“..... شاگل نے غصے سے چھینتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ گوگل تیزی سے مڑ کر ایک طرف کو ہو گیا تو شاگل تیزی سے باہر نکلا برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا۔ باہر صحن کا پھانٹ بھی کھلا ہوا تھا۔

”وہ میرے آدمی کہاں ہیں وہ کہاں مر گئے ہیں میں ان سب کو گولی مار دوں گا۔“..... شاگل نے غصے کی شدت سے بڑی طرح ناچھتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم جتاب مجھے تو تپہ نہیں جتاب۔“..... فہمی انہی نے اور زیادہ ہے، ہوئے لجھے میں کہا۔

”تو بھاگ جاؤ مہماں کھڑے کیوں ہو نا نسنس۔“..... شاگل نے ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حرمت سے پھشتی چلی گئیں وہاں اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ سب کیا ہے۔“..... شاگل نے اہتمائی بو کھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔ اسی لمحے اسے اس کمرے میں جہاں سے وہ باہر نکلا تھا اڑا نسیمیر کی سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا واپس اسی کمرے میں داخل ہوا آواز دیوار میں موجود ایک الماری سے نکل رہی تھی اس نے الماری کا پٹ کھولا تو اندر اس کا ٹرائنسیمیر موجود تھا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے سنائی دے رہی تھی شاگل نے جلدی سے ٹرائنسیمیر باہر نکالا اور ایک طرف موجود

میز پر کھکھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔
 ”ہیلو ہیلو عمران کالنگ مسٹر شاگل اور“..... بٹن آن ہوتے ہی
 عمران کی آواز سنائی دی تو شاگل اس طرح اچھل کر بیچھے ہنا جیسے اس
 کے پیروں میں اچانک بہم پھٹ پڑا ہو۔
 ”ہیلو عمران کالنگ شاگل اور“..... عمران مسلسل کال دے رہا
 تھا۔ شاگل نے ہونٹ بھینچے اور آگے بڑھ کر اس نے بٹن دبادیا۔
 ”یہ شاگل اشنڈنگ یو اور“..... شاگل نے یکلخت پھاڑ کھانے
 والے لجھے میں کہا۔

”ارے ارے اتنا غصہ۔ اوه کہیں دماغ کی رگ نہ پھٹ جائے اتنا
 غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ویسے مجھے تمہیں مبارک باودینی
 چلہئے کہ تم نے اپنے آپ کو رسیوں سے آزادی دلا دی ہے ویسے میرا
 بھی یہی خیال تھا کہ یہ کمزور سی رسیاں کافرستان سیکرٹ سروس کے
 چیف کا مقابلہ کہاں کر سکتی ہیں اور“..... دوسری طرف سے عمران
 کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”تم۔ تم کہاں سے بول رہے ہو اور یہ تم نے میرے آدمیوں کو
 ہلاک کیا ہے۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا تم نے کبھی کیا رکھا ہے
 اور“..... شاگل نے غصے کی شدت سے بری طرح کانپتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ دراصل تمہارے یہ ساتھی کچھ ضرورت سے زیادہ عقلمند
 اور چالاک بننے کی کوشش کر رہے تھے اور تم جانتے ہو کہ میں یہ کسیے
 برداشت کر سکتا ہوں کہ تم جیسے چیف کے اسنٹ تم سے زیادہ

عقلمند ہوں اس لئے میں نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ میرا مشورہ مانو تو
 احمدقوں کو اسنٹ بنایا کرو سیاہ عقلمند لوگ کسی روز تمہیں چیف
 کی کری سے اٹھا کر خود اس پر بیٹھ جائیں گے۔ ویسے تم نے پوچھا ہے
 کہ میں کہاں سے بول رہا ہوں۔ تو تمہیں بتا دوں کہ تمہارے دو ہیلی
 کاپڑ شوگران کی سرحد کے قریب موجود ہیں وہاں سے واپس لے لینا
 اور“..... عمران نے جواب دیا۔

”شوگران کی سرحد کے قریب کیا مطلب اور“..... شاگل نے
 اہمیتی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہمارے لئے مسئلہ ہی دراصل یہی تھا کہ لیبارٹری میں وائر لیس
 کنٹرول طاقتوں بہم فٹ کرنے کے بعد، ہم جلد از جلد کافر عان کی سرحد
 سے باہر جانا چاہتے تھے اس لئے ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ ہم تمہارے
 ہیلی کاپڑوں میں شوگران کی سرحد تک پہنچیں اور پھر شوگران میں
 اطمینان سے داخل ہو جائیں سچتا نچہ ہم نے ایسا ہی کیا استبہ تمہارے
 ہیلی کاپڑ، ہم نے تمہاری پی سرحد میں چھوڑ دیئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا
 تھا کہ تمہارے محلے کے قیمتی ہیلی کاپڑ شوگران کے قبضے میں آجائیں
 اس طرح تمہارے ملک کو نقصان پہنچے اور“..... عمران کی مسکراتی
 ہوئی آواز سنائی دی تو شاگل کے ذہن میں پہلے سے بھی زیادہ تیز
 دھماکے ہونے لگ گئے۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب یہ کیا کہہ رہے ہو۔ لیبارٹری میں
 وائر لیس کنٹرول بہم۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ بکواس کر رہے ہو تم پاگل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سمجھتے ہو گجھے۔ تم چاہے لئے ہو جاؤ تم کسی طرح بھی لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے اور ”..... شاگل نے حلق کے بل پچھنتے ہوئے کہا۔ ”دھیرج دھیرج مسٹر شاگل چیف آف کافستان سیکرٹ سروس۔ میں لپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے چل کر ان خشک اور ویران پہاڑیوں میں صرف تمہاری شکل دیکھنے کے لئے تو نہیں آیا تھا میں نے مشن مکمل کرنا تھا اس لئے جب میں لپنے ساتھیوں سمیت تمہارے پاس چکھا اور تم حیرت کی شدت سے بے ہوش ہو گئے تو میں نے تمہاری گردن پر ایک خاص عمل کر کے تمہیں طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دیا تاکہ تمہارے اعصاب پر سکون ہو سکیں کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں تمہارا نہ سوسیکیں ڈاؤن نہ ہو جائے اور تم سڑکوں پر بریک ڈانس کرتے نظر آؤ۔ تمہاری بے ہوشی کے دوران میرے آدمیوں نے لیبارٹری کے گرد موجود تمہارے آدمیوں کا خاتمہ کیا اور ہم نے انہیں چیل کوڈ سے بچانے کے لئے غاروں میں چکھا دیا تاکہ وہ وہاں اطمینان سے ابدی نیند سو سکیں۔ اس کے بعد لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سریندر کو تمہارے ملک کے صدر صاحب نے خصوصی کال کر کے کہا کہ کافستان سیکرٹ سروس کے چیف عالی جناب شاگل صاحب لیبارٹری میں تشریف لارہے ہیں تاکہ لیبارٹری کے اندر ورنی حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے سکیں۔ پھر تم نے خود ہی مجھے اس وقت بتایا تھا جب میں مادام ریکھا کی آواز میں تم سے بات کر رہا تھا کہ تمہاری بات ڈاکٹر سریندر سے ہو گئی ہے سچانچہ میں نے تمہاری آواز میں ڈاکٹر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سریندر سے بات کی اور ڈاکٹر سریندر نے لیبارٹری کھول دی۔ کیونکہ تمہارا ان سے ہبھلے بھی تعارف نہ ہوا تھا صرف آواز کی حد تک تعارف تھا اس لئے انہوں نے میرا بطور شاگل شاندار استقبال کیا اور میں نے پوری لیبارٹری کا جائزہ لیا۔ لیبارٹری کے اندر ایک جگہ واٹر لیس کنٹرول اہتمامی طاقتور بھٹ کیا اور ڈاکٹر سریندر کے حفاظتی انتظامات اور کنٹرول پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ جناب شاگل صدر صاحب سے ڈاکٹر سریندر کی فرض شناسی کی تعریف کریں گے۔ باہر آگیا پھر میرے آدمیوں نے تمہیں کریں کے باندھا اور دروازے کو باہر سے بند کر کے ہم تمہارے دو ہیلی کاپڑوں میں شوگران کی سرحد پر پہنچے اور پھر وہاں ہیلی کاپڑ چھوڑ کر ہم آگے بڑھ گئے اور اس وقت ہم شوگران میں موجود ہیں۔ ولیے تمہارا ایک ہیلی کاپڑ اسیں تمہاری بستی کے قریب موجود ہے۔ تم چاہو تو اس پر بیٹھ کر اطمینان سے واپس دارالحکومت جا سکتے ہو کیونکہ اب تمہارے ملک کی یہ اہتمامی قیمتی لیبارٹری میرے صرف ایک بٹن پر یہیں کرتے ہی کسی خفیہ آتش فشاں کی طرح اچانک پھٹ پڑے گی اور میں نہیں چاہتا کہ تم اس کی زد میں اکرمارے جاؤ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے اور اسی لئے اب میں نے تمہیں ساری تفصیل بتا دی ہے اس لئے تم ہیلی کاپڑ میں بیٹھ کر جس قدر جلد ہو سکے ہیاں سے روانہ ہو جاؤ۔ میں تمہیں اس کے لئے صرف دس منٹ دے سکتا ہوں۔ دس منٹ بعد تمہاری لیبارٹری تباہ ہو جائے گی اور یہ بھی سن لو کہ یہ دس منٹ ڈاکٹر سریندر سے ہو گئی ہے سچانچہ میں نے تمہاری آواز میں ڈاکٹر

کو کال کرنے میں ضائع نہ کر دینا کیونکہ لیبارٹری میں ڈاکٹر سریندر سمیت تمام سائنس وانوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور لاشیں کال کا جواب نہیں دے سکتیں۔ اگر تم نے دس منٹ ضائع کر دیئے تو پھر قیامت کے روز مجھے گھر نہ کرنا۔ گذبائی اور اینڈآل..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے جلدی سے ٹرانسپریٹ کیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور پھر بے تھاشا انداز میں دوڑتا ہوا کمرے سے نکل کر صحن کے بیرونی چھانک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے اچھی طرح تجربہ تھا کہ عمران جو کچھ کہتا ہے ویسے ہی کرتا ہے اس لئے اگر اس نے کہا ہے کہ دس منٹ بعد لیبارٹری تباہ ہو جائے گی تو یقیناً ہو جائے گی اس لئے ان دس منٹوں میں بہر حال وہ وہاں سے دور نکل جانا چاہتا تھا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ لیبارٹری جو کافی بلندی پر ہے۔ اگر پھر تو ارد گرد کے علاقے پر یقیناً پہاڑی چٹانوں کی بارش سی ہو جائے گی اور اسے اس وقت لیبارٹری سے زیادہ اپنی جان کی فکر تھی اس لئے اس مکان سے نکل کروہ اور زیادہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ جدھر اس کا ہیلی کا پڑا موجود تھا۔ اس وقت وہ جس انداز میں دوڑ رہا تھا اگر کوئی اسے دیکھ لیتا تو یقیناً یہ اہتمائی حیرت انگیز منظر ہوتا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف جو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا اس وقت اس طرح دوڑ رہا تھا جیسے اس کے پیچے یا گل کتے لگ گئے ہوں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران نے ٹرانسپریٹ کیا اور پھر تیزی سے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو علی عمران کانگ اور.....“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا۔ ”یہی ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ ایشنڈنگ کون ہیں آپ اور آپ نے اس فریکونسی پر کیسے کال کی ہے اور.....“..... دوسری طرف سے ایک حریت بھری آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کافرستان کے صدر کا کوئی نیا ملٹری سیکرٹری ہے ورنہ ہمeline والا تو عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

”میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے صدر صاحب مجھ سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ ان سے میرا نام لے لیں اور انہیں کہہ دیں کہ اگر انہوں نے مجھ سے فوری طور پر بات نہ کی تو کافرستان کو ناقابل تکلفی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے اور.....“..... عمران نے کہا۔

”ہیلو اور“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کافرستان کے صدر کی حریت بھری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ یقیناً اہتمائی اہم کام میں مصروف ہوں گے اس لئے ڈسٹرబ کرنے کی معدودت چاہتا ہوں۔ میں نے کال اس لئے کی ہے کہ آپ کی ساکڑی لیبارٹری جس میں آپ نے بلاسٹنگ اسٹیشن کی آپریٹنگ مشین چھپائی ہوئی تھی۔ اس لیبارٹری کے اندر میں نے اہتمائی طاقتور وارلیس کنٹرول بم نصب کر دیا ہے اور اب میں کا بہن دبانے ہی والا ہوں۔ جتاب شاگل اور مادام ریکھا دونوں نے ازحد کوشش کی کہ کسی طرح میں اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکوں لیکن لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سریندر کو جب آپ نے ٹرانسیز کال کر کے حکم دے دیا تو ظاہر ہے اس نے تو حکم بجالانا تھا۔ جتناچہ میں نے آپ کی لیبارٹری اندر سے گھوم پھر کراچی طرح دیکھ لی ہے۔ واقعی اہتمائی قیمتی مشیزی نصب ہے اس میں۔ میں نے تو کوشش کی کہ یہ مشیزی نجح جائے اور ڈاکٹر سریندر مجھے وہ آپریٹنگ مشین دے دے تاکہ میں اسے تباہ کر کے واپس چلا جاؤں لیکن ڈاکٹر سریندر صاحب واقعی اہتمائی ذمہ دار آدمی ثابت ہوئے کہ انہوں نے اپنی اور اپنے ساتھی ساتھی داؤں کی جانیں تو قربان کر دیں لیکن انہوں نے اس مشین کی نشاندہی نہ کی مجبوراً مجھے وہاں اہتمائی طاقتور وارلیس کنٹرول بم نصب کرنا پڑا۔ ڈاکٹر سریندر کی ذمہ داری کا نتیجہ یہ ہے کہ اب ساکڑی لیبارٹری چند لمحوں بعد کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ جائے گی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مجوری ہے بہر حال میں نے اس مشین کو تباہ کرنا ہی تھا۔ تاکہ آپ پاکیشیا میں بنائے گئے خفیہ بلاسٹنگ اسٹیشن کو بلاست نہ کر سکیں۔ بس میں نے بھی اطلاع دینی تھی۔ گذ بانی اور اینڈ آل۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسیز آف کر دیا۔

”عمران صاحب کیا لیبارٹری تباہ کرنی ضروری ہے جب کہ وہاں سے اپنی مطلوبہ مشین تو ہم لے ہی آئے ہیں۔ صالحہ نے کہا۔

”بھلے میں لیبارٹری تباہ کر لوں پھر تمہاری بات کا جواب دوں گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری حمایت صدر بھی کرنا شروع کر دے اور پھر مجھے مجبوراً ارادہ بدلتا پڑے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ریموت کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی آلے پر زور دنگ کا بلب جل اٹھا۔ عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھری دیکھی۔ شاگل کو دیئے ہوئے دس منٹ کے بعد پانچ منٹ مزید گزر چکے تھے۔

”فراز تم بھلی بار اس مشن میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہو اس لئے یہ کارنامہ تم انجام دو۔ عمران نے آله بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”شکریہ عمران صاحب۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران سے ڈی چار جرلے کر اس نے اس کا دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی زرد بلب بجھا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا

بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔

”لو بھی بجھ سے قسم لے لو کہ میں نے لیبارٹری تباہ نہیں کی۔ یہ کارنامہ فراز صاحب نے سرانجام دیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب اب تو آپ نے لیبارٹری تباہ کر دی اب تو میرے سوال کا جواب دے دیں۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ میں تمہارے چیف سے ایک ضروری بات کر لوں پھر جواب دیتا ہوں۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر ٹرانسیسیٹر انہما کراس نے اس پر ایکسٹو کی مخصوص فریکونسی ایڈ جست کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو عمران کالنگ اور عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہ اور دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”مبارک ہو جتاب ساکڑی لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے۔ میرا چیک تیار رکھیں کیونکہ آپ کو تو معلوم ہے کہ آغا سلیمان پاشا نے آخری اٹی میٹم دے دیا ہے کہ اب اگر اس کی سابقہ تنخوا ہوں، اور ناٹم اور بونسوں کے بل اسے نہ ملے تو وہ کسی بھی لمحے کھانے میں کچلا ملا کر مجھے دے سکتا ہے اور استار ٹھم تو بہر حال آپ کے دل میں بھی ہو گا کہ مجھے کنووارہ مرنے سے بچالیں گے اور عمران نے کہا تو بلیک

زیرو بے اختیار مسکرا دیا جب کہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ کے تاثرات نمایاں تھے البتہ صالحہ کے چہرے پر حریت کے تاثرات تھے لیکن جو لیا کا چہرہ بگڑا ہوا تھا جیسے اسے عمران کا ایکسٹو سے اس طرح کا مذاق پسند نہ آ رہا ہو اور بلیک زیرو سوچ رہا تھا کہ وہ اب ان لوگوں کو کیا بتائے کہ جس سے عمران سلیمان کا گھر کر رہا ہے وہ خود سلیمان ہے۔

”آپرینگ مشین کا کیا ہوا اور ایکسٹو نے اہتمامی سپاٹ لجھ میں تختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے جتاب جب لیبارٹری تباہ ہو گئی تو آپرینگ مشین کیے نج سکتی ہے۔ میں نے صدر کافرستان کو بھی لیبارٹری تباہ ہونے کی اطلاع دے دی ہے تاکہ وہ کافرستان میں قومی سوگ منانے کا اعلان کرادیں اس طرح کم از کم کافرستان کے دفتروں میں کام کرنے والے طالز میں، سکولوں اور کالجوں کے طالب علم تو ایک روز کی چھٹی مناسکیں گے اور عمران نے جواب دیا۔

”تم نے لیبارٹری سے آپرینگ مشین باہر نہیں نکالی اور ایکسٹو کا ہجھ یکھنٹ اہتمامی سرو ہو گیا۔

”جج۔ جج نکالی ہے۔ آپ کا حکم تھا اس لئے مجبوری تھی اور عمران نے ہے ہوئے لجھ میں کہا تو جو لیا کاستا ہوا چہرہ یکھنٹ کھلا انہما۔ ”اس وقت کہاں موجود ہو اور ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لجھ میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”شوگران کے سرحدی شہر چینگ میں جتاب - دلیے مجھے یہ شہر بلکہ اس کا نام پسند آیا ہے کیونکہ اگر صدر کو خطبہ نکاح یاد ہو جائے تو مہاں چیاؤں کا سکوپ بن سکتا ہے اور“..... عمران نے صدر اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی جو لیا کی طرف معنی خیز نظرؤں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

” بلاسٹنگ اسٹیشن کے کمپیوٹر کی فیڈنگ تبدیل کر دی ہے یا نہیں اور“..... چیف نے اس کی ساری باتیں نظر انداز کرتے ہوئے اسی طرح سرد لجھے میں پوچھا۔

”کمال ہے - آپ کو وہاں بیٹھے کیے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں کیا کیا کرتا رہا ہوں - حریت ہے دلیے سب سے ہملا کام بھی میں نے یہی کیا تھا بلکہ یہ کام کر کے ہی میں لیبارٹری سے باہر آیا تھا اور“..... عمران نے حریت بھرے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے کہ مشن مکمل ہو گیا۔ اب تم واپس آسکتے ہو اور“..... ایکسٹو نے کہا۔

”وہ وہ میری چیک والی بات جتاب وہ سلیمان کی دھمکی جتاب اس کا بھی تو کچھ خیال کریں جتاب اور“..... عمران نے بڑے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”چیک کی بجائے سلیمان کو کچلا سپلائی کر دیا جائے گا اور اینڈ آل“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیسے رابطہ ختم ہوا کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونخ اٹھا اور عمران اس طرح مخصوص

اور حریت بھری نظرؤں سے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ ساتھی آخر کس بات پر ہنس رہے ہیں۔

”کیا ہوا کیا چیف نے کوئی لطیفہ سنایا ہے“..... عمران نے بڑے مخصوص سے لجھے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونخ اٹھا۔

”عمران صاحب آپ لیبارٹری تباہ کر کے کافرستانی صدر کو یہ تاثر ہوئے کہا۔

”دینا چاہتے تھے کہ آپ ریٹنگ مشین بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی ہے اس طرح وہ مطمئن رہیں گے کہ بلاسٹنگ اسٹیشن میں موجود کمپیوٹر کی فیڈنگ موجود ہے اور ایسی دوسری مشین حاصل کر کے اس کا رابطہ دوبارہ بلاسٹنگ اسٹیشن سے کیا جاسکتا ہے“..... اچانک قہقہوں کے دوران کیپشن شکیل نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”اللہ تمہارا بھلاکرے کیپشن شکیل اب تم صالحہ اور صدر دونوں کو یہی بات سمجھا دو کہ لیبارٹری تباہ کرنی کیوں ضروری تھی“ - عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب کیا بلاسٹنگ اسٹیشن تباہ نہیں کیا جائے گا“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”ضرور کیا جائے گا لیکن یہ کام ملڑی اشیلی جنس کے ماہرین آسانی سے کر لیں گے آپ جیسے معزز حضرات کو اس کے لئے تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی“..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اگر ایسی بات ہے عمران صاحب تو پھر تو صدر صاحب کو لیبارٹری تباہ ہونے کا دکھ نہ ہوا ہو گا بلکہ وہ تو خوش ہو رہے ہوں گے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کہ ہم لوگ اس باراں کے ہاتھوں احمد بن گئے ہیں۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے فوری طور پر بلاست ہونے کا بھی خدشہ ختم ہو جائے اور پھر اس کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے پاکیشیانی ماہرین اطمینان سے اسے مکمل طور پر تباہ کر سکیں لیکن اس میں صرف ایک خطرہ بہر حال موجود تھا کہ اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ہم نے آپریٹنگ مشین کی مدد سے کمپیوٹر کی فیڈنگ تبدیل کر دی ہے تو ان کے ماہرین فیڈنگ دوبارہ ایڈجسٹ کر سکتے تھے۔ اس طرح ہم یہی سمجھتے رہتے کہ بلاستنگ اسٹیشن ناکارہ ہو چکا ہے لیکن وہ ناکارہ نہ ہوتا اور جیسے ہی ہمارے ماہرین اسے چھیڑتے وہ بلاست ہو جاتا اس لئے کافرستان کے صدر کو یہ پاکیشیانی دفاع بھی تاش کے پتوں کی طرح بکھر کر رو جاتا۔ اگر آپریٹنگ مشین کو تلاش کیا جاتا تو پرائم منسٹر صاحب ایک بہن دبا کر بلاستنگ اسٹیشن براہ راست بھی بلاست کر سکتے تھے اور چونکہ یہ پاکیشیانی علاقے میں ہے اس لئے اس کی ذمہ داری بھی براہ راست ان پر نہ آتی اور اگر آپریٹنگ سوچ حاصل کیا جاتا تو کسی بھی دوسرے سوچ سے یہ کام لیا جاسکتا تھا اس لئے یہ واقعی چکر ادینے والا مشن تھا۔ اس کو مکمل کرنے کا کوئی طریقہ ہی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ یہ قدرت نے پاکیشیا کی مدد کی اور کافرستان کے پرائم منسٹر بین الاقوامی دورے پر چلے گئے اس طرح آپریٹنگ سوچ والا خطرہ ختم ہو گیا اس کے ساتھ ہی تمہارے چھیف نے منصوبہ بندی مکمل کر لی کہ لیبارٹری سے آپریٹنگ مشین حاصل کی جائے اور اس کی مدد سے بلاستنگ اسٹیشن میں فکسٹ کمپیوٹر کی فیڈنگ تبدیل کر دی جائے تاکہ بلاستنگ اسٹیشن ناکارہ ہو جائے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اوہ اب بھی تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ ماہرین مشین تیار بھی کر سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ بلاستنگ اسٹیشن کی فیڈنگ تبدیل کی گئی ہے اور اگر آپ اس مشین کی مدد سے کمپیوٹر کی فیڈنگ بدل سکتے ہیں تو وہ بھی مشین کی مدد سے اسے دوبارہ ایڈجسٹ کر سکتے ہیں۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ہیں کافرستان جیسے ملک میں ماہرین کی کمی تو نہیں۔ صدر نے کہا۔
”تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے تمہارے چیف کو کال اس لئے کی
تھی کہ وہ واقعی سلیمان کو کچلا سپلائی کر دے اور میرا جنازہ تک نہ پڑھا
جاسکے۔ اس کال کا مقصد یہی تھا کہ وہ فوری طور پر بلاسٹنگ اسٹیشن
کو تباہ کرنے کے احکامات ملڑی انسٹیلی جنس کے چیف کو دے دے
تاکہ جب تک ہم والپس ہنچیں کارروائی مکمل ہو چکی ہو۔“..... عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب آخر آپ نے اس قدر ذہانت کہاں سے حاصل کی
ہے۔ میں تو آپ کی باتیں سن کر مسلسل یہی سوچتی رہتی ہوں کہ
ذہانت کی بھی تو آخر کوئی حد ہوتی ہو گی آپ کے معاملے میں تو شاید
کوئی حد ہی نہیں ہے۔“..... صالح نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا۔

”یہ آپ سب کی ذرہ نوازی ہے۔ حکیم لقمان سے کسی نے پوچھا تھا
کہ اس نے دانانی اور بے پناہ عقلمندی کہاں سے اور کسیے حاصل کی
ہے تو حکیم لقمان نے جواب دیا تھا کہ اس نے عقلمندی لپنے احمد
ساتھیوں سے حاصل کی ہے کہ جو کام احمد کرتے ہیں میں وہ نہیں
کرتا اور جو کام وہ نہیں کرتے وہ میں کرتا ہوں اور یہی حال میرا ہے آخر
آپ سب میرے ساتھی ہی ہیں آپ سے ہی تو میں نے سب کچھ حاصل
کرنا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرہ قہقہوں
سے گونج اٹھا۔

”تمہیں واقعی کچلا ہی دینا پڑے گا آخر کار۔“..... جو یا نے ہستے
ہوئے قدرے لاڈ بھرے لجے میں کہا۔

”اگر جو یا کا مقامی نام کچلا ہے تو مجھے دل و جان سے منظور
ہے۔“..... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور ایک بار
پھر کرہ بے تحاشا قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M